جاسوسی و سائنسی ناول
تھری ایکس
اظہار اثر
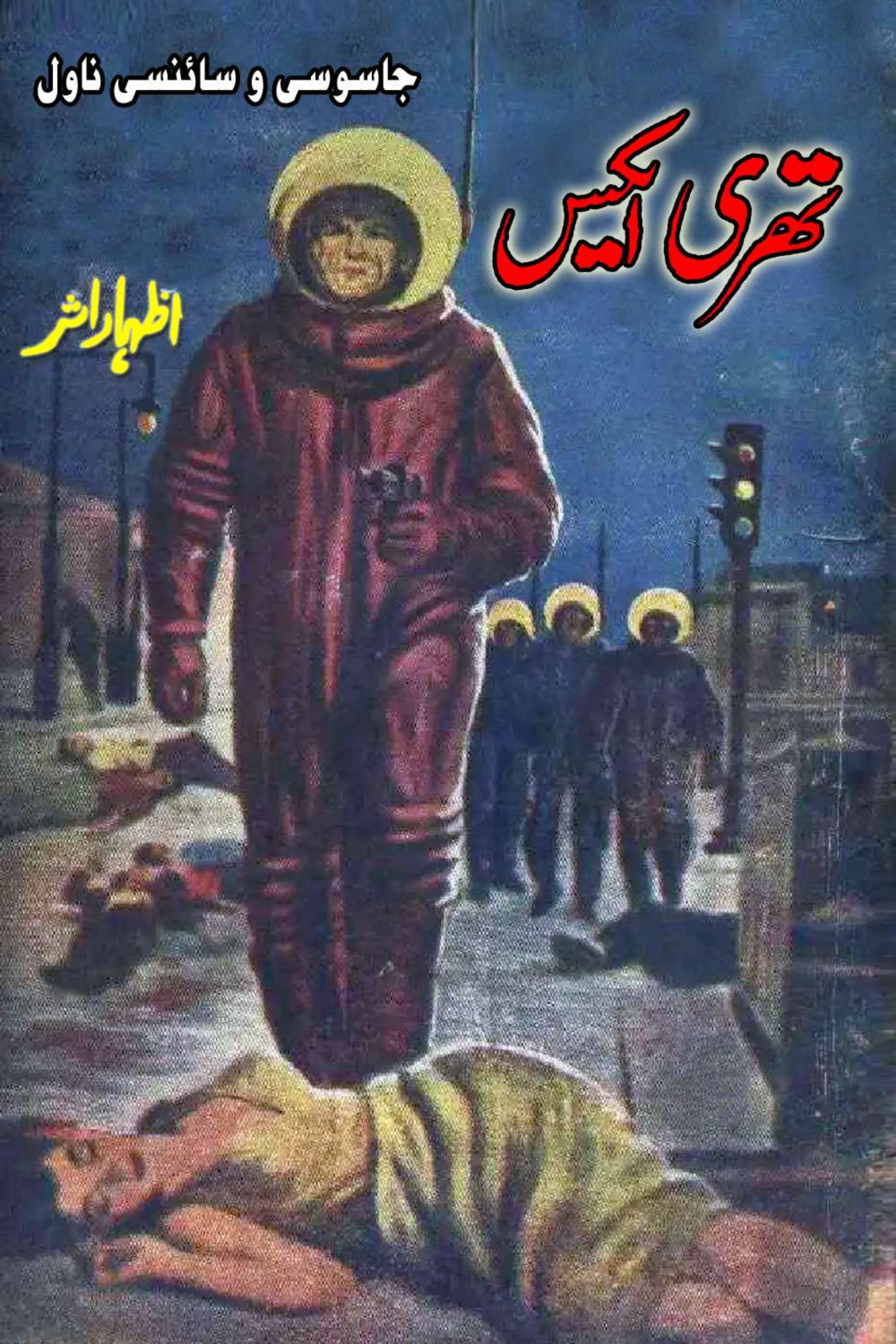
پر اسرار اور سنسنی خیز جاسوسی و سائینسی ناول

تھری ایکس

اظہار اثر

اس ناول کے تمام نام واقعات اور
ادارے قطعی فرضی ہیں۔ ان کی حقیقت سے
مطابقت محض اتفاقیہ ہوگی جس کے لئے ناشر
یا مصنف پر کسی قسم کی ذمہ داری عائد نہیں ہوتی

قیمت مجلد چار روپے

پرنٹر پبلشر۔ اظہار اثر۔ سعود پریس دہلی۔ مقام اشاعت ۱۲۶۰ کلاں محل د

تقدیر کیا ہے؟

جب سے دنیا بنی ہے انسان تقدیر کا قائل رہا ہے۔ انسانی
قوت سے باہر جو چیزیں ہیں انسان اسکو تقدیر کہتا ہے۔ ایک طرح سے
انسان نے "مجبوری" کا نام تقدیر رکھ دیا ہے۔ مثلاً انسان بیمار ہوجاتا
ہے اس کی تقدیر ہے۔ پہلے زمانے میں جب طاعون۔ ہیضہ۔ جیسے
مہلک وبائی امراض کا کوئی علاج نہیں تھا۔ اور انسان مرجاتے تھے،
"اُن کی تقدیر یہی تھی۔ اُن کی قسمت میں موت اِسی طرح لکھی تھی"
لیکن جب سے طاعون اور ہیضہ وغیرہ کے موثر انجکشن ایجاد ہوئے ہیں
انسان اس وبائی موت کی تقدیر سے چھٹکارا پا چکا ہے۔

کوئی شخص ایک شکستہ دیوار کے قریب سے گزرتا ہے یکایک
دیوار گر پڑتی ہے۔ لوگ کہتے ہیں اس کی تقدیر میں موت اسی طرح لکھی تھی۔
لیکن اس شخص کو اگر یہ علم ہوتا کہ یہ دیوار شکستہ ہے اور گرنے والی ہے۔ تو وہ
دیوار کی زد سے بچ کر چلتا اور اس کی موت واقع نہ ہوتی۔

آپ ایک کاروبار شروع کرتے ہیں۔ آپ کو اپنے کام کا تجربہ بھی ہے
اور روپیہ بھی کافی ہے۔ لیکن آپ کو زبردست نقصان ہوتا ہے۔ آپ

کہتے ہیں یہ آپ کی تقدیر ہے۔ حالانکہ آپ یہ بھول جاتے ہیں کہ آپ نے اپنے کاروبار کے سلسلے میں جو پروگرام حساب لگا کر بنایا تھا۔ اس حساب میں کہیں کوئی غلطی رہ گئی ہے ــــ کوئی چھوٹی سی غلطی جس نے آپ کے سارے پروگرام کو ناکام بنا دیا۔

ان تمام چیزوں پر اگر مذاہب اور سریع الاعتقادی کی عینک لگا کر نہ دیکھا جائے تو ہم اس نتیجہ پر پہنچتے ہیں کہ تقدیر دراصل انسان کی "لاعلمی" کا نام ہے۔

جب تک انسان امراض و ادویات سے لاعلم تھا اسوقت تک موتیں زیادہ ہوتی تھیں۔ جب کسی کو یہ علم نہیں ہوتا کہ دیوار کمزور ہے ــ وہ اس کے نیچے دب کر مر جاتا ہے۔ لیکن اگر یہ علم ہو کہ دیوار گرنے والی ہے تو وہ ہمیشہ بچکر چلتا ہے۔ مرتا نہیں۔ سڑک پر حادثے چلنے والے یا موٹر چلانے والے کی لاپرواہی سے ہوتے ہیں۔ ہوائی جہازوں کے حادثے انجنیئر کی غلطی سے ہوتے ہیں۔ غرض یہ کہ نام نہاد تقدیر کی تہہ میں کہیں نہ کہیں کوئی نہ کوئی انسانی غلطی یا لاعلمی ضرور چھپی رہتی ہے۔

اگر آپ باشعور ہیں۔ باہمت ہیں تو آپ اپنی بہت سی بدقسمتیوں کو خوش قسمتی سے بدل لیتے ہیں۔ مثلاً آپ سڑک پر جا رہے ہیں کسی نشہ میں مخمور ڈرائیور نے موٹر آپ پر چڑھا دی۔ لیکن آپ مستعد اور ہوشیار تھے۔ آپ بدحواس نہیں ہوئے۔ آپ نے یکا یک

جست لگائی اور موٹر کی زد سے نکل گئے۔ اگر آپ وہ جست نہ لگاتے تو آپ کی تقدیر تھی۔ لیکن آپ بچ گئے یہ آپ کی خوش قسمتی تھی۔ حالانکہ بات صرف آپ کے حواس کی تھی۔ اور آپ کی ہمت کی۔

آپ کاروبار میں ناکامی سے نہ گھبرا کر دوبارہ کاروبار شروع کرتے ہیں۔ پھر ناکام رہتے ہیں۔ پھر شروع کرتے ہیں پھر ناکام رہتے ہیں۔ لیکن ہمت نہیں ہارتے۔ اسی طرح چھ سات بار کوشش کے بعد آپ کامیاب ہو جاتے ہیں۔

اگر آپ ہمت ہار دیتے تو یقیناً آپ کو پوری زندگی اپنی تقدیر کو کوسنا پڑتا۔

کچھ لوگ باہمت ہوتے ہیں۔ اور کچھ لوگ بزدل۔ ڈاکٹروں نے سینکڑوں بار تجربات کئے ہیں۔ کہ جو مریض باہمت ہوتے ہیں وہ بہت جلد صحت یاب ہو جاتے ہیں۔ اور جو لوگ بزدل ہوتے ہیں اُن کو صحت یاب ہونے میں زیادہ وقت لگ جاتا ہے۔ خواہ دونوں ایک ہی مرض میں مبتلا ہوں۔ بلکہ باہمت لوگ زیادہ شدید تکلیف سے بھی جلد صحت یاب ہو جاتے ہیں۔ اور کم حوصلہ مریض چھوٹے سے چھوٹے مرض سے بھی چھٹکارہ حاصل کرنے میں کافی عرصہ لگا دیتے ہیں۔

اس سے نتیجہ یہ نکلا کہ تقدیر ہمت کا نام ہے۔ جہاں آپ ہمت ہار جاتے ہیں۔ اُس کو آپ تقدیر سمجھ لیتے ہیں۔

یہ تو تھا تقدیر کا فلسفیانہ تجزیہ۔

آپ سنیئے کہ سائنسداں کیا کہتے ہیں۔ سائینس کہتی ہے کہ انسان کی قوت ارادی صرف کسی خیالی شے کا نام نہیں ہے۔ بلکہ انسان جب کچھ سوچتا ہے تو اس کے دماغ سے ...... بہت لطیف قسم کی لہریں خارج ہوتی ہیں۔ یہی لہریں ٹیلی پیتھی بن سکتی ہیں۔ یہی لہریں انسان کی قوت ارادی ہوتی ہیں۔ جس کا دماغ جس قدر زیادہ لہریں خارج کرتا ہے اسی قدر اس شخص کی قوتِ ارادی مضبوط ہوتی ہے۔ انہیں لہروں کو ٹیلی نورس کہا جا سکتا ہے۔ آپ نے اکثر سنا ہوگا۔ کہ پرانے زمانے کے روشن ضمیر اشخاص لوگوں کے دل کی بات سمجھ لیتے تھے۔ اور نظروں سے چیزیں اُٹھا سکتے تھے۔ اگر یہ صحیح ہے تو یہ انہیں دماغی لہروں کا کرشمہ تھا۔ سائینس آج اس بات کو تسلیم کرتی ہے۔ کہ خیالات کی لہریں بھی مادہ ہیں۔ اور روشنی کی لہروں یا حرارت کی لہروں کی طرح ان لہروں میں بھی طاقت ہوتی ہے اگر آپ کے دماغ میں اس قسم کی طاقت در لہریں خارج کرنے کی قوت ہے تو آپ بھی نظروں سے چیزیں اُٹھا سکتے ہیں۔ اگر آپ ان لہروں سے کام لینا جان لیں تو اپنی تقدیر بدل سکتے ہیں۔ آپ حادثوں سے بچ سکتے ہیں۔ کاروبار میں شرطیہ کامیابیاں حاصل کر سکتے ہیں۔ بیماریوں پر قابو پا سکتے ہیں۔ یعنی پوری طرح آپ اپنی تقدیر کو شکست دے سکتے ہیں۔

سوال صرف صلاحیت کا ہے۔ کیا آپ کے دماغ میں وہ لہریں خارج کرنے کی صلاحیت ہے۔ کیا وہ لہریں کافی طاقتور ہیں۔ ابھی تک ان لہروں کی طاقت ناپنے کا کوئی آلہ ایجاد نہیں ہوا۔ لیکن سائنسداں مسلسل انہیں کوششوں میں لگے ہوئے ہیں۔ یہ بات طے شدہ ہے کہ قوتِ ارادی کا انحصار انہیں لہروں پر ہوتا ہے۔

جس فرد کے دماغ سے خارج ہونے والی لہریں جسقدر زیادہ طاقتور ہوں گی اسی قدر اس شخص کو اپنے اوپر اعتماد ہوگا۔ اور اس کی قوت ارادی مضبوط ہوگی۔

اب ذرا تصور کیجیے اگر ہمارا دماغ جسکا حجم مشکل سے چار۔ پانچ انچ لمبائی اور دو تین انچ چوڑائی ہوتا ہے۔ اگر اس کو کسی طرح ہم دس بارہ فٹ لمبا اور اتنا ہی چوڑا کر دیں یعنی ہمارا دماغ اپنے موجودہ جسامت سے ایک ہزار گنا بڑا ہو جائے تو کیا اس عظیم دماغ سے خارج ہوئے والی لہریں حیرت انگیز حد تک طاقتور نہیں ہوں گی۔ کیا اس۔۔۔ دماغ کی قوت ارادی خوفناک حد تک طاقتور نہیں ہوگی،

آیندہ صفحات میں جو کہانی شروع ہو رہی ہے۔ وہ اسی قسم کے ایک تجربہ کی داستان ہے۔ ایک ایسے ہی عظیم دماغ کا تجربہ جس نے ثابت کر دیا ہے کہ تقدیر دراصل انسان کے اپنے قابو میں ہوتی ہے۔ موجودہ انسان چونکہ ابھی کمزور ہے اس لئے تقدیر اس پر حاوی ہے۔ لیکن اگر انسان اپنے دماغ کی پوری قوت سے

کام لینے کی صلاحیت حاصل کرلے تو اس کے لئے تقدیر کا لفظ بے معنی ہو کر رہ جائے گا۔ یہ عین ممکن ہے کہ مستقبل قریب میں ہمیں تقدیر کا لفظ ڈکشنری سے بالکل نکال دینا پڑے ان چند سطور کے لکھنے کا مقصد محض یہ تھا۔

کہ آپ اس کہانی کو محض جن و پری کا قصّہ نہ سمجھیں۔ بلکہ حقیقت یہ ہے کہ جو کچھ اس کہانی میں پیش کیا جا رہا ہے وہ مستقبل کی ایک جھلک ہے ۔۔ سائنس کے اس دور میں آپ کسی چیز کو بھی ناممکن نہیں کہہ سکتے۔ ایٹم بم کے بارے میں سینکڑوں سال سے سائنس داں واقف تھے لیکن اس قوت سے کام لینے کا پہلا تجربہ ۱۹۴۵ء میں ہوا۔ ایک تھیوری یا نظریہ برسوں سائنسدانوں کے ذہنوں میں پرورش پاتا رہتا ہے۔ اسی پر تجربات ہوتے رہتے ہیں۔ اور آخر کامیابی حاصل ہو جاتی ہے۔ اگر سائنسداں بھی تقدیر کے قائل ہوتے تو آج جتنی چیزیں ایجاد ہو چکی ہیں ان میں سے ایک چیز بھی وجود میں نہ آتی۔

اب چاند پر پہنچنے کا مسئلہ ہے۔ گزشتہ سینکڑوں سال سے سائنسداں چاند پر پہنچنے کا خواب دیکھ رہے ہیں۔ لیکن ۱۹۵۸ء میں پہلی بار اس کی جانب پہلا قدم اٹھایا گیا۔ اور پہلا مصنوعی چاند خلا میں داغا گیا۔

توقع ہے کہ ۱۹۷۰ء تک انسان چاند کی سطح تک پہنچ جائیگا۔

چاند پر پہنچنے کے بعد سب سے پہلا کام یہ کیا جائے گا کہ وہاں ایک زمین دوز لیبارٹری قائم کی جائے گی اور وہاں نئے نئے تجربات کئے جائیں گے۔

یہ کہانی بھی سطح چاند پر قائم ایک ایسی لیبارٹری سے متعلق ہے آپ یہ کہہ سکتے ہیں کہ یہ ناول اب سے دس سال بعد کا ناول ہے۔

باب ۵

بلندی سے دیکھنے پر "مون اسٹیشن" پانی کے ایک عظیم بلبلہ کی مانند نظر آتا تھا۔ یہ دراصل پلاسٹک کا ایک شفاف خول تھا جو نصف گیند کی طرح سطح چاند پر رکھا ہوا تھا ـــــ۔ اس بلبلے میں آکسیجن بھری ہوئی تھی۔ جو انسانی زندگی کے لئے ضروری ہے، چاند پر چونکہ آکسیجن نہیں ہے۔ اس لئے وہاں رہنے والے تمام سائنسدانوں اور سپاہیوں کے لیے یہ انتظام کرنا ضروری تھا۔ مون اسٹیشن کے افراد کی رہائش گاہ اور لیبارٹری وغیرہ سطح چاند سے ایک ہزار فٹ نیچے زمین دوز بنائی گئی تھیں سطح چاند پر چونکہ ہر وقت شہاب ثاقب گرتے رہتے ہیں اس لیے سطح چاند پر آبادی نہیں بسائی جا سکتی۔ پلاسٹک کا وہ بلبلہ غیر معمولی طور پر مضبوط بنایا گیا تھا جس پر چھوٹے موٹے شہاب ثاقب اثر نہیں کر سکتے تھے۔

اس بلبلہ کے عین درمیان سطح سے کوئی پانچ سو فٹ بلندی پر ایک کمرہ نما پلیٹ فارم بنایا گیا تھا۔ لیبارٹری میں کام کرنے والے افراد جب کبھی فطرت کے مناظر سے لطف اندوز ہونا چاہتے

تھےاس کرے میں آجاتے تھے. جس کا نام انھوں نے "ایری" رکھا تھا۔ ایری سے وہ اپنی مادرِ وطن "زمین" کا نظارا کرتے تھے۔ زمین کا گولا ایری سے ایک عظیم پہیے کی مانند نظر آتا تھا۔ جس پر براعظموں کے نشان واضح طور پر نظر آتے تھے۔

مہینہ میں ایک بار زمین سے ایک راکٹ ڈاک اور دوسرا سامان لیکر چاند پر جاتا تھا۔

چاند پر اس قسم کی دو لیبارٹیاں قائم تھیں۔ ایک حکومت سوویت یونین کی لیبارٹری تھی۔ اور دوسری امریکن۔ دونوں لیبارٹریاں ایک دوسرے سے پچاس میل کے فاصلے پر تھیں، اور اس اجنبی سیارے پر دونوں لیبارٹریوں کے سائنسدانوں میں گہرے دوستانہ تعلقات تھے۔ کیوں کر وہاں صرف وہ انسان تھے۔ انھیں ملکر فطرت کی خوفناک قوتوں پر قابو پانا تھا۔ اور اُن کو انسان کی خدمت کرنے کے لئے سدھانا تھا۔"

"مون اسٹیشن" سوویت یونین کی لیبارٹری کا نام تھا جو امریکی لیبارٹری "لونا ہیڈ کوارٹر" سے دو سال پہلے قائم کی گئی تھی۔ مون اسٹیشن کے ڈائرکٹر یوسف جارجی تاشقند کے باشندے تھے چھ سال اُن کو چاند پر رہتے ہوئے ہو گئے تھے۔ وہ اپنے پورے اسٹاف میں ہر دلعزیز تھے۔ اس وقت وہ ایری میں کھڑے ہوئے چاند کے سر بفلک پہاڑوں اور گہرے پُراسرار غاروں سے لطف

اندوز ہو رہے تھے۔ یہ غار بڑے بڑے شہاب ثاقب گرنے سے چاند کی سطح پر پھیلے ہوئے تھے۔

وہ کچھ فکرمند تھے۔ اور زمین کا سنہری مائل گولہ پہاڑوں کے پیچھے سے اُبھر رہا تھا۔ چاند پر ان دنوں چودہ دن کی رات کا عرصہ تھا۔ چاند پر چودہ دن میں سورج نکلتا تھا۔ اور چودہ دن زمین کی روشنی ہوتی تھی۔ ہماری زمین پر جتنی چاند کی روشنی ہوتی ہے سطح چاند پر زمین کی روشنی اس سے کچھ گنا زیادہ تیز ہوتی ہے۔

آہٹ سُن کر پروفیسر جارجی نے گھوم کر دیکھا تو ایری میں "مائکروویو" لیبارٹری کے انچارج ڈاکٹر فوزی داخل ہو رہے تھے۔ ڈاکٹر فوزی لمبے قد کے دبلے پتلے شخص تھے

"اوہ ڈاکٹر فوزی" پروفیسر جارجی نے کہا "آپ کو بھی شاید اپنی دنیا کی یاد ستا رہی ہے"۔

ڈاکٹر فوزی نے مسکرا کر کہا

"نہیں پروفیسر جارجی۔ میں بھی اس وقت انہیں خیالات میں کھویا ہوا ہوں۔ جن میں آپ ہیں۔"

پروفیسر جارجی نے مسکرانے کی کوشش کرتے ہوئے کہا۔

"کیا آپ کی مائکرو لہریں دماغ پڑھنے کے قابل ہو گئی ہیں"

"مجھے ٹیلی پیتھی ہونے کا دعوے نہیں۔ لیکن میں انسان کے چہرے سے اس کی اندرونی کیفیت سمجھنے کا تجربہ ضرور رکھتا ہوں۔"

یہ کیفیت اس وقت آپ کی اور میری ہی نہیں ہے۔ بلکہ مون اسٹیشن میں کام کرنے والے چار پانچ سو آدمیوں میں سے ہر ایک کی یہی کیفیت ہے۔

ہر شخص یہی سوچ رہا ہے کہ اس بے وقت راکٹ کی آمد کا مقصد کیا ہے۔ ڈاک کا راکٹ آنے میں ابھی دس دن ہیں۔ میں نے سنا ہے اس راکٹ پر ملک کے کچھ بہت بڑے آدمی آ رہے ہیں۔"

"ریڈیو پیغام نے یہی بتایا ہے کہ وہ "مون اسٹیشن" کا انتظام دیکھنے اور چیکنگ کرنے آ رہے ہیں۔"

"اس کا مطلب یہ ہے اُن کو ہم پر بھروسہ نہیں ہے۔"

"یہ ضروری نہیں ۔۔ آخر حکومت کے ذمہ دار اراکین کو بھی تو کچھ کرنا ہی ہوتا ہے۔ اور کوئی کام نہیں ہوتا تو وہ چیکنگ ہی شروع کر دیتے ہیں۔"

"ایک عجیب افواہ سارے اسٹیشن میں اُڑی ہوئی ہے۔"

"کیا ۔۔؟"

"لوگوں کا خیال ہے کہ نیچے والے" اسٹیشن کے ڈائرکٹر یعنی آپ سے مطمئن نہیں ہیں۔ اس لئے یہ انکوائری کمیشن آ رہا ہے۔ اور بہت ممکن ہے آپ کی خدمات زمین پر واپس بلائی جائیں۔"

"اس سے مجھے کیا فرق پڑے گا ۔۔"

"لیکن اسٹیشن کے دوسرے آدمیوں کو فرق پڑے گا۔

وہ شاید کسی دوسرے ڈائرکٹر کے ماتحت کام کرنا پسند نہ کریں۔"
"مزید اُن کی غلطی ہے ۔۔۔ بہرحال ابھی ہمیں انکوائری کمیشن کی آمد کا اصل مقصد معلوم نہیں۔ اس لئے پہلے سے قیاس آرائیاں کرنا بے سود ہے ۔۔۔"

اسی وقت یکایک ایری کے کسی کونے میں لگے ہوئے لاؤڈ اسپیکر نے کہا۔ "اٹینشن ۔۔۔ مون اسٹیشن اٹینشن ۔۔۔ زمین سے آنیوالا راکٹ ٹھیک ایک گھنٹہ دو منٹ بعد سطح چاند پر اُتر آئے گا۔ تمام اسٹاف کو مطلع کیا جاتا ہے کہ وہ آنے والے مہمانوں کے استقبال کے لئے تیار رہیں ۔۔۔"

پروفیسر جارجی نے باہر جھانکتے ہوئے کہا۔

"میرا خیال ہے ہمیں بھی اب نیچے چلنا چاہیئے ۔۔۔ کمانڈر زوبی کو کچھ ہدایات دینا ضروری ہیں ۔۔۔"

"چلیئے" ۔۔۔

کمانڈر زوبی مون اسٹیشن کی حفاظت کا ذمہ دار تھا۔ ایک طرح سے وہ سیکورٹی آفیسر تھا اور انتظام سنبھالنے کے لئے اس کے پاس سپاہیوں کا ایک چھوٹا سا دستہ بھی تھا۔

ایری سے نیچے کوارٹر تک جانے کے لئے ایک زینہ بنا ہوا تھا۔ جس کی سیڑھیاں چار چار فٹ چوڑی تھیں۔ چاند پر چونکہ کشش ثقل زمین سے چھٹا حصہ ہے اس لئے یہ چوڑی سیڑھیاں بھی

پربنے ہوئے کسی مکان کی عام سیڑھیوں کی مانند محسوس ہوتیں تھیں۔ شام کو عام طور سے اسٹیشن کے افراد ورزش کی غرض سے ایری بلاتے تھے۔ ان سیڑھیوں پر اچھی خاصی کثرت ہو جاتی تھی۔

اُترنے کے لئے زینے کے علاوہ کئی دھات ملی ہوئی نائیلون کی مضبوط ڈوریاں نکالی گئیں تھیں۔ تاکہ اگر خطرہ ہو یا فوری طور پر کسی کو لیبوریٹری سے کوارٹرز تک جانا ہو تو وہ زینہ پر وقت ضائع نہ کرے۔ بلکہ رسی پکڑ کر نیچے پھسل جائے۔ اور فاصلہ نصف وقت سے بھی کم عرصہ میں ختم ہو جائے۔

ڈاکٹر فوزی اور پروفیسر جارجی دونوں زینے کے راستے اُتر کر نیچے آئے۔ بیکو ریٹری کوارٹرز کو جانے والے کاریڈور میں انکو ایک خوبصورت عورت ... ملی اس کے شانوں پر بہت سے تمغے سجے ہوئے تھے ۔

اور یہ مس تاتاشا تھی۔ اسٹاف کے تمام لوگوں کی صحت کی ذمہ دار اور جراثیم پر ریسرچ اسکالر۔

ڈاکٹر تاتاشا نے مسکرا کر کہا۔

"ہیلو پروفیسر ---- ہیلو۔ ڈاکٹر فوزی۔"

"ہیلو ڈاکٹر تاتاشا" ڈاکٹر فوزی نے کہا " آپ بھی مہمانوں کے استقبال کی تیاریوں میں مصروف ہیں"

"بے تکلفی معاف" ڈاکٹر نتاشا نے کہا۔ "مجھے ان لوگوں کی آمد پسند نہیں۔ مجھے نیچے والوں کی مداخلت قطعی پسند نہیں۔ ہم لوگ یہاں پُرسکون زندگی گزار رہے ہیں۔ اور اپنے کام مستعدی سے انجام دے رہے ہیں۔ پھر ہم لوگوں کو پریشان کرنے کی کیا ضرورت ہے"

"اس کا جواب تو انکوائری کمیشن ہی۔۔۔ دے گا۔" ڈاکٹر فوزیہ نے کہا۔ "بہر حال یہ حقیقت ہے کہ ان اچانک مہمانوں کی آمد سے کوئی بھی شخص خوش نہیں ہے۔"

اسی وقت لاؤڈ اسپیکر نے پھر کہا۔

اٹینشن پلیز۔ اسٹیشن پلیز۔ زمین سے آنے والا راکٹ ٹھیک چالیس منٹ بعد چاند پر اتر رہا ہے۔

"اچھا مس نتاشا" پروفیسر نے کہا۔ "ہم استقبال حال میں ملیں گے۔"

ڈاکٹر نتاشا نے سر ہلایا۔ اور اپنے راستے پر چلی گئی۔

باب

پچاس سپاہیوں کا ایک دستہ کرنل زدی کے تحت تھا۔ جن کا کام اسٹیشن کی ذاتی حفاظت تھا۔ اور اسٹیشن میں نظم قائم رکھنا تھا لیکن دلچسپ بات یہ تھی کہ اس حفاظتی دستہ کے پاس ہتھیار نہ ہونے کے برابر تھے۔ عام طور پر وہ ہوائی رائفلوں سے مسلح رہتے تھے جو ایک اسپرنگ کے ذریعہ چلتی تھیں۔ ان رائفلوں سے گولی نہیں چلتی تھی بلکہ ایک چھوٹا سا سوئی نما تیر نکلتا تھا۔ چاند پر ہر شخص کو باہر خلائی سوٹ پہن کر آنا ہوتا تھا اور اس خلائی سوٹ میں اوراکسیجن بھری ہوئی تھی۔ وہ سوئی نما گولی اس خلائی سوٹ میں سوراخ کر دیتی تھی جس سے سوٹ کی ساری ہوا نکل جاتی تھی اور آدمی چند سیکنڈ میں ہی اکسیجن نہ ملنے کے باعث مر جاتا تھا۔

پورے دستہ میں صرف آٹھ دس رائفلیں ایسی تھیں جن سے گولیاں چلتی تھیں۔ اور اتنے ہی پستول ہونگے۔ اسٹیشن پر اگر کوئی بیرونی جانب سے حملہ آور ہوتا تو ان کے پاس

سٹیشن کو بچانے کا کوئی سامان نہیں تھا۔
زمین دوز بیڈ کوارٹرز سے اوپر ایک سطح چاند پر شفاف گنبد کے دیوار کے پاس ایک چھوٹا سا میدان بنایا گیا تھا جس میں اسٹیشن کی مسلح فوج روز کچھ دیر پریڈ کرتی تھی یا زمین سے کوئی اہم شخص آتا تھا۔ تو اس کی سلامی دی جاتی تھی۔
آج بھی چونکہ اسٹیشن پر حکومت کے کچھ اہم افسر آ رہے تھے اس لئے کرنل زدبی اپنے دستے کو احکامات دے رہا تھا، اور سلامی کی تیاری کر رہا تھا، اسسٹنٹ ڈائریکٹر پروفیسر جارجی ٹہلتے ہوئے ادھر آئے اور بولے۔
"کرنل زدبی سب ٹھیک ہے ۔"
"یس پروفیسر سب ٹھیک ہے" کرنل زدبی نے جواب دیا۔ "لیکن پروفیسر مجھے یہ سب کچھ پسند نہیں" اس کے لہجے میں تھوڑی سی تلخی تھی۔
"کیا پسند نہیں"
"یہی ان لوگوں کی آمد ۔۔۔ اس انکوائری کمیشن کی کیا ضرورت تھی۔ کیا ہم لوگوں نے کوئی غلط کام کیا ہے"
"مجھے معلوم نہیں ۔۔۔ یہ تو ان لوگوں کے آنے پر ہی پتہ چلے گا"
"ایک بات صاف ہے پروفیسر ۔۔۔"
"کیا"

"اگر ان لوگوں نے آپ کے خلاف کوئی فیصلہ کیا ــــ یا آپ کو واپس زمین پر بھیجا۔ تو اس اسٹیشن کا ہر شخص استعفے دیدے گا"

پروفیسر نے مسکرا کر کہا۔

"میں تم لوگوں کی محبت کا شکر گذار ہوں کرنل زدبی۔ لیکن ابھی اس قسم کا فیصلہ کرنے کا وقت نہیں آیا۔ ابھی ہم کچھ نہیں کہہ سکتے کہ وہ لوگ کیوں آ رہے ہیں"

اسی وقت پھر لاؤڈ اسپیکر نے اعلان کیا "اٹینشن پلیز ــــ زمین سے آنے والا معزز مہمانوں کا راکٹ دس منٹ بعد راکٹ فیلڈ میں اتر رہا ہے"

پروفیسر کرنل زدبی سے معذرت کر کے بلبلے کے دوسرے حصہ میں چلے گئے۔ اگلے پانچ منٹ میں سارا بلبلہ انسانوں سے بھر گیا۔ اسٹیشن کے تقریباً سبھی انسان آنے والے مہمانوں کو دیکھنے کے لئے جمع ہو گئے تھے۔

لاؤڈ سپیکر نے پھر اعلان کیا۔ اس بار سیاہ آسمان میں راکٹ واضح طور پر نظر آ رہا ــــ اب راکٹ تیزی سے چاند کی طرف آ رہا تھا۔ چاند کی کشش سے محفوظ رہنے کے لئے راکٹ کے انجن چلا دیے گئے تھے

تیسرے اعلان کے ٹھیک ایک منٹ کے بعد راکٹ

بہت احتیاط کے ساتھ راکٹ فیلڈ میں آکر اتر گیا۔
راکٹ کے اسپرنگ دار لمبے پائے چاندی پاؤڈر نما سطح میں دھنس گئے۔

فوراً ہی آٹھ دس انسان خلائی سوٹ پہنے بلبلے سے باہر نکلے۔ وہ ربڑ نما پلاسٹک کا ایک بہت بڑا اسپرنگ نما پائپ لئے ہوئے تھے اُنھوں نے وہ پائپ بڑی پھرتی کے ساتھ راکٹ کے گول دروازے سے پیوست کر دیا۔ ریڈیو نے راکٹ ریڈیو سے کہا۔

"ہیلو۔ مون اسٹیشن اسپیکنگ۔ راکٹ سیگال"
مون اسٹیشن اسپیکنگ" فوراً ہی جواب ملا۔
"سیگا۔ اسپیکنگ۔"
"آکسیجن پائپ فٹ کر دیا گیا ہے۔ آپ دروازہ کھول سکتے ہیں" اسٹیشن آپریٹر نے کہا۔

آکسیجن پائپ براہ راست بلبلے میں آکر کھلتا تھا۔ راکٹ سے اسی پائپ کے راستے وہ لوگ بغیر خلائی سوٹ پہنے ہوئے بلبلے میں داخل ہو سکتے تھے۔

چند منٹ بعد ہی راکٹ کا دروازہ کھل گیا۔ اور مہمان اُتر کر ایک ایک کر کے پائپ کے راستے سے مون اسٹیشن کے بلبلے میں داخل ہونے لگے۔ وہ کل دس آدمی تھے۔

کرنل زودبی کے سپاہیوں نے مہمانوں کو سلامی دی۔ کمیشن کا لیڈر پچاس پچپن سال کی عمر کا ایک بارعب شخص تھا۔ پروفیسر جارجی نے مصافحہ کے لئے ہاتھ بڑھاتے ہوئے کہا۔

"ہیلو جنرل زدکوف سات سال بعد آپ سے مل کر خوشی ہوئی۔"

جنرل زدکوف نے پروفیسر کا ہاتھ دباتے ہوئے کہا۔

"ہیلو مائی ڈیر جارجی۔ مجھے بھی تم سے ملنے کی تمنا تھی، شکر ہے کہ آج ملاقات ہوگئی ہے۔ پورا سارا ملک تمہاری خدمات کا معترف ہے۔ پارٹی میں تمہارا نام عزت کے ساتھ لیا جاتا ہے۔"

پروفیسر نے قدرے تلخ۔ مسکین دبے لہجے میں کہا۔

"اسی لئے غالباً انکوائری کمیشن بھیجا گیا ہے۔"

"اوہ اس میں تمہیں بے عزتی محسوس کرنے کی ضرورت نہیں مائی ڈیر ـــــ اسٹیشن پر جو کچھ تم نے کیا ہے اس کا صلہ کوئی نہیں ـــ"

"لیکن کم از کم مجھے چند روز پہلے تو مطلع کرنا چاہیئے تھا۔"

"تم جانتے ہو پروفیسر سیاسی معاملات بڑے پیچیدہ ہوتے ہیں۔ اتنا وقت نہیں تھا اس لئے ہم آگئے ـــ"

"کیا آپ سب لوگ کمیشن کے ممبر ہیں ـــ"

کمیشن کے ممبر صرف چھ نہیں ہے جنرل نے کہا۔ "آؤ تمہیں
ان سب سے ملوا دوں۔ ہم میں تین وردی والے افراد و
راکٹ کا اسٹاف ہے۔" پھر جنرل نے ذرا آگے بڑھ کر
ایک طویل القامت اور وجیہہ صورت شخص کے شانے پر ہاتھ
رکھتے ہوئے کہا۔ "سنئے"

"یہ میں تمہارے لئے تحفہ لایا ہوں" پروفیسر"
پروفیسر جارجی نے حیرت سے کہا۔

"تحفہ ـــــ کیا مطلب۔"

"یہ صاحب مسٹر طارق ہیں۔ ایک ہندوستانی انجنیئر ـــ یہ
تمہارے اسٹاف کے لئے مستقل آئے ہیں۔ ہم لوگ واپس
چلے جائیں گے۔ یہ یہیں رہیں گے۔"

پروفیسر نے نووارد کا جائزہ لیا۔ اور مصافحہ کے لئے ہاتھ
بڑھا کر کہا۔ "خوش آمدید مسٹر طارق ـــ"

لیکن طارق نے محسوس کیا کہ پروفیسر کے لہجہ میں قدرے
ناگواری کا انداز تھا۔

جنرل نے اپنے دوسرے ساتھیوں سے تعارف کراتے ہوئے
کہا۔

"اور اب ان سے ملو ـــ یہ ڈاکٹر موزار ہیں۔ ایٹمی انرجی کے
ماہر ـــ یہ مسٹر سیمی توف ہیں مکانی انجنیئر۔ یہ مسٹر زیدوف ہیں۔

شعبہ نشر واشاعت کے نمائندے۔ اور یہ باقی دو حضرات مسٹر مینخائل اور مسٹر کوتا رہیں۔

"خوشی ہوئی آپ حضرات سے مل کر" پروفیسر جارجی نے ہاتھ ملاتے ہوئے کہا۔ "مسٹر طارق چونکہ آپ کو یہیں رہنا ہے اس لئے بہتر ہے آپ اپنے ہونے والے ساتھیوں سے مل لیجیے۔"

"تھینک یو سر"۔۔۔ طارق نے سر کو خم کر کے کہا۔ اور لوگوں کے گروہ کی طرف چلا۔ لیکن دو قدم چلتے ہی وہ بُری طرح لڑکھڑایا!"

وہ گرنے والا تھا۔ کہ ایک ہاتھ نے اسکو سنبھال لیا۔ اور ایک آواز نے کہا۔

"سنبھل کر ذرا ۔ یہ زمین نہیں ہے۔ چاند ہے۔"

طارق نے سنبھل کر سنبھالنے والے کی جانب دیکھا اور حیرت سے بت بن کر رہ گیا۔ وہ ایک بہت خوبصورت عورت تھی۔"

باب

مون اسٹیشن قائم ہوئے سات سال گزر چکے تھے۔
اسٹیشن میں ہر فرد وفاداری کے لئے بار بار آزمایا ہوا تھا
سب کچھ گورنمنٹ کے پروگرام کے مطابق چل رہا تھا۔ اس کے
باوجود مون اسٹیشن زیر دیر کوئی گڑبڑ تھی ۔ کہیں کسی جگہ
کچھ خرابی تھی اور اس خرابی کا احساس۔ ماسکو میں بیٹھے ہوئے
سیاست والوں کو بھی چند ماہ بیشتر ہوا تھا۔ شبہ یا احساس
کی دو وجہیں تھیں۔

نمبر ایک یہ کہ مون اسٹیشن زیر دیر کچھ سائنسی آلات کی
ضرورت حساب سے زیادہ ہوگئی تھی نتیجہ کیمیاوی اجزاء کی
مانگ بڑھ گئی تھی۔

نمبر دو یہ کہ تمام اسٹاف کے معتبر اور وفادار ہونے کے
باوجود گورنمنٹ کی جانب سے ایک شخص کو بطور جاسوس بھیجا گیا تھا اس کا
کام یہ تھا کہ وہ ہر ماہ خفیہ طور پر اسٹیشن کے کام کے بارے

رپورٹ بھیجتا رہے ۔۔۔ یہ جاسوس مسلسل رپورٹیں بھیج رہا تھا۔ لیکن چند ماہ سے یکایک اس کی رپورٹ آنی بند ہو گئی تھی۔ جو قطعاً خلاف توقع تھا۔ ان دونوں باتوں سے ظاہر ہوتا تھا کہ ادہر کہیں کوئی گڑبڑ ہے۔

اسی کی چیکنگ کے لئے یہ انکوائری کمیشن آیا تھا۔ لیکن انکوائری کمیشن صرف ظاہرا طور پر انکوائری کرنے آیا تھا۔ ورنہ اصل انکوائری طارق کے سپرد تھی۔

سراغ رساں طارق انٹرنیشنل شہرت کا مالک تھا، اور تقریباً ہر ملک کی حکومت کے لئے کسی نہ کسی وقت وہ کچھ نہ کچھ کام کر چکا تھا۔ حکومت سوویٹ یونین نے پہلی بار اس کی خدمات حاصل کی تھیں۔ کیونکہ وہ ایک غیر متعلق جاسوس کے ذریعہ مون اسٹیشن کی اندرونی کیفیت جاننا چاہتے تھے۔

اس کے ذمہ دو فرائض تھے۔ نمبر ۱۔ اسٹیشن میں رہ کر یہ جاننا کہ یکایک مون اسٹیشن پر کیمیاوی اجزا اور الیکٹرونک آلات کی ضرورت کیوں بڑھ گئی ہے۔ اور دوسرے یہ کہ حکومت کے اس جاسوس کا کیا ہوا ۔۔۔ یا اس کو کیا ہوا۔ کیوں اس نے رپورٹیں بھیجنی بند کر دیں۔

چنانچہ مون اسٹیشن پہنچ کر پہلا کام طارق کا اس شخص کو تلاش کرنا تھا۔ اس جاسوس کا نام لوبودسکی تھا۔ لوبو بظاہر چا ندپر

کان کے انجنیر کی حیثیت سے آیا تھا ۔۔۔ کیونکہ مون اسٹیشن پر موجود افراد کا ایک کام یہ بھی تھا کہ وہ سرزمین چاند پر کانیں تلاش کرکے دھاتیں اور یورانیم نکالتے تھے۔ وہ خود بھی اپنے ملک میں بھی کانوں کا ہی تجربہ کار انجنیر تھا۔

لیکن طارق کو یہ توقع ہرگز نہیں تھی کہ مون اسٹیشن پر اس کو کوئی حسین عورت بھی نظر آئے گی۔ وہ چند لمحے سہارا دینے والی لڑکی کو دیکھتا رہا۔

پھر بولا۔۔

"تھینک یو۔ میرا نام طارق ہے۔"

لڑکی کے لباس پر سامنے ہی اس کا نام لکھا تھا "ایشا"۔ مون اسٹیشن پر ہر شخص کا نام اس کے لباس پر لکھا رہتا تھا۔

"میرا نام آپ پڑھ سکتے ہیں۔" ایشا نے مسکرا کر کہا۔ "تم یہاں ہمارے ساتھ رہنے آئے ہو۔۔۔؟"

"ہاں"

"خوش آمدید۔ آؤ میں تمھیں رہائشی کوارٹر میں لے چلوں۔"

"تھینک یو۔"

طارق نے پھر قدم بڑھایا۔ اور پھر لڑکھڑایا۔ لڑکی نے مسکرا کر کہا۔ "ذرا آہستہ۔ یہ چاند ہے۔ یہاں زمین کی کشش بہت کم ہے۔ چلنے کے لئے جو طاقت ہمیں زمین پر استعمال کرنی پڑتی ہے یہاں

اس کی چھٹا حصہ طاقت سے کام چل سکتا ہے۔ ابھی کچھ دن یہاں مشکل رہے گی۔ لیکن جلد ہی تم عادی ہو جاؤ گے۔ قدم ذرا آہستہ اٹھاؤ۔ جیسے تمہیں صرف چھ انچ آگے بڑھنا ہے۔ کوئی چیز لینے کے لئے ہاتھ بڑھاؤ تو صرف اتنی طاقت استعمال کرو جیسے تم بہت زیادہ تھکے ہوئے ہو۔"

"تھینکس" طارق نے کہا اور ایشیا کے ساتھ چل دیا۔ لیکن واقعی اس کے لئے چلنا مشکل ہو رہا تھا۔ ایسا محسوس ہوتا تھا جیسے وہ بچہ ہے اور چلنا سیکھ رہا ہے۔ اس کے علاوہ اسے اپنے معدہ میں عجیب سا احساس ہو رہا تھا۔ جیسے معدہ کا سب کچھ الٹ کر باہر آنے والا ہو' طارق نے چلتے ہوئے کہا۔

"اور اگر میں یہاں اپنی پوری طاقت استعمال کروں تو کیا ہو گا؟"

"تو تم بہت جلد تھک جاؤ گے۔ ممکن ہے کچھ تمہارے عضلات ناکارہ ہو جائیں۔ اور یہ بھی ممکن ہے کہ تم اپنی کچھ ہڈیاں توڑ لو۔ چاند پر تمہاری یہ وحشیانہ طاقت خطرناک ہے۔"

طارق نے مسکرا کر کہا۔

"گویا تم اس نئی دنیا میں میری پہلی اُستاد ہو۔"

"یہاں جو نئے آتے ہیں سب کے ساتھ یہی ہوتا ہے۔"

"ایشا نے جواب دیا

گول طرم نما لفٹ کے ذریعہ وہ بلبلے سے نیچے پہنچ گئے۔ یہ زمین دوز

آبادی بڑے عجیب طریقہ پر بسائی گئی تھی۔ راستے سرنگوں کی طرح تھے۔ رہائش کا طریقہ بہت چھوٹے چھوٹے تھے۔ روشنی کا حیرت انگیز حد تک معقول انتظام تھا۔ پانی آکسیجن اور ہائیڈروجن گیسوں سے ملاکر لیبارٹری میں بنایا جاتا تھا۔ ہوا بھی اسی طرح لیبارٹری میں صاف ہوتی تھی۔ سب سے زیادہ کمی وہاں پانی کی تھی۔

لفٹ سے نکل کر وہ آگے بڑھے تو چھ سات مردوں کا ایک غول ہاتھوں میں بھاری بھاری اوزار لیے آتا نظر آیا۔ ایشا نے کہا
"اِن لوگوں سے ملو۔ یہ سب کام سے واپس آرہے ہیں۔ یہ زمین دوز شہر وسیع کیا جارہا ہے۔ جب میں پہلی بار یہاں آئی تھی تو یہ شہر بہت چھوٹا تھا۔ اب یہ اس وقت سے چار گنا ہو چکا ہے، اور کام جاری ہے۔"

"تم کب آئی تھیں؟" طارق نے پوچھا۔

"پانچ سال پہلے۔"

وہ لوگ نزدیک آگئے تھے۔ ایشا نے کہا۔

"کامریڈز — یہ نئے ساتھی طارق ہیں ہمارے ساتھ رہنے آئے ہیں۔" پھر اس نے طارق سے کہا۔ "ان سب لوگوں کے نام ان کے لباسوں پر لکھے ہیں۔ تم خود پڑھ سکتے ہو۔"

اِن لوگوں میں سے ایک نوجوان نے کہا۔

"خوش آمدید کامریڈ طارق۔"

"تھینک یو کامریڈز" ـــ طارق نے جواب دیا۔
ایک دوسرے شخص نے سوال کیا۔
کامریڈ آپ کس شعبہ سے تعلق رکھتے ہیں۔؟"
"میں الیکٹریکل انجینئر ہوں۔"

"صرف" ؟ ایک اور شخص نے کہا۔ طارق کو اس جواب پر حیرت ہوئی۔ سب لوگ متجسس نظروں سے اس کو گھور رہے تھے۔ طارق کو ایسا محسوس ہوا جیسے اُن کی نگاہیں اس کے دماغ کی گہرائیوں میں کچھ تلاش کر رہی ہوں۔

"صرف" طارق نے شانوں کو جنبش دیکر کہا۔ میں یہاں اسٹیشن پر "لیسر بیم" کے آلات فٹ کرنے آیا ہوں۔"

"لیسر بیم ـــ" ایک اور شخص نے کہا "یعنی موت کی کرن۔ وہ شعاع جو بڑے سے بڑے راکٹ کو تباہ کر سکتی ہے۔"

"ہاں"

"کیا ہم پر کوئی حملہ ہونے والا ہے ـــ" کسی نے سوال کیا۔
"فی الحال ایسی کوئی بات نہیں ـــ لیکن مون اسٹیشن کی حفاظت ضروری ہے۔"

"تم جانتے ہو دوسری طرف امریکن اسٹیشن ہے ـــ ہم دونوں اگر زمین پر ایک دوسرے کے رقیب ہیں۔ تو یہاں کیوں نہیں ہو سکتے۔"

"یہاں ہم لوگ دو ستوں کے بطور رہتے ہیں ۔ ہمیں ان کی جانب سے کوئی خطرہ نہیں ہے ۔ نہ ہی دونوں اسٹیشنوں پر مہلک ہتھیار ہیں ۔"

"بہر حال ۔" طارق نے شانوں کو جنبش دے کر کہا " میرا کام صرف آرڈر کی تعمیل کرنا ہے ۔ کیوں اور کیا کا جواب نیچے بیٹھے ہوئے سیاست داں دے سکتے ہیں ۔"

"یہ لیسر بیم واقعی عجیب ہتھیار ہے ۔ مسٹر طارق یہ کس طرح کام کرتی ہے ۔"

یہ طارق نے مسکرا کر کہا ۔

" یہ نیچے لیبارٹری میں سائنسدان جانتے ہیں ۔ میں صرف الیکٹریکل انجینئر ہوں اور میرا کام ہے کہ صحیح صحیح جگہ انتخاب کر کے اس آلے کو فٹ کرا دوں ۔"

کوئی شخص جو سب سے پیچھے کھڑا تھا ۔ اس نے کہا

" مجھے یہ سب کچھ پسند نہیں ۔ میری سمجھ میں نہیں آیا کہ حکومت ہماری جانب سے مشتبہ کیوں ہے ۔ اس انکوائری کمیشن کی کیا ضرورت تھی ۔ اس لیسر بیم کی اسٹیشن پر کیا ضرورت تھی ۔"

ایشما نے آگے بڑھتے ہوئے کہا ۔

" کامریڈز ۔ مسٹر طارق ابھی ابھی اسٹیشن پر آئے ہیں اور

اور تم سب پریس ریپورٹروں کی طرح ان کو جھپٹ گئے ہو —
باتیں بعد میں ہوتی رہیں گی میرا خیال ہے مسٹر طارق پہلے اپنے
نئے گھر کو دیکھنا پسند کریں گے ۔"

"عورت" ایک مرد نے لمبا سا سانس لیکر کہا "ہائے
عورت ۔ کوئی جگہ ایسی نہیں جہاں عورت نے مداخلت نہ کی ہو ۔"
"شکر ہے کہ تمہاری زندگی عورت کے لمس سے محفوظ ہے"
ایشا نے مسکرا کر جواب دیا ۔ اس پر سب نے ایک قہقہہ لگایا ۔
ایشا نے طارق کا بازو تھام کر کہا ۔
"آؤ طارق ۔"

باب

ایک لمبی سی سرنگ سے گزر کر وہ ایک کوریڈور میں داخل ہوئے جس کے دونوں جانب دروازے بنے ہوئے تھے۔ اور ہر دروازے پر ایک پہرہ دار کھڑا تھا۔ ایشا نے کہا

"یہ لیبارٹریز ہیں۔"

"ان میں ہر شخص کے جانے کی اجازت نہیں۔" طارق نے کہا

"بغیر اجازت نہیں۔"

اس کے بعد دوسرا سیکشن کانوں سے نکلی ہوئی دھاتیں صاف کرنے کا تھا۔ ایک اور حصہ صرف الیکٹرونک آلات کا تھا۔

سب سے آخر میں وہ رہائشی کوارٹرز میں پہنچے۔ یہ سب خوبصورت اور چھوٹے چھوٹے کمرے تھے جن میں ہر ضرورت کا لحاظ رکھا گیا تھا۔

ایشا نے کہا "ابھی ان راستوں پر آنے جانے اور یہاں کی چیزوں کو سمجھنے کے لئے تمہیں ایک گائیڈ کی ضرورت ہے اور یہ خدمت میں انجام دے سکتی ہوں۔ بشرطیکہ تم خود کو شریف ثابت کردو۔"

"کیا میری صورت پر شریف آدمی نہیں لکھا ہوا ہے" طارق نے مسکرا کر کہا۔

"جن مردوں کی صورتوں پر شریف لکھا ہوتا ہے وہ زیادہ خطرناک ہوتے ہیں۔ تم شادی شدہ ہو"؟

"نہیں۔"

"کیوں"

"مجھے آج تک کسی لڑکی نے شوہر بنانے کے قابل نہیں سمجھا۔ یہ میری شرافت کا دوسرا ثبوت ہے۔ میں نے سنا تھا چاند پر خوبصورت پریاں ہوتی ہیں۔ یہاں آنے کا میرا ایک مقصد یہ بھی ہے کہ اپنے لئے کوئی پری تلاش کروں"

"کیا تمھیں یقین ہے کہ چاند پر پریاں رہتی ہیں"

"جو نمونہ میرے سامنے ہے اس سے مجھے یقین ہو گیا ہے"

ایشا کے گال سرخ ہو گئے۔ اس نے کہا۔

"تم شریف نہیں ہو۔۔۔ بہرحال تعریف کے لئے شکریہ"

اور یہ کہکر اچانک اس نے آگے بڑھ کر طارق کے ہونٹوں پر اپنے ہونٹ رکھ دیئے۔ چند لمحوں کے لئے طارق ہونٹوں کی گرمی اور ملائمت میں کھو گیا۔ پھر یکایک ایشا نے الگ ہوتے ہوئے کہا۔

"آؤ ابھی کچھ اور حصّہ دیکھنے سے باقی رہ گیا ہے"

طارق اس کے ساتھ چل دیا۔ آگے تفریح گاہ تھی۔ ایک ہال جس

کو وہ لوگ کالب کے بطور استعمال کرتے تھے۔ وہیں تمبا شک دم تھا جس میں وہ کثرت کرتے تھے۔

دس پندرہ منٹ کے بعد طارق کو اس طرح کی تھکن محسوس ہونے لگی جیسے وہ سینکڑوں میل کا سفر کرکے آیا ہو۔ اُ کو وہاں چلنے کے لئے سخت جدوجہد کرنی پڑ رہی تھی۔ اور طبیعت مسلسل متلا رہی تھی ۔ ایسا محسوس ہو رہا تھا جیسے معدہ میں کوئی چیز پھول رہی ہے ۔ ایشا نے اس کی کیفیت محسوس کرکے کہا

"تم کچھ بیمار محسوس ہوتے ہو طارق"

"نہیں۔ میں ٹھیک ہوں۔"

"تم احمق ہو ۔ تمہارے سارے چہرے پر پسینہ ہے۔ سوری احمق میں ہوں کہ پہلے دن ہی میں نے تم پر اتنی مشقت ڈالدی۔ تمھیں آرام کی ضرورت تھی۔"

"نہیں ۔ نہیں ۔ میں ٹھیک ہوں ۔" صرف ہلکا ہلکا سر میں درد ہے ۔"

"میں سمجھ سکتی ہوں ۔ تمھیں تکان کا احساس ہوگا۔ تمہارا معدہ اُلٹ رہا ہوگا۔ یہ یہاں نئے آنے والے کو برداشت کرنا پڑتا ہے۔ چند روز میں ہی تم یہاں کے عادی ہو جاؤ گے ۔"

"کیا انکوائری کمیشن کے لوگوں کا بھی یہی حال ہوگا ۔"

"نہیں پروفیسر جارجی میری طرح بے وقوف نہیں ہیں۔ اُنہوں

نے مہمانوں کو آرام سے کانفرنس روم میں بٹھا دیا ہوگا ــــ"
"تم میرا فکر نہ کرو۔"
ــ نہیں ــ تمہیں اس وقت کچھ خوراک اور آرام کی ضرورت ہے۔ باقی چیزیں کل دیکھ لینا ــ آؤ ڈائننگ ہال چل کر پہلے کچھ کھاتے ہیں۔ پھر میں تمھیں تمہارے رہائشی کمرے میں چھوڑ آؤں گی۔"
"تم میرے لئے ضرورت سے زیادہ پریشان ہو رہی ہو ایشا"
"اس لئے کہ تم اجنبی ہو ــــ اور بظاہر شریف نظر آتے ہو۔"
"تھینک یو ــــ"
وہ ڈائننگ ہال میں داخل ہوئے۔ ہال میں اس وقت چھ سات مرد اور دو عورتیں بیٹھی ہوئی تھیں۔ وہ بھی ایک ٹیبل پر جا کر بیٹھ گئے۔ عورتوں میں سے ایک نے ایشا کو مخاطب کر کے کہا۔
"یہ نئے کامریڈ ہیں ایشا ــ"
"ہاں" ایشا نے کہا ــ "یہ مسٹر طارق ہیں ــ"
طارق نے سر کے خم سے سب کو سلام کیا۔ ایشا نے کھانے کا آرڈر دیا۔ یہاں کھانا بہت عجیب تھا ــ مختصر لیکن بہت لذیذ ــ کھانا ڈبوں میں ہمیشہ یہاں نیچے سے آتا تھا۔ لیکن اس کو یہاں بھی دوبارہ پکایا جاتا تھا۔ ایشا نے بتایا کہ کھانے کی صرف ٹکیاں آتی تھیں جن میں وٹامن اور کلوریز کا لحاظ رکھا جاتا تھا تاکہ ہماری طاقت بحال رہے ــ لیکن اس

کھانے سے معدہ مطمئن نہیں ہوتا تھا۔ اب ہم مقررہ تعداد میں
وٹامن اور کلو ریز یکر یہ چیزیں بناتے ہیں۔ ان سے معدہ کو کچھ سکون
ہو جاتا ہے۔"

"کھانا واقعی لذیذ ہے۔" طارق نے کہا "مجھے اُمید
نہیں تھی کہ یہاں ایسا عمدہ کھانا مل سکتا ہے۔"

"تم کیا سمجھتے تھے ہم یہاں صرف گولیاں اور ٹکیاں کھا کر
زندہ رہتے ہیں۔"

"سچ پوچھو تو یہی تصور تھا۔"

کھانے کے بعد ایشا نے کہا
"کافی پیو گے یا چائے۔"

"چائے ٹھیک رہے گی" طارق نے کہا۔

"میں کافی پیوں گی۔"

قریب بیٹھے ہوئے ایک شخص نے کہا۔

"مستقبل قریب میں جنگیں صرف کافی اور چائے پر لڑی
جایا کریں گی۔"

"وہ مستقبل قریب کب ہوگا" اس کی ساتھی لڑکی نے کہا
"جب ہماری دنیا سے مذاہب اور "ازم" ختم ہو جائیں گے۔ جب ساری
دنیا کی ایک حکومت ہوگی۔ اور سب انسان صرف انسان ہونگے،
اس وقت ان انسانوں میں دو گروہ ہوں گے ایک کافی پینے والا۔

دوسرا چائے پینے والا۔ پھر لوگ کافی کی تبلیغ کریں گے۔ اور چائے کا پرچار کریں گے۔ پھر کافی کے بیجوں اور چائے کی پتیوں کے درمیان مقابلہ ہوگا۔ آدھی دنیا چائے کی رسیا ہوگی اور آدھی دنیا کافی والی ہوگی ـــ

ایک قوم چائے کہلائے گی۔ دوسری قوم کافی ـــ اور پھر ان دونوں قوموں میں جنگیں ہوں گی۔"

لڑکی نے قہقہہ لگا کر کہا۔

"تمہارا مطلب ہے انسان کی فطرت میں جنگ کرنا شامل ہے۔ کچھ نہیں تو وہ پھر چائے اور کافی کے لئے ہی جنگ کریگا۔"

"میری تھیوری یہی ہے جس پر میں پی۔ ایچ۔ ڈی کرنے والا ہوں۔"

اس پر ایک قہقہہ پڑا۔

طارق کا معدہ اب زیادہ بغاوت کر رہا تھا۔ چائے کے چند گھونٹ پینے کے بعد ہی یکایک اُسے ایسا محسوس ہوا جیسے اس کے سارے جسم میں سوئیاں سی چبھنے لگی ہیں اور معدہ اُلٹ گیا ـــ

اُسے اُلٹی ہوگئی ـــ چہرہ پسینہ سے شرابور ہوگیا۔ کنپٹیاں پھڑکنے لگیں۔ اور کانوں میں اسقدر زبردست زناٹا ہوا کہ وہ گھبرا گیا۔

ایشل نے جلدی سے گھبرا کر اُٹھتے ہوئے کہا۔

"اوہ جیریا ذرا دوڑ کر تاشا کو بلانا - ان کی حالت خراب ہے۔"

موسٹی ___ بیٹو ___ تم ذرا سہارا دو۔ ہم اُن کو رہائشی کوارٹر تک لے چلتے ہیں۔"

فوراً مرد اُٹھ کھڑے ہوئے۔ طارق کو کچھ ہوش نہیں رہا تھا۔ ان لوگوں نے بڑھ کر طارق کو سنبھال لیا۔

باب

دوسری بار طارق کو ہوش آیا، تو اس نے دیکھا کہ ایک چہرہ اس پر جھکا ہوا تھا --- ایک نسوانی چہرہ --- لیکن یہ چہرہ ایشیا کو نہیں تھا --- اس کا سر ابھی تک چکرا رہا تھا۔ دل ہتھوڑے کی طرح دھماکے لگا رہا تھا۔ معدہ میں اگرچہ پہلے سے تکلیف کم تھی --- لیکن ابھی تک انقلاب تھا۔ اور سر میں درد بھی تھا۔ اس نے بمشکل آنکھ کھولتے ہوئے کہا

"میں کہاں ہوں ---"

"اپنے کوارٹر میں --- اب کیسے ہو ---"؟

"پہلے سے بہتر ہوں --- آپ کون ہیں"

"نتاشا ہوں --- ڈاکٹر ---"

"مجھے کیا ہو گیا تھا ڈاکٹر ---"؟

ڈاکٹر نتاشا نے مسکرا کر کہا۔

"کبھی بچپن میں تم جھولے پر بیٹھے ہو ___ یا کسی میلے میں وہ نیچے اوپر جانے والے چکر پر بیٹھے ہو؟"

"ہاں"

"اگر تم کئی گھنٹے مسلسل ان چیزوں پر بیٹھے رہو تو یہی ہوتا ہے جو تمھیں اب ہوا تھا ___ یہ سرزمین چاند کی کم کشش ثقل کا اثر ہے ___ دراصل دنیا پر جو زمین کی کشش ہے، ہمارے تمام حواس اس کشش کے عادی ہو جاتے ہیں۔ ہمارے ذہن میں وہی پیمانے ہوتے ہیں چاند پر یہ سب کچھ مختلف ہے یہاں تم اپنا قدم یہ سمجھ کر اٹھاتے ہو کہ تین چار فٹ کا فاصلہ ہے۔ لیکن یہاں طاقت کے اعتبار سے وہ فاصلہ صرف چھ انچ کے برابر ہوتا ہے ___"

"کیا یہاں سب کو شروع میں ایسا ہی محسوس ہوتا ہے ___"

"سب کو، کسی کو کم کسی کو زیادہ ___ جیسے جھولے پر یا چکر پر بہت سے بچے فوراً چکرا جاتے ہیں اور بہت سے گھنٹوں بیٹھے رہتے ہیں ___ اس کے علاوہ تم ابھی دو ڈھائی لاکھ میل کا سفر کر کے آئے ہو ___ راکٹ چلنے سے پہلے ضرور تمہیں نیند نما بے ہوشی کا انجکشن دیا گیا ہوگا ___"

"ہاں ___"

"اس کا اثر بھی ابھی تمہارے اعصاب پر ہوگا۔ ابھی لئے تم پر

زیادہ اثر ہوا ہے۔
لیکن گھبرانے کی ضرورت نہیں۔ چند روز میں سب ٹھیک ہو جائیگا۔
کیا تم سائنسداں ہو۔"
"نہیں ــــ میں صرف الیکٹریکل انجینیر ہوں ــ کیا میں زیادہ
عرصہ بے ہوش رہا ہوں۔"
"کچھ گھنٹے ــــ میں نے تمہیں اعصاب کو سکون پہنچانے
والا انجکشن دے دیا تھا۔ اور جب تم سو رہے تھے تو تمہارے دل کی رفتار
کم کرنے کا ایک انجکشن دیا تھا ــــ
بائی دی وے کیا یہاں الیکٹریکل انجینیر کی کمی تھی ــ"
طارق نے محسوس کیا کہ ڈاکٹر نتاشا کی آنکھوں میں تجسس تھا۔
وہاں پر ہر شخص کی نظروں میں تجسس تھا۔ وہ یہ محسوس کر رہا تھا کہ اسکی
آمد ناگواری کے ساتھ قبول کی جا رہی ہے ــــ ہر شخص انکو ایری کمیشن
کو اچھی نظروں سے دیکھ رہا تھا۔ نہ اس کو ــــ کیوں ــ"
حلائی ترقیات کے وزیر مسٹر گورمیکوف نے اس سے چلتے
وقت دبے لہجے میں کہا۔
"مسٹر طارق میں آپکی صلاحیتوں پر بھروسہ کر رہا ہوں اور جو کچھ
میں اب کہہ رہا ہوں یہ میری ذاتی رائے ہے ــــ میرا خیال ہے
ہمارے مون اسٹیشن اسٹاف میں کوئی غدار ہے ــــ غدار"
اور اب طارق محسوس کر رہا تھا کہ یہاں سب آدمیوں کا رد یہ

ایک جیسا تھا یہاں کسی ایک غدار کو تلاش کرنا ناممکن تھا۔ ہر شخص اس کے سینے کا راز جاننے کے لئے بے تاب تھا۔

پھر اسے ایک اور الجھن ہوئی ۔۔ اس نے سوچا۔ کیا اپنی بے ہوشی کے عالم میں وہ بڑبڑایا تھا۔ کیا اس کی بے ہوشی کے دوران کوئی اس کے ساتھ رہا تھا۔

اور اس کے ساتھ ہی ایک نیا اور عجیب سا خیال اس کے ذہن میں آیا۔

"کیا واقعی اس کی یہ حالت قدرتی طور پر تھی ۔۔ یا کی گئی تھی۔ کھانے کے بعد اچانک اس کی حالت بگڑی تھی۔ کیا کھانے میں کوئی چیز ملائی گئی تھی ۔۔ اگر وہ لوگ اس کی موجودگی اسٹیشن پر پسند نہیں کرتے تھے تو آسان صورت یہی تھی۔ کہ اس کو فوراً ہی ختم کر دیا جائے ۔۔۔

لیکن یہ سب واہمے تھے ۔۔۔ اس کو یقین تھا کہ پورا اسٹاف غدار نہیں ہو سکتا۔ غدار یا غیر ملکی جاسوس صرف ایک ہوگا ۔۔ ان پانچ سو افراد میں سے کوئی ایک

یہ تمام خیالات اس کے ذہن میں نصف منٹ سے بھی کم عرصہ میں گزر گئے۔ پھر اس نے ڈاکٹر نتاشا کی متجسس نظروں سے نظریں بچاتے ہوئے کہا۔

"مجھے معلوم نہیں۔ مجھے آرڈر ملا۔ اور میں چلا آیا ۔۔"

"مجھے حیرت ہے ـــ بہر حال تم فکر نہ کرو۔ تم بہت جلد ٹھیک ہو جاؤ گے۔ غلطی دراصل ایشا کی تھی۔ اس کو تمھیں پہلے دن ہی اس طرح نہیں گھمانا چاہیئے تھا۔"

"غلطی ایشا کی نہیں میری تھی۔ میں خود پہلے ہی دن سب کچھ جان لینا چاہتا تھا۔"

ڈاکٹر نے مسکرا کر کہا۔

"ایشا اچھی لڑکی ہے۔ معلوم ہوتا ہے تمھیں پسند ہے۔"

"ناپسندیدگی کی کوئی وجہ نہیں ـــ"

"وہ بیچاری غمزدہ ہے"ـــ

"غمزدہ ـــ" طارق نے ابرو کو جنبش دی۔

"ہاں ـــ وہ کسی سے محبت کرتی تھی۔ ابھی ایک سال پیشتر وہ مر گیا۔ جب سے وہ تنہا ہرنی کی طرح ہے۔ اسٹیشن کے بہت سے نوجوانوں نے اس خلا کو پُر کرنا چاہا ـــ لیکن ایشا کو کوئی پسند نہیں آیا ـــ اب میں دیکھ رہی ہوں کہ وہ تم میں دلچسپی لے رہی ہے۔ اور اس کی وجہ بھی میں سمجھ سکتی ہوں۔"

"وجہ کیا ہے"؟

"تم اس کے مرحوم شوہر سے بہت مشابہ ہو ـــ تمہاری جانب وہ جلدی مائل ہو سکتی ہے ـــ"

طارق نے مسکرانے کی کوشش کرتے ہوئے کہا۔

"ڈاکٹر نتاشا کیا آپ یہ مشورہ دے رہی ہیں کہ مجھے ایشا کا دل نہیں توڑنا چاہیئے۔"

"ہاں وہ اچھی لڑکی ہے ——— اور میرا نام صرف نتاشا ہے۔"

"لیکن آپ ڈاکٹر ہیں۔"

"یہاں ہم کسی کے نام کے ساتھ ٹائٹیں نہیں لگاتے۔ سوائے ڈائرکٹر پروفیسر جارجی اور کمانڈر رزوبی کی۔ یہ ایک چھوٹی سی آبادی ہے۔ بلکہ یہ کہیئے کہ ایک بڑا خاندان ہے جس کے سب افراد آپس میں خلوص محبت سے رہتے ہیں۔ کوئی افسر ہو یا ماتحت ہم سب کو ایک دوسرے پر برابر کا حق ہے۔ اور سب ایک دوسرے سے دوستانہ طور پر بے تکلف ہیں۔ لہٰذا تم مجھے نتاشا کہہ سکتے ہو۔"

"تھینک یو نتاشا۔"

"اچھا اب میں بھی چلتی ہوں۔ یہاں میں ایک نیند لانے والی گولی رکھ جاتی ہوں۔ ضرورت پڑے تو کھالینا۔"

"میرا خیال ہے مجھے ضرورت نہیں پڑے گی۔"

"یہاں چاند پر ایک مشکل یہ بھی ہے کہ نیند نہیں آتی۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ جسم کو تھکان بہت کم ہوتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ یہاں ہر شخص سونے سے پہلے جمنا سٹک روم میں جاکر کسرت کرتا ہے۔ تاکہ جسم تھک جائے۔ اور نیند آسکے۔"

"کیا تم اس پورے عرصہ میرے ساتھ رہی ہو نتاشا" طارق نے سوال کیا۔

"نہیں میرے پاس اتنا وقت نہیں ہے۔ میں ابھی تمہیں دیکھنے آئی تھی۔ کیونکہ میرا اندازہ تھا کہ اس وقت تک تم جاگ چکے ہو گے۔"

اچانک طارق کے ذہن میں ایک نیا خیال آیا۔ اس نے پوچھا۔

"نتاشا یہاں اگر کوئی مر جاتا ہے تو تم کیا کرتی ہو۔"؟

"کیوں تم نے یہ سوال کیوں پوچھا۔"

طارق نے مسکرا کر کہا۔

"صرف اپنا تجسس دور کرنے کے لئے۔ میں نے سوچا اگر میں مر گیا تو اپنا انجام معلوم کر لوں۔"

"تم احمق ہو۔ ٹھیک ہو جاؤ گے۔ تم بظاہر بزدل تو نظر نہیں آتے پھر ایسا سوال کیوں۔؟"

"ہر شخص کو موت کے بعد اپنے جسم کا انجام جاننے کی خواہش ہوتی ہے۔"

"آل رائٹ۔ اگر یہی بات ہے تو ہم اس لاش کو یا تو واپس زمین پر بھیج دیتے ہیں۔ اگر کسی وجہ سے یہ مشکل ہوتا ہے تو اس کو یہیں اٹامک بھٹی میں جلا دیتے ہیں۔"

"تھینک یو ۔۔۔ بائی دی وے اگر میں مر جاؤں تو میری لاش چاند کی کسی بہت اونچی پہاڑی چٹان پر رکھوا دینا۔"

"کیوں ؟"

"مجھے خلا اور ستاروں سے ہمیشہ محبت رہی ہے۔"

نتاشا نے مسکرا کر کہا۔

"اتفاق سے میں ماہر نفسیات بھی ہوں طارق اور میرا تمہارے بارے میں یہ نظریہ ہے کہ تم کافی پُراسرار ہو۔ بہرحال شب بخیر۔"

یہ کہہ کر نتاشا چلی گئی۔

اس تھوڑے سے وقفہ میں ہی وہ جس نتیجہ پر پہنچا تھا وہ یہ تھا کہ مون اسٹیشن پر لوگوں میں درجات و مراتب کا فرق نہیں تھا۔ وہ سب ایک اقلیتی فرقہ کی طرح اتحاد و اتفاق سے رہتے تھے۔ سب آپس میں بے تکلف دوست تھے۔ خواہ وہ بڑا سائنسداں ہو یا معمولی ملازم۔ اور یہ اتفاق محض بناوٹی نہیں تھا۔ بلکہ وہ ایک دوسرے سے حقیقی ہمدردی رکھتے تھے۔ ایشا کے بارے میں نتاشا کی رائے بھی

بات کی ثبوت تھی۔

دوسرے خاص بات یہ تھی کہ یہ لوگ کسی اجنبی کی آمد پسند نہیں کرتے تھے۔ وہ اپنے اندرونی معاملات میں مداخلت پسند نہیں کرتے تھے۔ اگر وہ اپنی حکومت کی طرف سے مجبور نہ ہوتے تو انکوائری کمیشن کو اور اسکو شکریہ کے ساتھ واپس کر دیتے۔

سوال صرف یہ تھا کہ مون اسٹیشن میں گڑبڑ کیا ہے۔ اس گزشتہ سات سال کے عرصہ میں اسٹیشن پر جو کام ہوتے تھے وہ سب توقع کے مطابق درست ہو رہے تھے۔ نہ ہی کسی قسم کی بغاوت کے آثار تھے۔ نہ ہی اسٹیشن کو اب تک کوئی نقصان پہنچا تھا۔

پھر اگر کوئی غدار یا جاسوس اسٹیشن میں تھا تو اس کا مقصد کیا تھا۔ اور کیمیاوی اجزاء کی زاید سپلائی کس غرض سے تھی۔ یا دوسرے زائد الیکٹرونک آلات کہاں صرف کئے جا رہے تھے۔ اس کا ذمہ دار کون تھا ——— اگر یہ زیادتی زمین پر محسوس کی جا سکتی تھی جو یہاں بھی ذمہ دار اراکین کو محسوس ہونی چاہیئے تھی۔ پھر کسی نے محسوس کیوں نہیں کی ——— ؟

طارق نے سوچا ——— "اس معاملہ کی تہہ تک پہنچنا اتنا آسان نہیں ہے۔ جتنا بظاہر نظر آ رہا تھا۔ شاید لوبودسکی سے ملنے کے بعد وہ کسی نتیجہ پر پہنچ سکے۔

یہی سوچتے سوچتے پھر اس کی آنکھیں بند ہونے لگیں ———

لیکن اسے نیند نہ آئی۔ دو تین گھنٹے اسنے جس طرح گذارے
یہ اس کی زندگی کا عجیب تجربہ تھا۔ اُسے اب محسوس ہو رہا تھا جیسے
جان کسی کے عالم میں ہے۔ اس کا دل اتنی دھمک کے ساتھ کبھی نہیں
دھڑکا تھا۔ اس کے سارے جسم میں اسقدر آگ کبھی نہیں بھری تھی۔
اس کا حلق خشک تھا۔ لیکن کمرے میں پانی نہیں تھا۔ اور
اُسے معلوم نہیں تھا کہ پانی کہاں مل سکتا ہے۔
ایک بار پھر طارق کے ذہن میں شدید احساس ہوا کہ کہیں اس
کو زہر تو نہیں دیا گیا ـــــ
اگر ان لوگوں کو شبہ ہو گیا تھا کہ وہ جاسوس بن کر آیا ہے تو
اس سے پیچھا چھڑانے کا آسان طریقہ یہی تھا۔ انکوائری کمیشن کے
ساتھ ہی اس کو واپس کر دیا جائے۔ لیکن مُردہ ـــــ
لیکن سوال یہ تھا کہ اس کو زہر کون دیسکتا تھا۔ اسوقت
تک وہ ایشا اور نتاشا سے بے تکلف ہوا تھا۔ اور دونوں کو ہی
موقعہ تھا کہ اُسے زہر دے سکیں۔ ایشا کھانے یا پانی میں اسکو کچھ دے
سکتی تھی۔ اور نتاشا انجکشن کے ذریعے کیا انہیں دونوں میں سے
کوئی غدار یا جاسوس تھی ـــ
کیا وہ دونوں کسی سازش کی حصہ دار تھیں۔ کیا اسی لئے نتاشا
نے اس کے دل میں ایشا کی ہمدردی پیدا کرنی چاہی ہے تاکہ ایشا اس پر
اپنی محبت کا جال پھیلا کر اس کے سینہ کا راز نکلوا سکے۔
یہاں سب کچھ ممکن تھا ـــ لیکن اس وقت وہ موت کے

نزدیک تھا۔
یقین تھا کہ اگر یہی کیفیت رہی تو وہ چند گھنٹوں سے زیادہ زندہ نہیں رہ سکتا۔ پیاس کے مارے اس کو اپنے حلق میں آبلے سے محسوس ہونے لگے تھے۔

نہ جانے کتنی دیر گذر گئی ــــ وہ آنکھیں بند کئے پڑا تھا۔ کہ کوئی آہٹ سن کر اس کی آنکھ کھل گئی ــــ

"طارق"۔
یہ ایشا کی آواز تھی ــ وہ اس کے ماتھے پر ہاتھ رکھ کر دیکھ رہی تھی۔

"اوہ طارق تمہیں بخار ہے"
"پانی" ــــ طارق نے کمزور لہجہ میں کہا۔
وہ دوڑتی ہوئی گئی۔ اور ایک منٹ بعد ہی پانی لے آئی۔ طارق نے بے صبروں کی طرح پانی پیا۔ سرد پانی پینے سے اس کے مردہ جسم میں زندگی سی دوڑتی چلی گئی۔ اور تکلیف بھی کم محسوس ہونے لگی۔

"کیا بہت تکلیف ہے"۔ ایشا نے سوال کیا۔
"بہت ــــ شاید مجھے جاندراس نہیں آیا"
"یہ بات نہیں ــ تم ٹھیک ہو جاؤ گے۔ یہاں آنے والے ہر شخص پر اثر ضرور ہوتا ہے۔ لیکن کسی پر کم ہوتا ہے اور کسی پر بہت

زیادہ ـــ"

"تم اس وقت یہاں کیسے آئیں"؟

"میں صرف تمہیں دیکھنے آئی تھی ـــ"

"شکریہ ـــ"

وہ طارق کے پہلو میں بیٹھ گئی۔ اور اس کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیکر سہلاتے ہوئے بولی۔

"گھبرانے کی ضرورت نہیں۔ تم بہت جلد اچھے ہو جاؤگے۔ تمہارے جسم میں درد ہے تو میں دبا دوں"

"نہیں جسم میں درد نہیں ـــ میرا معدہ اور خون کچھ بغاوت پر آمادہ ہیں"

"سب ٹھیک ہو جائے گا۔ غلطی دراصل میری تھی۔ اتنی جلد مجھے تمہیں اتنی مشقت نہیں کرانی چاہیئے تھی۔

"تم خود کو الزام نہ دو ـــ میں خود ذرا جلد باز تھا۔ اور سب کچھ دیکھ لینا چاہتا تھا"

"چند لمحوں کی خاموشی کے بعد طارق نے پوچھا۔

"تم یہاں پانچ سال سے ہو ایشا"

"ہاں"

"تمہارا دنیا بدجانے کو جی نہیں چاہتا"

ایشا نے پژمردہ مسکراہٹ کے ساتھ کہا۔

وہاں میرا کوئی بھی نہیں۔ اس لئے اب میرے لئے چاند اور زمین میں کوئی فرق نہیں۔ یہاں میں آرام سے ہوں۔ یہاں ہم سب لوگ ایک خاندان کی طرح رہتے ہیں۔ لیکن اب مجھے کچھ خطرے کی بو محسوس ہو رہی ہے۔"

"کیوں؟"

"میری سمجھ میں نہیں آیا کہ حکومت یہاں سات سال بعد یہ "بابر" کیوں لگانا چاہتی ہے۔ اچانک کیا تبدیلی واقع ہوئی ہے۔"

طارق کے شعور میں ایک آواز ابھری "ہوشیار وہ تمہارا دماغ پڑھنا چاہتی ہے۔" طارق نے بلند آواز سے کہا۔

"مجھے معلوم نہیں۔ میرا کام صرف لیسر بیم کے آلات فٹ کر دینا ہے۔"

"اگر صرف لیسر بیم کے ہی آلات فٹ کرنے تھے تو یہاں بھی بہت سے الیکٹریکل انجینئر موجود ہیں۔"

"اس سوال کا جواب میں نہیں دے سکتا انشا۔ چونکہ مجھے بھی نہیں معلوم۔ مجھے آرڈر ملا۔ میں چلا آیا۔"

انیتا نے مسکرا کر کہا۔

"میں، تم پر کوئی الزام نہیں لگا رہی ہوں۔ میں صرف اپنی حیرت کا اظہار کر رہی ہوں۔" پھر اس نے موضوع تبدیل کرتے ہوئے کہا "کیا بہت تکلیف ہے۔"

"بہت زیادہ"

"تو پھر ایک گولی خواب آور دوا کی کھالو۔"

"میں ان چیزوں کا عادی نہیں ہوں۔"

"ایک کیپ سول کھانے سے نیند آجائیگا۔ دیہ کھالو۔"

اس نے میز سے کیپ سول اٹھا کر دیا اور پانی دے دیا۔ طارق نے چپکے سے کیپسول لیکر منہ میں رکھا۔ اور کیپسول کو داڑھ کے ایک طرف پھنسا کر پانی اس طرح پی لیا جیسے اس نے دوا نگل لی ہو۔ سیدھے لیٹتے ہوئے بولا۔

"اب شاید مجھے نیند آجائے گی۔"

"یقیناً۔ کیا میں تمہاری دیکھ بھال کے لئے تمہارے پاس ٹھہروں؟"

"شکریہ ایشا اس کی ضرورت نہیں۔ میں سو جاؤں گا۔"

ایشا چند منٹ خاموشی سے کھڑی ہوئی اسکو دیکھتی رہی پھر چلی گئی۔

باب

ایشا کے جاتے ہی طارق نے کیپ سول منہ سے نکال کر پھینک دیا اس نے سوچا اگر یہ لوگ اس کی آمد سے خوش نہیں ہیں یا اس کے اصل مشن کے بارے میں مشتبہ ہیں تو ان پر بھروسہ کرنا غلط

ہو گا۔ اگر وہ کسی قسم کے زہر کا شکار بنایا گیا ہے تو کسی قسم کی دوا
کھانا بھی خطرے سے خالی نہیں ہوگا۔

اس کے لئے ایشا کی ہستی پُراسرار بنتی جا رہی تھی۔ ایشا اس میں
ضرورت سے زیادہ دلچسپی لے رہی تھی۔ وہ ایک اجنبی پر ضرورت
سے زیادہ مہربان تھی۔ اور اس کی صرف دو ہی وجہیں ہو سکتی
تھیں۔ یا تو ایشا اس کے دل کا راز معلوم کرنا چاہتی تھی یا واقعی
زندگی کی تنہائی سے اُکتا کر کسی ساتھی کی تلاش میں تھی۔ اور
بقول ڈاکٹر نتاشا اگر وہ ایشا کے مرحوم شوہر سے مشابہت
رکھتا تھا۔ تو ایشا کا اس کی جانب مائل ہونا حیران کن نہیں تھا۔ تکلیف
اسی طرح بلکہ زیادہ تھی۔ پھر بھی وہ ہمت کئے پڑا ——
تکلیف برداشت کرتا رہا۔ کبھی کبھی غنودگی سی طاری ہو جاتی
لیکن پھر تکلیف سے اُس کی آنکھ کھل جاتی۔
آخر رات کے گھنٹے ختم ہوتے ہوتے اسکو نیند آ گئی۔

× × ×

× × ×

چاند پر راکٹ کی آمد کے ٹھیک اڑتالیس گھنٹے بعد طارق اپنے کمرے سے نکلا۔ اب اسکو کوئی تکلیف نہیں تھی۔ اس کا معدہ چاند کی کشش کے مطابق ہو گیا تھا۔ اور اسکو اب چلنے پھرنے کی مشق ہو گئی تھی۔ وہ ڈیوٹی روم میں گیا۔ کاؤنٹر پر ایک خوبصورت لڑکی بیٹھی ہوئی تھی۔ طارق نے کہا۔

"ہیلو۔ میں طارق ہوں۔ حال ہی میں مون اسٹیشن پر کام کرنے آیا ہوں۔ میں بیمار تھا۔ ڈاکٹر نتاشا نے میرا صحت کا سرٹیفکٹ دے دیا۔ اور اب میں کام شروع کر دینا چاہتا ہوں۔"

"خوشی ہوئی مسٹر طارق کہ آپ صحت یاب ہو گئے۔ آپ کس شعبہ سے متعلق ہیں؟"

"ابھی تک میں کسی شعبہ سے متعلق نہیں ہوں۔ پروفیسر جارجی ہی مجھے کسی شعبہ سے منسلک کریں گے۔ میں ڈائریکٹر صاحب سے کہاں مل سکتا ہوں؟"

لڑکی کوئی جواب دینا ہی چاہتی تھی۔ کہ ایک دروازہ سے ڈائرکٹر پروفیسر جارجی باہر نکلے۔ ان کے پیچھے پیچھے ہی انکوائری

کمیشن کے افراد تھے۔ پروفیسر جارجی نے طارق کو فوراً پہچان لیا۔ اور مسکرا کر مصافحہ کے لئے ہاتھ بڑھا کر کہا۔

"ہیلو طارق خوشی ہوئی کہ تم صحت یاب ہو گئے۔ کیا تم اپنا کام شروع کرنے کو تیار ہو۔"

"یس سر۔" طارق نے کہا۔

"کیا تم نے سارے اسٹیشن کا جائزہ لے لیا۔"

"ابھی نہیں سر۔"

"اوہ سوری میں بھول گیا تھا۔ کہ تم بیمار ہو گئے تھے۔ بہرحال ہم لوگ بایو فزیکل لیبارٹری دیکھنے جا رہے ہیں۔ تم چاہو تو ہمارے ساتھ چل سکتے ہو۔"

"تھینک یو سر۔"

طارق ان کے ساتھ ہو لیا۔

تین چار لمبی لمبی سرنگ نما راستوں۔ سے گزر کر وہ ایک دروازہ پر جا کر رک گئے۔ جس پر ایک مسلح سپاہی پہرہ پر کھڑا تھا۔ پروفیسر نے ایک بٹن کو دباتے ہوئے کہا۔

"یہاں ہر اہم لیبارٹری پر پہرہ ہوتا ہے ہر شخص کو اندر جانے کی اجازت نہیں ہوتی۔

انکوائری کمیشن کے ممبر، ڈاکٹر موزار نے کہا۔

"اس لیبارٹری کا انچارج کون ہے۔"

"ڈاکٹر لوٹو کاٹ ــــ بابو وحشت" اسی وقت دروازہ کھلا
ایک ادھیڑ عمر کے آدمی نے باہر جھانک کر دیکھا جس کے سر کے بال قطعاً سفید
ہوگئے تھے۔ ان لوگوں کو دیکھ کر وہ جلدی سے باہر آگیا۔ اور بولا۔
"مسٹر ڈاکٹر آپ آیئے تشریف لایئے۔ میں حیران تھا اس وقت کون مل رہا ہے"
پروفیسر جاپجی نے ڈاکٹر اد لوٹو سے ان کا تعارف کرایا اور وہ لوگ
اندر داخل ہوئے لیبارٹری میں دنیا کے بہترین آلات نصب تھے پوری
لیبارٹری دکھلانے کے بعد ڈاکٹر اد لوٹو نے کہا۔ اب صرف ایک چیز باقی
رہ گئی ہے" ــــ "وہ کیا ہے۔؟" ڈاکٹر موزار نے پوچھا
وہ آگے بڑھ کر اور ایک مقفل دروازہ کھولتے ہوئے بولا۔ "اندر
تشریف لے چلیے" ــــ وہ سب اندر داخل ہوئے۔ اور اس
کمرے میں جو چیز رکھی تھی اُسے دیکھ کر طارق حیرت سے ساکت رہ گیا۔
یہ بہت بڑا کمرہ تھا۔ جس کے وسط میں فولادی مضبوط فریم پر تقریباً بارہ گز
لمبا۔ بارہ گز چوڑا۔ اور بارہ گز اونچا ایک کمرہ نما ڈبہ رکھا تھا۔ جس کی سب
دیواریں شیشے کی طرح شفاف تھیں۔ اور ان دیواروں کے اندر افروٹ
کی نصف گرہ کی شکل کی کوئی شے بھری ہوئی تھی۔ پلاسٹک بکس میں سے
بیشمار تار اور نلیاں نکل کر نیچے لکڑی کے فرش میں غائب ہوگئی تھیں۔
انکوائری کمیشن کے مسٹر سیمی نوف خلائی نے حیرت سے کہا۔
"بائی گاڈ۔ یہ کیا چیز ہے؟" ــ ڈاکٹر اد لوٹو نے کہا۔ "یہ تھری ایکس ہے"
ڈاکٹر اد لوٹو نے کہا۔ "تھری ایکس کیا ہوتا ہے۔؟" طارق نے سوال کیا۔ ڈاکٹر
اد لوٹو نے مسکرا کر کہا۔ "یہ دماغ ہے۔ انسانی دماغ"
"انسانی دماغ" ڈاکٹر موزار نے کہا۔ "لیکن انسانی دماغ تو چند انس

کا ہوتا ہے اور یہ ایک من کے قریب ہوگا۔ بلکہ زیادہ ہی ہوگا۔"
"یہ انسانی دماغ کے اصولوں پر ہی بنایا گیا ہے۔" ڈاکٹر ادھو نے جواب دیا۔
صرف یہ فرق ہے کہ مصنوعی طور پر ہم نے اسکو اتنا بڑا کر دیا ہے۔

باب

طارق نے چند لمحوں کی خاموشی کے بعد سوال پوچھا۔
"کیا آپ نے یہ کوئی انسانی دماغ لیکر اسکو پرورش کیا ہے۔"
"نہیں مسٹر طارق۔" ڈاکٹر ادھو نے کہا۔ "یہ قطعاً طور پر ہمارا بنایا ہوا ہے۔ اس میں فطرت کو کوئی دخل نہیں۔ ہم نے زندگی کے بنیادی اجزاء (نیو کلر ایسڈ) ڈی۔این۔اے اور آر۔این۔اے لیکر یہ دماغ تخلیق کیا ہے۔ اب یہ انسانی دماغ کی طرح زندہ ہے۔ یہ انسانی دماغ سے ایک ہزار گنا بڑا ہے۔ اس میں بالکل اسی طرح خلیوں کی ترتیب ہے جس طرح ہمارے دماغوں میں ہے۔ اور اسی طرح الیکٹرک کرنٹ ہمارے دماغوں کی طرح ہی یہ دماغ بھی "اینالوگ" پر لائنوں کے ڈیزائن بنا لیتا ہے۔"
یکایک ڈاکٹر ادھو نے گھوم کر اپنے اسسٹنٹ سے کہا
"جیف ذرا معزز مہمانوں کو تھری ایکس کے گراف دکھاؤ۔"

اسسٹنٹ چیف نے ایک دروازہ کھول کر کاغذ کے کچھ رول نکالے اور
اُن کو دکھائے۔ وہ گراف پیپر تھا جس پر لکیروں کی لہریں سی بنی ہوئی
تھیں۔ کہیں کم کہیں زیادہ کہیں اونچی کہیں نیچی۔

"یہ لہریں الیکٹرک کرنٹ کا نقشہ ہیں۔" ڈاکٹر اوڈو نے کہا
طارق نے گراف دیکھ کر ہنستے ہوئے کہا۔

"معاف کرنا ڈاکٹر اوڈو۔ زندگی کے لئے خون کی ضرورت ہوتی ہے۔
کیا آپ اس عظیم دماغ کو انسانی خون پلاتے ہیں۔"

"نہیں مصنوعی خون۔ ہم لیبارٹری میں مصنوعی خون تیار کرتے ہیں۔
اور مصنوعی دوران خون جاری رکھنے والی مشین کے ذریعہ ہم اس کی رگوں میں
خون پہنچاتے ہیں۔" ڈاکٹر موزار نے اپنی گردن گھماتے ہوئے کہا۔

"لیکن ڈاکٹر اوڈو میں اب تک یہ نہیں سمجھ سکا کہ اس دماغ کا مقصد کیا ہے؟"

"ابھی فی الحال ہم نہیں سمجھ سکے۔" ڈاکٹر اوڈو نے کہا۔ "یہ صرف ایک تجربہ ہے۔"

"اتنا مہنگا تجربہ کرنے کی اجازت کس نے دی جبکہ آپ جانتے ہیں کہ یہاں سپلائی
کتنی مہنگی پڑتی ہے، اس کے علاوہ اسٹیشن کے لوگ جو کام میں ان کو پورا کرنے کیلئے
بھی مصارف ہوتے ہیں۔ ایسے تجربات تو اس جگہ کئے جاتے ہیں جہاں روپیہ
کی کمی نہ ہو۔ وقت ہو۔ ذہن فرصت میں ہوں۔ ہر قسم کی سپلائی کی سہولت ہو"

پروفیسر جابی نے جواب دینے کی بجائے بے بسی سے ڈاکٹر اوڈو کی جانب۔ ڈاکٹر
اوڈو نے کھنکار کر کہا۔

"ڈاکٹر موزار۔ آپ سائنسداں ہیں۔ آپ جانتے ہیں کہ جب سے انسان
نے شعور سے کام لینا سیکھا ہے تجربات کئے جاتے رہے ہیں۔ یہ انہیں تجربات
کا کرشمہ ہے کہ آج ہم چاند پر ہیں۔ ان میں سے کون جانتے تجربات

بیکار اور خطرناک ثابت ہوتے۔ لیکن انسان نے اپنی جدوجہد جاری رکھی۔"
اگر ہر شخص تجربہ کو روپیہ اور وقت ضائع کرنا سمجھ لیتا تو دنیا میں
آج بھی لوگ تیر کمان سے جنگلی جانور شکار کرتے نظر آتے۔
پروفیسر جارجی نے اس تجربہ کی اجازت میرے اصرار پر دی تھی کیونکہ اتنا
عظیم دماغ آپ زمین پر تخلیق نہیں کر سکتے۔ زمین کی کشش بہت زیادہ ہے وہ
تحلیل شدہ مانیجوں کو پھیلنے سے روک دیتی ہے۔ چاند پر کشش کم ہے۔
اس لئے یہ دماغ یہیں پھول سکا ہے۔"
"پھر بھی ۔۔۔" ڈاکٹر موزار نے کہا۔ "میری رائے یہ ہے کہ
نیچے حکومت سے اجازت لئے بغیر ایک ایسا مہنگا تجربہ نہیں
کرنا چاہئے تھا۔ کیا میں پوچھ سکتا ہوں کہ آپ اس دماغ سے
کیا کام لینا چاہتے ہیں؟"
"جی ہاں میں اسے کمپیوٹر کے بطور استعمال کرنا چاہتا ہوں۔
وہاں زمین پر آپ نے الیکٹرونک دماغ بنائے ہوئے ہیں مشینی
دماغ جو تین تین چار چار منزلہ عمارتوں میں پھیلے ہوئے ہیں۔"
"لیکن وہ ضروری تھا۔" ڈاکٹر موزار نے کہا۔ "وہ مشینی دماغ
حساب کا ایک وہ سوال جسے انسانی دماغ کم از کم دس سال
میں حل کر سکے۔ ایک منٹ میں حل کر دیتے ہیں۔"
"یہ کیمیاوی دماغ بھی اگر میری خواہش کے مطابق کام کرنے
لگا تو اسی طرح سارے مسئلے حل کر سکے گا۔ اگر میں اس بار

اگر مجسم فٹ دماغ سے وہی کام لے سکا تو سوچیے ہمارا کتنا روپیہ
وقت اور رقم بچ سکے گی۔ اس کی طاقت اور صلاحیت ایک ہزار
انسانی دماغوں کی ہے۔ اس میں کچھ خصوصیات ہیں۔ کچھ عجیب
عجیب قوتیں ہیں۔ جن سے ہم نے ابھی تک کام لینا نہیں سیکھا۔
ابھی تک ہم اس دماغ کو نہیں سمجھ سکے جس دن سمجھ لیں گے۔
سائنس کی دنیا میں ایک عظیم انقلاب ہوگا۔ اور انسانیت
کے لیے ترقی و آسائش کے نئے دروازے کھل جائیں گے۔"

"مسٹر ڈوخوف" پرنسپل [illegible] نے کہا۔

"میرا خیال ہے۔ اس موضوع پر بحث ہم کانفرنس روم میں
کر لیتے ہیں۔ کامریڈ جارجی کیا ابھی اور بھی کچھ دیکھنے کے لیے باقی رہ
گیا ہے۔"

"بس اب اتنا کہ یہ لیبارٹری دیکھنے سے باقی رہ گئی ہے۔"
ڈاکٹر موزار نے کہا۔

"اس لیبارٹری کو دیکھنے کی ضرورت نہیں صرف اس کے
فائل دیکھ کر میں اندازہ لگا لوں گا۔ ہم لوگ واپس چل سکتے ہیں"

وہ سب واپس روانہ ہوگئے۔

باہر آکر پروفیسر جارجی نے طارق سے کہا۔

"طارق تم اپنا کام کب سے شروع کرنا چاہتے ہو؟"

"اسی وقت سے۔"

"میرا مشورہ یہ ہے کہ تم پہلے اسٹیشن کے اندرونی ماحول سے واقفیت حاصل کرلو۔ اس کے بعد چند روز باہر کے حالات کا معائنہ کرلو۔ جہاں تک میں تمہارے کام کو سمجھ سکتا ہوں تمہارا اسٹیشن کے اندر اور باہر کے حالات سے واقف ہونا ضروری ہے۔"

"درست ہے۔"

"بس جاؤ۔" ایشا تمھیں گھما دے گی۔" کیا تمھیں ایشا کی ہمراہی پسند ہے۔؟ وہ بہت اچھی لڑکی ہے۔"

"جی ہاں۔" طارق نے جواب دیا۔ دل ہی دل میں وہ حیران تھا کہ ہر شخص ایشا کی سفارش کیوں کر رہا تھا۔؟

"او کے بوائے۔ اب تم جا سکتے ہو۔"

طارق نے سر کو خم کیا۔ اور دوسری طرف چل دیا۔ قریب ہی دیوار میں ایک ٹیلیفون کی قسم کا آلہ لگا ہوا تھا۔ اُس نے بٹن دبا کر کہا۔

"میں طارق بول رہا ہوں۔ میں ایشا سے ملنا چاہتا ہوں۔ اس وقت میں بایوفزیکل ریسرچ لیبارٹری کے سامنے ہوں۔"

فوراً ہی ایشا کی آواز سنائی دی۔

"او۔کے طارق وہیں ٹھہرو۔ میں آ رہی ہوں۔"

وہ انتظار کرنے لگا۔ چند منٹ بعد ہی دو تین لڑکیاں ادھر سے گزریں۔ انہوں نے رُک کر کہا۔

"ہیلو طارق تم نئے انجنیئر ہو نہ ؟"

"ہاں" طارق نے سر ہلایا۔

"ایشا کا انتظار ہے ؟"

طارق نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"کیوں پریشان ہوتے ہو۔ ہم میں سے کسی کو پسند کر لو۔"

یہ کہکر تینوں نے ایک قہقہہ لگایا۔

طارق کچھ جھینپ سا گیا۔ اس نے کہا۔

"آپ تینوں پسند ہیں۔"

ایک لڑکی نے کہا

"معلوم ہوتا ہے کہ تم سرمایہ دارانہ ذہنیت کے مالک ہو طارق ۔ ساری دنیا کا حصہ اپنے قبضہ میں کر لینا چاہتے ہو ؟ حسن کے معاملہ میں میں سرمایہ دار ہوں ۔"

"اور کتنی لڑکیاں تمہاری جیب میں ہیں ۔"

"یہاں پر نہیں لیکن نیچے زمین پر بہت ہیں ۔"

"مبارک ہو ۔"

یہ کہہ کر وہ تینوں آگے بڑھ گئیں ۔ پھر کچھ دور جا کر ایک نے پلٹ کر کہا ۔

"ایشا بچاری سے یہ بات نہ بتانا ۔ وہ پہلے ہی غمزدہ ہے ۔"

پھر ایشا ۔ طارق نے سوچا کہ یہ ایشا اسکے لئے معمہ بنتی جا رہی تھی ۔

باب

اڑتالیس گھنٹے اور گذر گئے ۔ اس دوران میں طارق اسٹیشن کے اندرونی ماحول سے پوری طرح واقف ہوگیا تھا۔ بہت سے لوگوں کو بھی جان گیا تھا۔ لیکن لوبودسکی ابھی تک اسکو نظر نہیں آیا تھا۔ نہ ہی اس کا نام اس نے کسی کی زبان سے سنا تھا اُسے "لوبو" کی تلاش تھی۔ اور وہ غائب تھا۔

اگرچہ مخصوص لہروں پر لوبودسکی کو اس کی آمد کی اطلاع دیدی گئی تھی ۔ لیکن لوبو نے بھی ابھی تک اس سے ملنے کی کوشش نہیں کی تھی۔ رات کے کھانے کے وقت ڈائنگ ہال میں سبھی آتے تھے۔ ایک ڈیڑھ گھنٹے ڈائننگ ہال میں بیٹھا رہا، در سر آنے والے کا نام پڑھتا رہا۔ لیکن لوبو نہ آیا ۔۔

اس عرصہ میں اسٹیشن کے بارے میں طارق کو ایک بات سب سے عجیب لگی تھی ۔ اور وہ یہ تھی ۔ کہ اسٹیشن میں ضرورت

سے زیادہ بے تکلفی تھی ۔۔۔ کوئی شخص نہ کسی افسر کے رتبہ کا پاس کرتا تھا ۔۔۔ نہ کوئی آفیسر معمولی سے معمولی سے کام کرنے والے کو اپنے سے کم سمجھتا تھا۔

یہ بات بہت اچھی تھی۔ لیکن نارمل نہیں تھی۔ کسی بھی آرگنائزیشن میں جب تک حفظ مراتب نہ رکھا جائے کام سلیقہ سے نہیں ہو سکتا ۔۔۔ لیکن یہاں نہ ڈیوٹی پر کسی کا پاس لحاظ تھا ۔۔۔ نہ سوشل زندگی میں۔ سب ہر وقت اس طرح رہتے تھے۔ جیسے کلب میں بے تکلف ہوں۔

پانچسو آدمیوں میں اس طرح بے تکلفانہ رشتہ پیدا ہو جانا معمول کے مطابق قطعی نہیں تھا۔ اس کی ضرور کوئی خاص وجہ تھی۔

× ×

طارق اور ایشا کافی پی رہے تھے۔ دونوں خاموش تھے ایشا نے کافی کا گھونٹ پیتے ہوئے کہا۔

"خاموش کیوں ہو؟ ۔۔۔"

"کچھ سوچ رہا ہوں۔"

"کیا سوچ رہے ہو؟ ۔۔۔"

"ایک بات بتاؤ ایشا۔ تم یہاں پانچ سال سے ہو۔"

"ہاں۔"

"کیا پانچ سال پہلے بھی یہاں کا یہی ماحول تھا۔؟"

"کیسا ماحول؟ ۔"

"میرا مطلب ہے سب دوستوں اور بھائیوں کی طرح تھے۔
آپس میں کوئی فرق نہیں تھا۔ اس وقت ایسا محسوس ہوتا ہے
کہ نہ کوئی آفیسر ہے اور نہ کوئی ماتحت ۔"

"ایشا نے کہا
"پانچ سال پہلے یہ بات نہیں تھی پہلے یہاں بھی قوانین کی
پابندی سختی سے ہوتی تھی ۔"

"پھر یہ کب ہُوا ۔؟"

"مجھے معلوم نہیں۔ آہستہ آہستہ خود بخود یہ ہوتا چلا گیا۔
تم خود سوچو زمین سے اتنی دُور پانچ سو آدمی اگر ہنسی خوشی مِل
جُل کر نہ رہیں گے۔ تو کیا ہو گا؟ ۔"

اس کے باوجود ایشا یہ غیر معمولی بات ہے یہ معمول کے مطابق
نہیں ہے ۔"

"کیوں" ۔

"اس لئے کہ پانچسو آدمیوں کی فطرت یکساں نہیں ہو سکتی
پانچ سو افراد میں سے کچھ لوگ ضرور بدمزاج بدمذاق اور
شرارت پسند ہونے چاہئیں ۔
لیکن یہاں کوئی ہنگامہ نہیں۔ کوئی الجھن نہیں۔ یہ اصول

فطرت کے خلاف ہے۔ جہاں اتنے افراد جمع ہوں گے وہاں کوئی نہ کوئی ہنگامہ ضرور ہونا چاہیئے۔"

"میں یہاں کچھ نہیں۔ یقین کرو۔ عرصہ سے یہاں کوئی کسی سے نہیں لڑا۔ کسی افسر نے کسی ماتحت کو نہیں ڈانٹا۔ کسی ماتحت نے کسی افسر کے خلاف کبھی شکایت نہیں کی ۔"

"یہی تو حیرت کی بات ہے ۔"

"تمھیں حیرت کرنے کی کیا ضرورت ہے۔ زندگی سے لطف لو۔ کیا یہ مساوات کی زندگی اچھی نہیں ۔"

"بہت اچھی ہے ۔ لیکن یہ نارمل نہیں۔ خیر چھوڑو اس موضوع کو۔

میں نے سنا ہے تمہارا شوہر کسی حادثہ کا شکار ہو گیا تھا مجھے افسوس ہے ۔"

ایشا کا چہرہ اُتر گیا۔ اس نے کہا

"اب افسوس کرنے سے کیا ہوتا ہے ۔"

"وہ یہاں کیا تھا"

"کاؤنٹنگ انجنیئر"

"حادثہ کیا اسٹیشن کے اندر پیش آیا تھا"

"نہیں ۔ اسٹیشن کے اندر حادثات پیش نہیں آتے۔ صرف باہر پیش آتے ہیں ۔"

طارق نے چونک کر کہا۔
"کیوں۔ اسٹیشن کے اندر حادثات کیوں پیش نہیں آتے؟
کیا یہاں لوگ سیڑھیوں سے نہیں لڑھک سکتے۔ دیواروں سے
نہیں ٹکرا سکتے۔ کسی لڑکی پر آپس میں نہیں لڑ سکتے؟"
ایشا نے ہنس کر کہا۔
"یہاں لڑکیوں پر کوئی نہیں لڑتا۔ حادثے باہر صرف اس
لئے پیش آتے ہیں کہ باہر شہاب ثاقب گرتے رہتے ہیں۔
زمین پر یا ؤڈر بنا خاک کئی کئی فٹ چڑھی ہوئی ہے۔
پہاڑوں کی چٹانیں گرتی رہتی ہیں۔"
"پھر تو باہر جانا خطرے سے خالی نہیں ہوتا۔"
"خطرہ بہت زیادہ نہیں۔ مثلاً باہر جانے والے ہر شخص
کے خلائی سوٹ میں ایک الیکٹرونک آلہ لگا ہوا ہوتا ہے جس سے
خارج ہوتی ہوئی لہریں شہاب ثاقب کا راستہ بدل دیتی ہیں۔
یا اس شخص کو خطرے سے مطلع کر دیتی ہیں۔ تنہا کبھی کوئی نہیں جاتا
ہمیشہ کئی کئی افراد جاتے ہیں۔
"برفانی پہاڑوں پر چڑھنے والے ماہرین کی طرح رسوں
کے ذریعہ ایک دوسرے سے منسلک رہتے ہیں۔" ایک لمحہ کے
وقفہ کے بعد ایشا نے کہا۔ "ایک بات پوچھوں طارق"
"ضرور پوچھو۔"

"تم ضرورت سے زیادہ متجسس ہو۔ کیوں ؟"

"یہ میری فطرت ہے۔" طارق نے ہنس کر کہا۔

"کیا تم شادی شدہ ہو ؟" اس نے طارق کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر پوچھا۔

"میں بتا چکا ہوں ۔ نہیں۔"

"وہاں کسی لڑکی سے محبت کرتے ہو۔"

طارق نے آگے جھکتے ہوئے پوچھا۔

"اگر میں کہوں ہاں ۔ تو ۔"

"تو کچھ نہیں۔ تم یہاں کتنے عرصے رہو گے ؟"

"مجھے خود معلوم نہیں۔"

"کم از کم پانچ سال کا تو معاہدہ ہو گا ہی۔"

"میں بغیر کسی معاہدہ کے آیا ہوں۔"

"یہ عجیب بات ہے۔ یہاں ہر شخص کم از کم پانچ سال کا معاہدہ کر کے بھیجا جاتا ہے۔"

"میرے ساتھ کوئی معاہدہ نہیں ہوا۔"

ایشلے نے اپنا کپ خالی کرتے ہوئے کہا۔

"تم نے ابیری دیکھ لیا ؟"

"ابھی نہیں۔"

تو آؤ میں تمہیں دکھاؤں۔ تم نے اتنی حسین جگہ کبھی

نہیں دیکھی ہو گی۔ حتیٰ کہ زمین پر بھی نہیں"

طارق ہُدہُد کی تلاش میں تھا۔ وہ یہیں رُک کر آنے جانے والے لوگوں کا نام پڑھنا چاہتا تھا۔ اس لیے اس نے کہا۔
"اب نہیں۔ اس وقت میں تھکا ہوا ہوں۔ پھر کسی وقت"۔
"ایشا کا چہرہ اُداس ہو گیا۔ اس نے کہا۔
"اوکے ۔۔۔ پھر میں کچھ دیر آرام کرنے جاتی ہوں۔
یہ کہکر وہ چلی گئی۔

باب

طارق کو احساس تھا کہ ایشا اُداس ہو گئی ہے۔ لیکن یہاں وہ محض سوشل سروس کے لئے نہیں آیا تھا۔ اس کی آمد کا مقصد تھا۔ اور وہ مقصد حاصل کرنے کے لئے اس کا سخت مزاج ہونا ضروری تھا۔

تھوڑی دیر بعد ہی کرنل زوبی اندر داخل ہوا۔ طارق کو دیکھ کر اس نے کہا۔

"ہیلو طارق ۔۔۔ میں تم سے ملنا چاہتا تھا۔ لیکن جب سے کیپٹن آیا ہے مصروفیت اس قدر ہو گئی ہے کہ ایک لمحہ کی فرصت نہ مل سکی ۔"

"میں بھی آپ سے ملنا چاہتا تھا کرنل ۔" طارق نے کہا۔ کرنل نے اس کے مقابل بیٹھتے ہوئے کہا۔

"کیا تم نے اسٹیشن کے اندرونی مقامات سے واقفیت حاصل کر لی ۔؟"

"کچھ حد تک۔"

"لیسر بیم کے آلات فٹ کرنے کے لئے تمہیں کیسی جگہ درکار ہوگی۔؟"

"جو اسٹیشن کی حفاظت کے لئے اہم مقامات ہوں۔"

"لیسر بیم کتنے فاصلے تک مار کرتی ہے۔"

"ایک طرح سے لیسر بیم لامحدود ہے۔ جس طرح سرچ لائٹ لامحدود ہوتی ہے۔ لیسر بیم بھی ایک نظر نہ آنے والی شعاع ہے اور وہ خاص طور سے میزائل تباہ کرنے کے لئے بنائی گئی ہے۔ یہ سمجھ لیجئے کہ وہ بیس میل تک ہر قسم کے راکٹ کو تباہ کر سکتی ہے۔ یہ آلات اسٹیشن کے باہر ایسے مقامات پر لگنے چاہئیں۔ جہاں درمیان میں کوئی چیز نہ آئے۔ یہاں پہاڑوں کی چوٹیاں آٹھ آٹھ دس دس میل اونچی ہیں۔ اس لئے ان کا خیال رکھنا ضروری ہے۔"

"اس کے لئے تمہیں بیرونی طور پر جا کر دیکھنا ہوگا۔"

"جی ہاں۔"

"بس تو پہلے دو تین دن تم اسٹیشن سے باہر کا نقشہ دیکھ لو۔ میں صرف ایک بات جاننا چاہتا ہوں۔ اور وہ یہ کہ تمہارے فرائض ملٹری کے تحت آتے ہیں۔ یا سول ایڈمنسٹریشن کے تحت۔"

"اس سے کیا فرق پڑتا ہے۔"

"بہت کچھ - اگر تمہاری خدمات ملٹری سے متعلق ہیں تو تم میرے ماتحت ہو گے ورنہ پروفیسر جارجی کے۔ اگر اسٹیشن کو کسی قسم کا خطرہ محسوس ہو تو اسوقت پورا اسٹیشن میرے چارج میں آجاتا ہے کیونکہ میں اس کی حفاظت کا ذمہ دار ہوں"

"میں سمجھ گیا ــــ لیکن میرا کام ملٹری سے متعلق نہیں ہے۔ میں سول انجینئر ہوں۔ وہ آلات فٹ کرنے کے بعد میں آپکے تحت اُن کو دیدوں گا۔"

"پھر ٹھیک ہے۔ کیا تم "ایری" پر گئے ہو۔"

"ابھی تک نہیں ــــ"

"وہ کافی بلندی پر ہے۔ میرے ساتھ چل کر دیکھ لو۔ وہاں سے تمہیں بیرونی کیفیت کا اندازہ ہو جائے گا۔"

"چلئے ــــ"

طارق اٹھ کھڑا ہوا۔

× × ×

ایری تک پہنچنے کے لئے انہیں تین تین فٹ چوڑی تقریباً دو سو سیڑھیاں چڑھنی پڑیں۔ لیکن طارق نے محسوس کیا کہ اسے اتنی ہی تھکن ہوئی جتنی دنیا پر دو منزلہ عمارت تک پہنچنے میں ہوتی ہے۔ ایری میں پہنچکر طارق سکتے کے عالم میں رہ گیا۔ واقعی اتنا خوبصورت منظر اس نے اپنی زندگی میں نہیں دیکھا تھا۔ ان دنوں چاند پر چودہ دن کی

رات تھی ۔۔۔ اس لئے کرۂ زمین سے ٹکرا کر سورج کی تیز شعاعیں
چاندنی کی صورت میں سطح چاند پر بکھری ہوئی تھیں۔ لیکن یہ روشنی
بہت تیز تھی۔ جیسے کسی کمرے میں طاقتور قوت کے کئی بلب روشن
ہوں۔ اس روشنی میں پہاڑوں کی نوکدار چوٹیاں پراسرار محسوس ہو رہی
تھیں، اور شہاب ثاقب سے بنے ہوئے گول گول غار تہہ خانوں کی
طرح نظر آرہے تھے۔

"واہ ۔۔۔" طارق نے بے ساختہ کہا۔ "یہ منظر میں زندگی بھر نہیں
بھول سکتا۔ دنیا میں رہنے والے اشخاص اس منظر کی رنگینی کا تصور
بھی نہیں کر سکتے ۔۔۔"

"یہ بہت رومانٹک جگہ ہے ۔۔۔ بائی دی وے تمہیں ایشا
پسند ہے ۔۔۔؟"

"وہ ایک اچھی لڑکی ہے۔"

"وہ بہت اچھی لڑکی ہے۔" اسٹیشن کا ہر فرد اس کی محبت
حاصل کرنے کے لئے بڑی قربانی دے سکتا ہے۔ لیکن وہ معصوم
ہے۔ میں نے سنا ہے۔ وہ تم پر مہربان ہے۔"

طارق نے مسکرا کر کہا۔

"آپ کو میرے بارے میں ساری رپورٹ مل چکی ہو گی؟"

"کیا مطلب؟"

"کرنل ذوبی آپ اس اسٹیشن کی حفاظت کے ذمہ دار ہیں۔

میں نیا آدمی ہوں۔ اور آپ کے لیے بالکل نیا ہوں ۔ اگر میری آمد کے بعد سے اب تک میری نقل و حرکت پر آپ کی نظر نہیں رہی تو میں سمجھوں گا۔ آپ حفاظت کی طرف سے غافل ہوں ۔ جس کا میں یقین نہیں کر سکتا۔ اس لیے یقین ہے کہ آپ کو میری تمام نقل و حرکت کا علم ہوگا۔"

کرنل چند لمحے اسکو گھورتا رہا ۔ پھر بولا۔

"تم چالاک شخص ہو طارق ۔"

"شکریہ ۔"

"بہر حال میں یہ کہہ رہا تھا۔ تم خوش نصیب ہو۔ کانیشا تم میں دلچسپی لے رہی ہے۔ اگر تمہیں یہاں پانچ سال رہنا ہے تو وہ بہترین دوست ثابت ہو سکتی ہے۔"

"یہ انیشا کی مہربانی ہے۔ کہ وہ میری جانب متوجہ ہے۔ دراصل میں اپنے آپ میں اس قسم کی کوئی صلاحیت نہیں پاتا۔"

کرنل نے دور خلا میں گھورتے ہوئے کہا۔

"کیا اسٹیشن خطرے میں ہے طارق ۔"

"مجھے معلوم نہیں۔ آپ نے یہ سوال کیوں کیا۔"

"میں سوچ رہا ہوں کہ سات سال کے بعد یکایک حکومت کو اسٹیشن پر اتنے خطرناک ہتھیار لگانے کی کیا ضرورت پیش آگئی۔"

"میرا خیال ہے حکومت اسٹیشن اٹامک ہتھیار جمع کرنا نہیں چاہتی

تھی ۔ بیس بیم اس وقت تک مکمل نہیں ہوئی تھی ۔ اس لئے وہ منتظر تھے ۔"

"شاید" کرنل نے شانوں کو جنبش دیکر کہا "کیا تم اسٹیشن سے باہر جانا چاہتے ہو ۔"؟

"ہاں مجھے چاروں طرف سے دیکھنا ہوگا ۔

اسی وقت ایک گھنٹی بجی اور ایک آواز نے کہا ۔

" اٹینشن ـــــ ہیلو کمانڈر زد بی ۔ کمیشن کے صدر جنرل زوکوف آپ سے ملنا چاہتے ہیں ۔ وہ کانفرنس روم میں آپ کے منتظر ہیں ۔"

کرنل نے پلاسٹک کی دیوار میں لگے ہوئے ایک بٹن کو دبا کر کہا ۔

" اوکے ۔ میں آرہا ہوں ۔"

پھر اس نے پلٹ کر طارق سے کہا ۔

"تم ڈیوٹی روم میں چلے جاؤ ۔ وہاں روزی ہوگی ۔ اس سے کہنا کہ وہ تمہیں ایک خلائی سوٹ دیدے ۔ اور دو تین آدمی تمہارے ساتھ بھیج دے ۔ جو باہر رہنے کا تجربہ رکھتے ہوں ۔"

"اوکے ۔ کرنل "۔

"باہر ذرا احتیاط سے رہنا ۔ یہاں کی بہ نسبت باہر زیادہ خطرات ہیں ۔"

"مجھے احساس ہے ۔ مشورے کے لئے شکریہ "

"لو آؤ ۔"

یہ کہکر کرنل نے ایک رسہ پکڑا اور نیچے پھسلتا چلا گیا۔ طارق بھی اسکے پیچھے پیچھے دوسرے رسے کو پکڑ کر نیچے آگیا۔

~~~
~~~

طارق یونہی بے مقصد اِدھر اُدھر سُرنگ نما راستوں میں گھوم رہا تھا۔ ہر چیز ایک بار دیکھ لینے کے بعد وہ ہر چیز کو سمجھ لینا چاہتا تھا۔

یکایک اس کے دل میں "ایری" پر چلنے کی خواہش پیدا ہوئی۔ وہ ایری جلنے والے راستے پر گھوم گیا۔ چند لمحے سیڑھیوں پر کھڑا ہوا سوچتا رہا۔ پھر آہستہ آہستہ اُوپر چڑھنے لگا۔

جیسے ہی اس نے آخری سیڑھی پر قدم رکھا یکایک، اس کے خوابیدہ احساس کو ایک جھٹکا سا لگا۔ اور اس کا شعور ایک دم بیدار ہوگیا۔ سامنے ہی پلاسٹک کی دیوار سے لگے ہوئے ایک مرد اور ایک عورت کھڑے تھے۔ مرد کی وردی سے پتہ چلتا تھا کہ وہ سیکورٹی ڈیپارٹمنٹ سے تعلق رکھتا ہے۔ لیکن دلچسپ بات یہ تھی کہ وہ مرد عورت کا گلا اپنے دونوں ہاتھوں سے دبا رہا تھا۔ اور یہ محض مذاق نہیں تھا۔ وہ اپنی پوری قوت صرف کرکے گلا دبا رہا تھا۔

"دلے ۔" طارق دور سے ہی چلایا اور اس نے چھلانگ لگائی ۔ آواز سنکر مرد نے عورت کا گلا چھوڑ دیا ۔ مڑ کر کچھ کہا ۔ پھر تیزی سے سیڑھیوں کی جانب بھاگا ۔ طارق نے جھپٹ کر اس کو پکڑنا چاہا ۔ لیکن اس شخص نے پوری قوت سے طارق کو دھکا دیا ۔ طارق فرش پر جا پڑا ۔ مرد نیچے اترنے والی رسی پکڑ کر پھسلتا چلا گیا ۔

طارق جلدی سے اٹھا ۔ ایک لمحے کے لئے اس نے سوچا کہ مرد کا تعاقب کرے ۔ لیکن پہلے لڑکی کو دیکھنا ضروری تھا ۔ اس لئے وہ اس کے قریب پہنچا ۔

لڑکی اپنے ہاتھ سے گلے کو آہستہ آہستہ مسل رہی تھی ۔ مرد کی انگلیوں کے نشانات لڑکی کی گردن پر صاف نظر آرہے تھے ۔

طارق نے گھبرا کر پوچھا ۔

"تم ٹھیک تو ہو ۔"

"میں بالکل ٹھیک ہوں ۔ لڑکی نے مسکرا کر کہا ۔

"شکر ہے کہ میں اتفاق سے آگیا ۔ کون تھا وہ ۔"

"وہ" لڑکی نے اسے عجیب سی نظروں سے گھورتے ہوئے کہا ۔

"ایک دوست تھا ۔"

"اچھا دوست تھا وہ تمہارا گلا گھونٹ رہا تھا ۔

"ہاں ۔" لڑکی نے سر ہلا دیا ۔ "پھر کیا ہوا ۔"

طارق کو اس جواب پر حیرت ہوئی ۔ اس نے کہا ۔

"کیا تمہیں معلوم نہیں کہ وہ تمہیں قتل کرنے کی کوشش کر رہا تھا"

"مجھے معلوم ہے لیکن میں زندہ ہوں۔ اس نے مجھے قتل نہیں کیا"

"اگر میں نہ آتا تو وہ تمہیں قتل کر دیتا"

"لیکن تم عین وقت پر آگئے۔ اور کچھ نہیں ہوا"

"تم عجیب لڑکی ہو" طارق نے قدرے خشک لہجے میں کہا۔

"تمہیں اپنا گلا فوراً کسی ڈاکٹر کو دکھانا چاہیئے۔"

"میرے گلے میں کوئی تکلیف نہیں۔ صرف یہ نشان رہ گیا۔ جو تھوڑی دیر میں خود بخود چلے جائیں گے۔"

"حیرت ہے تمہارے دل میں اس آدمی کے خلاف کوئی بات نہیں۔ جو تمہیں قتل کرنا چاہتا تھا"

"لیکن اس نے مجھے قتل نہیں کیا۔ اس لئے میرے دل میں اسکے خلاف نفرت کیوں ہو۔"

اگر وہ قتل کر دیتا۔ تو تم نفرت کرنے کے لئے بھی زندہ نہ رہتیں۔ یہ تو محض اتفاق ہے کہ میں یہاں آگیا۔ اچانک میرے دل میں ادھر چلنے کا خیال آیا۔

اگر میرے دل میں خیال پیدا نہ ہوتا۔ تو تم مردہ ہوتیں۔

لڑکی نے مسکرا کر کہا۔

"تم خواہ مخواہ پریشان ہو مسٹر طارق۔ تم یقیناً طارق ہو گے کیونکہ تمہارے لباس پر کوئی نام نہیں۔"

"ہاں" طارق نے سر ہلایا۔ لڑکی کے لباس پر اس کا نام شاطرہ لکھا تھا۔ "معلوم ہوتا ہے میں واقعی خواہ مخواہ پریشان ہو رہا ہوں۔ جب مرنے والی کو ہی کوئی پریشانی نہیں۔ تو مجھے کیوں ــــ"

"لیکن میں زندہ ہوں۔ تم یہ کیوں نہیں سمجھتے۔ کہ مجھے مرنا نہیں تھا۔ اگر مرنا ہوتا۔ تو تمہارے دل میں باری پر آنے کا خیال ہی نہ پیدا ہوتا ــــ"

"لیکن ایسا شخص دوبارہ تم پر حملہ کر سکتا ہے"

"اگر مجھے مرنا نہیں ہے تو پھر کوئی اور بچانے آ جائے گا۔ چھوڑو ان باتوں کو۔ منظر دیکھو کتنا حسین اور رومان پرور ہے۔ وہ سامنے ہماری زمین ہے۔ جہاں ہم سب پیدا ہوئے ہیں۔ بچپن میں اسی چاند کے بارے میں طرح طرح کی کہانیاں پڑھا کرتے تھے۔ آج یہ چاند ہمارا گھر ہے۔ کیسی عجیب بات ہے"

طارق اس لڑکی کو گھور رہا تھا۔ ایسی لڑکی اس کی زندگی میں آج تک نہیں آئی تھی۔ جو چند لمحے پہلے موت سے اتنی قریب تھی۔ اور اب وہ سب کچھ بھول کر منظر سے لطف اندوز ہو رہی تھی۔

طارق نے سوچا۔ یہ لڑکی یا تو پاگل ہے یا پھر ایذا پرست ہے۔ اس نے ایسے لوگوں کے بارے میں اکثر پڑھا تھا جو خود کو تکلیفیں اور ایذائیں دے کر لطف حاصل کرتے ہیں۔ یہ لڑکی بھی اسی قسم کی نفسیاتی مریض معلوم ہوتی تھی۔

طارق نے سر ہلا کر کہا۔
منظر واقعی حسین ہے ۔ یہ شخص تمہارا دوست تھا ؟"
"ہاں ـــ بلکہ مجھ سے محبت کرتا ہے۔"
"اسی لئے تمہیں قتل کر رہا تھا ۔"
شاطہ نے قہقہہ لگا کر کہا۔
"وہ ذرا سنجیدہ ٹائپ کا شخص ہے ـــ مذاق سے لطف اندوز نہیں ہوتا ۔ میں نے ایک مذاق کیا تھا ۔ وہ سنجیدہ ہو گیا ۔ وہ ان لوگوں میں سے ہے ۔ جو عورت کو اپنی ملکیت بنانا چاہتے ہیں۔"
"کیا نام تھا ۔ اس کا ۔"
لڑکی نے اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر کہا۔
"تم اسے بھول کیوں نہیں جاتے کہا ۔ منظر حسین نہیں ہے۔"
"منظر بھی حسین ہے ۔ اور تم بھی ۔ لیکن میں تمہیں نہیں سمجھ سکا ۔ ایک نارمل لڑکی ہوتی تو اس وقت ہنگامہ کھڑا کر دیتی۔"
"میں بھی نارمل لڑکی ہوں ـــ" اس نے مسکرا کر کہا ۔ "لیکن میں یقین کرتی ہوں ۔ کہ جب تک کوئی کسی کو واقعی نقصان نہیں پہنچائے اس سے نفرت نہیں کرنی چاہیئے ۔
کولن نے مجھے کوئی نقصان نہیں پہنچایا"
"کولن ـــ کیا یہی اس شخص کا نام ہے ۔"

"ہاں ـــــ"

"تم بھی اس سے محبت کرتی ہو ـــــ"

"نہیں میں صرف دوست سمجھتی ہوں۔ وہ مغالطہ میں مبتلا ہو گیا۔
وہ نہیں چاہتا کہ میں اس کے علاوہ کسی دوسرے سے بے تکلف
ہوں ـــــ"

طارق نے شاذوں کو ٹالکر کہا۔

تمہیں اس واقعہ کی رپورٹ کرنی چاہئیے۔"

"کیا ضرورت ہے۔ تم عین وقت پر آگئے۔ وہ مجھے قتل نہیں
کر سکا۔ قصہ ختم ہو گیا۔"

طارق نے غصہ سے کہا۔

"اوکے اگر تم مرنا ہی چاہتی ہو تو میں کیا کر سکتا ہوں"

نشاط نے ہنسکر کہا۔

"تم منظر سے کُلف اندوز ہو سکتے ہو۔ میں نے سُنا ہے ایشا
نے تمہارے پہنچتے ہی تم پر قبضہ جمالیا ہے۔"

"ایشا اچھی لڑکی ہے۔"

"ہاں ـــــ بے چاری"

"اچھا میں چلتا ہوں" طارق نے کہا۔

"اتنی جلدی ـــــ"

"مجھے کرنل رنڈبی سے ملنا ہے۔ میرا خیال ہے ابھی میں

بالکل اجنبی ہوں۔ یہاں کا ماحول یہاں کے لوگ سب کچھ میرے لئے اجنبی ہے۔ معلوم ہوتا ہے۔ چاند کی سرزمین کا اثر انسانوں کی فطرت بدل دیتا ہے۔"

نشاط نے ہنسکر جواب دیا۔

"تم ضرورت سے زیادہ حساس ہو۔ طارق ڈیر۔"
یہ کہکر اس نے ایک قہقہہ لگایا۔ طارق کو وہ قہقہہ بڑا عجیب سا لگا۔ جیسے وہ اس پر طنز کر رہی ہو۔" اس کا مذاق اڑا رہی ہو۔ وہ خاموشی سے واپس چلدیا۔

باب

جب سے کمیشن آیا تھا۔ پورے اسٹیشن میں کچھ پابندیاں عائد کر دی گئی تھیں۔ کچھ افسروں اور ماتحتوں میں تنظیم کا خیال رکھا جانے لگا۔ یہ سب کچھ کمیشن کو دکھانے کے لئے تھا۔ تاکہ وہ کوئی غلط نتیجہ نہ نکالیں۔

طارق نے ایک شخص کو راستے میں روک کر پوچھا۔

"میں یہاں نیا ہوں اور سیکورٹی بیرکس میں جانا چاہتا ہوں۔ کیا تم سیکورٹی سے تعلق رکھتے ہو۔؟"

"نہیں میں سول ہوں۔"

"پھر تم سیکورٹی بیرکس میں نہیں جا سکتے۔ آج کل پابندی ہے۔"

"مجھے کرنل زوبی سے ملنا ہے۔ ان سے ہی کام ہے۔"

"تو سیدھے چلے جاؤ۔ پھر داہنی جانب گھوم جانا۔ اس طرف سیکورٹی بیرکس ہیں۔"

"تھینک یو۔"

طارق آگے چل دیا۔ تھوڑی دیر بعد ہی وہ بیرکس پر آگیا۔ سکین بیرکس کے کاری ڈور میں مسلح پہرے دار کھڑا تھا۔ طارق نے کہا "مجھے کون سے ملنا ہے۔ وہ کہاں ہوگا ــــ؟"

"مجھے معلوم نہیں ــ" سنتری نے جواب دیا۔ "میں ابھی ابھی آیا ہوں۔"

"میں اس سے ملنا چاہتا ہوں۔ اس کے کوارٹر کا نمبر کیا ہے؟"

"نمبر ۲۴" کیا تمہارے پاس سیکورٹی بیرکس میں جانے کا اجازت نامہ ہے ــ؟"

"نہیں ــ میں نیا آیا ہوں ــ اور ابھی تک میرے عہدے کا فیصلہ نہیں ہوا کہ میں کرنل زوبی کے تحت آتا ہوں۔ یا پروفیسر جارجی کے ــ مجھے کرنل زوبی سے بھی ملنا ہے۔ انھوں نے مجھے بلایا تھا۔"

"تو جاؤ ــ"

طارق آگے بڑھ گیا ــــ نمبر ۲۴ کوارٹر بالکل موڑ پر تھا۔ اس نے دروازہ پر دستک دی۔ اندر سے کوئی جواب نہ ملا۔ اس نے دروازہ کو دھکا دیا۔ وہ کھل گیا۔

طارق نے جھانک کر دیکھا۔ تو اس کا دل اچھل کر حلق میں آگیا۔ کولمن ــــ وہی شخص جو نشاط کا گلا گھونٹ رہا تھا۔ اپنے پلنگ پر بیٹھا تھا۔ پستول اس نے اپنی کنپٹی پر رکھا ہوا تھا۔ اس کی انگلی پستول کے ٹریگر پر تھی۔ اس کی نظریں دیوار پر اس طرح جمی ہوئی

تھیں جیسے وہ اپنے ہوش میں نہ ہو۔
وہ خودکشی کر رہا تھا۔
"نہیں" طارق چلایا۔ "نہیں کولن ٹھہرو۔"
وہ دروازہ دھکیل کر اندر داخل ہوا — صرف چند لمحوں کی دیر تھی۔ کولن کی انگلی دبے گی ٹرائیگر چلے گا۔ پستول سے شعلہ نکلیگا۔ اور کولن کا بھیجا پاش پاش ہو جائے گا۔ پھر وہ ایک طرف لڑھک جائیگا۔
طارق کے اندر قدم رکھتے ہی۔ کولن کی انگلی کو جنبش ہوئی۔ طارق کا دل پھر زور سے اچھلا۔ ٹرائیگر چلا — اور — اور — اور کچھ بھی نہ ہوا۔ نہ دھماکہ ہوا۔ نہ پستول سے شعلہ نکلا۔ نہ کولن کا بھیجا اڑا۔ بلکہ وہ اسی طرح بیٹھا رہا۔
اب کولن کی آنکھوں میں بھی حیرت کے آثار تھے۔ طارق نے جلدی سے بڑھکر اس کے ہاتھ سے پستول چھین لیا۔
کولن نے طارق کو اس طرح دیکھا جیسے وہ کوئی عجیب الخلقت چیز ہو۔
اس کی زبان سے ایک لفظ بھی نہ نکلا۔ غالباً وہ حیران تھا۔ کہ وہ مرا کیوں نہیں۔
طارق نے پستول لیکر اس کا گھوڑا اٹھایا اور گولیوں کا چیمبر کھول کر دیکھا۔ گھوڑے کے نیچے پستول کی اصلی گولی رکھی تھی۔ گولی کے شفاف پیتل پر گھوڑے کا نشان لگا ہوا تھا۔ لیکن

گولی نہیں چلی تھی۔ جبکہ گولی یا پستول میں کوئی خرابی نہیں تھی۔
کولن کچھ دیر تک طارق کو گھورتا رہا۔ پھر بولا۔

"میں۔ میں" ....

"مرنا چاہتا تھا۔" طارق نے اس کا جملہ پورا کر دیا۔ کیونکہ
تمہیں نشاطہ سے محبت ہے۔ اور نشاطہ تمہاری ذاتی ملکیت
نہیں بن سکتی۔۔۔اسی لیئے تم اس کا گلا گھونٹ دینا چاہتے تھے۔
اور اب خود کو قتل کر دینا چاہتے تھے۔ یا تم اس لئے خوفزدہ ہو کر
خودکشی کر رہے تھے کہ نشاطہ تمہاری شکایت کرے گی۔"
کولن نے کچھ نگلتے ہوئے کہا۔

"لیکن پستول نہیں چلا۔"

"وہی میں دیکھ رہا ہوں۔ کیا یہ گولیاں ٹھیک ہیں؟"

"بالکل۔"

"پھر حیرت ہے۔ ایسا کبھی کبھی ہو جاتا ہے۔ کہ ٹرائیگر دب
جائے۔ اور گھوڑا ہی گولی پر نہ گرے۔

لیکن ایسا کبھی نہیں ہوا۔ کہ ..... بالکل گولی پر گھوڑا
بھی گرے اور گولی نہ چلے۔"

"مجھے معلوم نہیں۔" کولن نے دونوں ہاتھوں سے منہ
چھپا کر کہا۔" مجھے معلوم نہیں۔"

"تم احمق ہو۔ اگر میں نہ پہنچتا تو تم نشاطہ کو قتل کر چکے تھے۔ اور

اور اگر۔ یہ گولی چل جاتی تو تم ختم تھے۔ مجھے حیرت ہے کہ تم جیسے جذباتی آدمی کو سیکورٹی میں کیسے جگہ مل گئی۔ تم پورے اسٹیشن کے لئے خطرناک ہو۔"

کون نے پھٹی پھٹی آنکھوں سے طارق کی جانب دیکھا۔ پھر بولا۔

"مجھے معلوم نہیں۔ مجھے معلوم نہیں۔"

طارق سمجھ گیا۔ کہ وہ اس وقت اپنے ہوش میں نہیں تھا۔ اس سے کوئی سوال کرنا بیکار تھا۔ لیکن ان دونوں واقعات کی کرنل زوبی کو رپورٹ بہی ضروری تھی۔ اس نے پستول کی گولیاں نکال کر اپنی جیب میں رکھ لیں۔ اور پستول وہیں کون کے پاس پلنگ پر ڈالتے ہوئے بولا۔

کیا تمہارے پاس کوئی اور ہتھیار ہے۔"

"نہیں۔"

طارق نے سرسری طور پر کمرے میں ادھر اُدھر دیکھا اور باہر چلدیا۔ سنتری کے پاس آکر اس نے کہا۔

"کرنل زوبی مجھے کہاں مل سکتے ہیں۔"

سنتری نے دیوار کی جانب اشارہ کرکے کہا۔

"وہ سامنے ٹیلیفون ہے۔ اس پر جنرل کال کا بٹن دبا کر معلوم کرلو۔"

"جنرل کال۔"!؟

"ہاں۔ جنرل کال کا مطلب یہ ہے کہ تمہارے آواز اسٹیشن میں لگے ہوئے لاؤڈ اسپیکروں پر نشر ہو جائے گی۔ اور کرنل زوبی جہاں بھی ہوں گے تمہاری آواز سن سکیں گے۔"

"تھینکس۔"

طارق نے جنرل کال کا بٹن دبا کر کہا" میں طارق بول رہا ہوں اور کرنل زوبی سے ابھی وقت ملنا چاہتا ہوں۔"

چند لمحوں بعد ہی جنرل کال لاؤڈ اسپیکر پر کرنل زوبی کی آواز سنائی دی۔

"طارق۔ میں یہاں پروفیسر جارجی کے دفتر میں ہوں۔ یہیں آجاؤ۔"

"تھینک یو۔ کرنل۔ میں پہنچ رہا ہوں۔"

اس نے ریسیور رکھدیا اور ڈائرکٹر پروفیسر جارجی کے دفتر کی طرف چلدیا۔

امریکن مون اسٹیشن ۔ روسی اسٹیشن سے قریبًا پچاس میل کے فاصلہ پر تھا۔ اس کی شکل بھی اسی طرح بلبلہ کی مانند تھی ۔ اور تقریبًا وہی فرائض امریکن بھی انجام دیتے تھے۔ جو روسی اسٹیشن پر دیئے جاتے تھے۔

فرق صرف اتنا تھا کہ امریکن اسٹیشن میں کوئی عورت نہیں تھی ۔ جبکہ روسی اسٹیشن پر عورتیں برابر کی تعداد میں موجود تھیں۔

امریکن اسٹیشن کا انچارج ایک ریٹائرڈ ملٹری جنرل مسٹر بُش تھا۔

جنرل بُش اس وقت ٹیلی اسکوپ کے ذریعہ خلا میں دیکھ رہا تھا وہیں فاصلے پر ایک راکٹ نظر آرہا تھا۔ جس کے انجن کے شعلے بجائے مسلسل نکلتے رہنے کے کبھی کبھی ۔ رک رک کر نکل رہے تھے۔ جنرل نے اپنے ماتحت سے کہا ۔

"مرفی — معلوم ہوتا یہ راکٹ کسی مشکل میں ہے۔ انجن میں کچھ گڑبڑ ہے"

"ایسا ہی معلوم ہوتا ہے" مسٹر مرفی نے جواب دیا —
"میں ریڈیو کے ذریعہ ان سے کہوں کہ ہماری مدد درکار ہو تو ہم تیار ہیں۔"

"وہ روسی راکٹ ہے — اس لئے ہمیں کیا ضرورت ہے۔
— ممکن ہے وہ ہماری مدد کی پیش کش کو نا منظور کر دیں۔"
"لیکن اس میں انسان ہیں — ہمارا مون پلیٹ فارم اس کے قریب ہے وہ چاہیں تو پلیٹ فارم پر راکٹ اتار کر مدد لے سکتے ہیں —"

"میں ان روسیوں کو آج تک نہیں سمجھ سکا۔ اس میں شک نہیں کہ میں بھی اس راکٹ کے بارے میں جاننا چاہتا ہوں۔
عام طور سے ان کی سپلائی ہر مہینہ کے پہلی تاریخ کو آتی ہے۔
یہ راکٹ بالکل پروگرام کے خلاف آیا ہے۔ میرا خیال ہے واشنگٹن میں بھی اس راکٹ اور اس کے مسافروں کے بارے میں جاننے کے لئے بے تابی ہوگی۔ اس لئے میرا خیال ہے وہ ہماری مدد نہیں لیں گے۔"

"ویسے اس چاند پر ہمارے تعلقات اچھے ہیں" مرفی نے کہا۔ "ڈاکٹر جارج آپ کے دوست ہیں آپ ان سے ملئے

چلے جائیں۔"

"کوئی بہانہ تو ہونا چاہیئے۔"

اسی وقت ایک بوڑھا شخص اندر داخل ہوا۔ اس کی عمر پچپن سے کم نہیں ہوگی۔ اس کے سر کے بال چاندی کی طرح تھے۔ لیکن جسم صحت مند تھا۔

"ہیلو ڈاکٹر برنارڈ ـــــ"

"ہیلو جنرل۔"

ڈاکٹر برنارڈ کے ہاتھ میں کچھ کاغذات تھے وہ پیراسائیکولوجی لیبارٹری کا چیف تھا۔ دماغ کی خفیہ اور ظاہری قوتوں کے بارے میں جسقدر اُسے معلومات تھیں۔ کسی کو نہیں ہو سکتیں۔ وہ آجکل ٹیلی پیتھی پر ریسرچ کر رہا تھا۔

اس نے کاغذات جنرل کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

"جنرل ہمیں روسی مون اسٹیشن جانا ہی پڑے گا۔؟"

"کیوں" جنرل نے حیرت سے کہا۔" خیریت تو ہے۔"

"میں چاہتا ہوں کہ ہم دوستانہ طریقہ پر چلیں۔ میں اپنی گراونڈ کار میں ایک آلہ فٹ کرکے وہاں جانا چاہتا ہوں۔"

"کیوں کیا تمھیں کچھ شبہ ہے۔؟"

"ہاں"

"کس چیز کا۔"

"ابھی مجھے پوری طرح نہیں معلوم ایک خاص قسم کی لہریں کچھ عرصہ سے میں ریکارڈ کر رہا ہوں۔ یہ لہریں بے ترتیب بھی ہیں اور ترتیب دار بھی۔

اور یہ لہریں میرے دماغ کی لہریں ریکارڈ کرنے والی مشین پر خود بخود آنے لگتی ہیں؟"

"تم خیالات ریکارڈ کر لیتے ہو۔"

"ہاں —— اگرچہ ابھی مکمل کامیابی نہیں ہوئی۔ پھر بھی ایک آدمی اگر مشین سے خاص حد کے اندر آ جائے تو اس کے خیالات کی لہریں میری مشین پر ریکارڈ ہونے لگتی ہیں۔ جن سے ابھی میں مطلب نکالنے میں کامیاب نہیں ہوا۔"

"یہ کیا ضروری ہے کہ وہ لہریں خیالات کی ہی ہوں۔ اس شخص کے جسم کی گرمی کی لہریں بھی ہو سکتی ہیں۔ اس کے دل کی دھڑکنوں کی سپرسونک لہریں بھی ہو سکتی ہیں۔"

"نہیں" ڈاکٹر برنارڈ نے سر ہلا کر کہا۔ "میرا آلہ اتنی طاقتور لہریں ریکارڈ نہیں کرتا۔ سائنس کی دنیا میں آج تک جتنی لہریں دریافت ہوئی ہیں۔ وہ سب میرے آلہ کی پہنچ سے باہر ہیں۔ میرا آلہ جس کا نام میں نے زیرو ایکس رکھا ہے۔ صرف خیالات جیسی لطیف لہریں ریکارڈ کر سکتا ہے۔"

"اور تمہارا خیال ہے وہ اجنبی لہریں اچانک تمہارے آلہ

پر ریکارڈ ہونے لگتی ہیں۔"

"ہاں ـــ اور دلچسپ بات یہ ہے کہ انکا.... نمونہ انسانی خیالات کی لہروں سے ملتا جلتا ہے۔"

"تو ہو سکتا ہے۔ کوئی آدمی اس آلہ کے قریب آجاتا ہو۔ اور آلہ اپنا کام شروع کردیتا ہو۔؟"

"جی نہیں۔ اس آلہ کی حدود بہت مختصر ہیں۔ اور وہ ایسی جگہ نصب ہے کہ کوئی آدمی اس وقت اس کی حدود تک نہیں پہنچ سکتا۔ جب تک مجھے علم نہ ہو۔ اس کا مطلب یہ ہے وہ لہریں ہمارے اسٹیشن کی نہیں ہیں۔ یہی سوچ کر میں نے اسٹیشن سے باہر تین چار ـ اڈار قسم کے آلے نصب کیے ہیں میرا تجربہ کامیاب رہا۔ دو تین دن بعد ہی پتہ چل گیا کہ وہ لہریں روسی اسٹیشن کی جانب آرہی ہیں۔ اگرچہ وہ لہریں ٹیلی پیتھک ہیں۔ یعنی کسی دماغ سے خارج ہوتی ہیں۔ لیکن وہ عام ٹیلی پیتھک لہروں سے بہت زیادہ طاقتور ہیں۔"

"ہو سکتا ہے انھوں نے پیغامات بھیجنے کا کوئی نیا سسٹم ایجاد کرلیا ہو ـــ بہرحال معاملہ دلچسپ ہے۔ ہمیں اس بارے میں تحقیق ضرور کرنی چاہیے۔"

"ایسی صورت میں ہو سکتی ہے کہ ہم روسی اسٹیشن پر چلیں۔ میں کار میں کچھ آلات فٹ کردوں گا۔ ان سے کچھ نتیجہ ہم نکال سکیں گے۔

جنرل نے سوچ کر کہا۔

"سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ ہم کیا بہانہ لیکر جائیں؟"

"یہ بہت آسان ہے۔" ڈاکٹر برنارڈ نے کہا۔

"کیسے۔"

"ہم کہیں گے کہ ہم نے کچھ عجیب قسم کی لہریں ریکارڈ کی ہیں جو کسی غیر قدرتی طاقت کی مظہر ہیں۔ ہم ان سے اس سلسلے میں مشورہ کرنا چاہتے ہیں۔ ظاہر ہے کہ اگر کسی دوسرے سیارے کی کوئی نسل ہماری زمین پر حملہ کر دے تو ہمیں اپنے اختلاف بھلا کر اپس میں متحد ہو کر ۔۔۔۔ اس طاقت کا مقابلہ کرنا پڑیگا۔"

جنرل نے کچھ دیر سوچ کر کہا

"ہاں یہ بہانہ ہو سکتا ہے۔ لیکن اگر وہ لہریں ان کے اسٹیشن سے ہی بھیجی جاتی ہیں۔ تو وہ سمجھ جائیں گے۔ کہ ہم کس لئے آئے ہیں۔"

"اس سے کیا ہوتا ہے ۔۔۔ ہم کوئی ان پر حملہ کرنے تھوڑے ہی جا رہے ہیں۔ ہم تو صرف دوستانہ ماحول میں جا رہے ہیں۔"

"جائے گا کون کون ۔؟"

"ایک تو میں جاؤں گا ۔ میں اپنے ساتھ یہ گراف لے جاؤنگا۔ جو میرے آلے نے ریکارڈ کئے ہیں۔ اس طرح ان کو شبہ نہیں ہوگا۔ اپنے ساتھ کیپٹن شیفرڈ کو لے جاؤ وہ کرنل زوبی کا دوست ہے۔"

"یہ ٹھیک رہے گا —"

بس تو تم گراؤنڈ کار میں اپنے آلات فٹ کر لو۔ میں کیپٹن شیفرڈ کو بلا کر مشورہ کرتا ہوں —"

مجھے صرف آدھا گھنٹہ لگے گا — اس کے بعد میں تیار رہوں "

"او کے —"

ڈاکٹر برنارڈ چلا گیا۔ جنرل پھر ٹیلسکوپ میں دیکھنے لگا۔ جو راکٹ وہ دیکھ رہے تھے اب اس نے چاند کے گرد مدار قائم کر لیا تھا۔

یقیناً وہ کسی مشکل میں تھا۔ اور وہ لوگ سطح چاند پر اُترنے سے پہلے غالباً خرابی درست کرنے کی کوشش کر رہے تھے۔"

جنرل نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"ان کا خلائی جہاز یقیناً مشکل میں گرفتار ہے — مرفی تم اس راکٹ پر نظر رکھنا — میں کیپٹن شیفرڈ کو بلاتا ہوں۔"

لیکن جنرل کے فون تک پہنچنے سے پہلے ہی راکٹ نے چاند پر اُترنا شروع کر دیا۔

مرفی نے کہا

راکٹ بخیریت چاند پر اُتر رہا ہے —"

جنرل نے ٹیلیفون سے ہاتھ کھینچ لیا اور کچھ سوچتے ہوئے بولا۔

"اس صورت میں ہمیں روسی مون اسٹیشن پر جانے کے لئے کچھ

سات دن انتظار کرنا پڑے گا۔"

"کیوں — ؟" مرفی نے سوال کیا۔

"اس لئے کہ اس وقت وہ سب لوگ اپنے مہمانوں کے استقبال میں مصروف ہوں گے۔ اسکے علاوہ چند سات دن کے بعد شاید ہمیں ان نئے مہمانوں کے بارے میں بھی کچھ معلوم ہو سکے۔ میں ڈاکٹر برنارڈ اور کیپٹن شیفرڈ کو مطلع کر دیتا ہوں۔"

یہ کہکر وہ پھر فون کی جانب بڑھ گیا۔

وہ چار آدمی خلائی سوٹ پہنے اسٹیشن کے پلاسٹک بلبلے سے باہر تھے — طارق کیپٹن رسل - اور سیکورٹی کے سپاہی چاروں ایک رسی کے ذریعے ایک دوسرے سے منسلک تھے - تاکہ ... چڑھتے ہوئے اگر کسی کا پاؤں پھسل جائے تو دوسروں کے وزن سے وہ نیچے گرنے سے بچ جائے -

خلائی سوٹ کے بارے میں طارق کو سب کچھ بتا دیا گیا تھا۔ اُسے ہدایت کر دی گئی تھی کہ وہ براہ راست سورج کی شعاعوں میں زیادہ عرصہ نہ رہے - ورنہ گرمی سے مر جانے کا خطرہ تھا۔

گزشتہ ۲۴ گھنٹوں سے چاند پر دن شروع ہو گیا تھا۔ سورج کی تیز شعاعیں زمین سے دس گناہ زیادہ روشن محسوس ہوتی تھیں۔

ہر خلائی سوٹ میں ریڈیو سسٹم تھا - ایک بٹن دبانے پر وہ آپس میں چاروں باتیں کر سکتے تھے - اور دوسرا بٹن دبانے پر اسٹیشن سے رابطہ قائم ہو جاتا تھا - طارق ان تینوں ساتھیوں

کی مدد سے "لیسر بیم" کا آلہ فٹ کرنے کی عمدہ جگہ تلاش کر رہا تھا۔
ایک گھنٹہ سے وہ لوگ اونچی نیچی پہاڑیوں پر آتے چڑھتے پھر رہے تھے۔

اسٹیشن پر آئے طارق کو اب چھ دن گذر چکے تھے۔ اس دوران میں لوبو سکی کے بارے میں اس نے کسی سے ایک لفظ بھی نہیں سنا تھا۔ ایسا محسوس ہوتا تھا جیسے اس نام کا کوئی شخص اسٹیشن میں ہی نہیں تھا۔ وہ حیران تھا کہ آخر لوبو کہاں گیا؟!
لوبو سے ملے بغیر۔۔۔ وہ بالکل اندھیرے میں تھا۔

اسٹیشن کا ماحول اس کے لئے بڑا عجیب سا تھا۔ ہر چیز اپنی جگہ درست تھی۔ لیکن ہر چیز غلط محسوس ہوتی تھی۔ مثلاً نشاطہ کو کولن نے قتل کرنے کی کوشش کی۔ لیکن نشاطہ کو کولن کے خلاف کوئی شکایت نہیں تھی۔

کولن نے خودکشی کی کوشش کی۔ خود طارق نے کرنل زوبی سے اس حادثہ کی رپورٹ پیش کی۔ اس کا خیال تھا کہ اس حادثہ کے بعد کولن کو یقیناً سیکورٹی پولیس سے ہٹا کر دنیا پر واپس بھیج دیا جائے گا۔ لیکن ہوا کیا۔ کولن کو فوراً ہسپتال میں داخل کر دیا گیا۔ ڈاکٹر شانتی نے اس کے دو تین انجکشن لگائے۔ اور چوبیس گھنٹے کے بعد اس کو پھر اس کی ملازمت پر بحال کر دیا گیا۔ ان لوگوں کا خیال تھا کہ کولن کو کوئی نفسیاتی صدمہ پہنچا تھا۔ اس کے علاوہ کچھ نہیں۔ گویا ان کی نظر

میں ارادہ قتل۔ اور خودکشی کی کوئی اہمیت ہی نہیں تھی۔

ایک ایسے اہم پراجیکٹ میں نفسیاتی اعتبار سے مریض شخص کا سیکورٹی پولیس میں ہونا خطرہ سے خالی نہیں تھا۔

اسوقت وہ چاروں تقریبًا ایک ہزار فٹ اونچی ایک پہاڑی چٹان پر کھڑے تھے۔ کچھ دیر کے بعد طارق کو سر میں چکر سا محسوس ہوا۔ اور سخت گرمی کے باعث جسم میں شرارے سے دوڑنے لگے۔ فوراً ہی اُسے خیال آیا۔ کہ وہ بہت دیر سے براہ راست سورج کی شعاعوں میں کھڑا تھا۔ چنانچہ جلدی سے وہ ایک بڑے سے پتھر کے تاریک سایہ میں ہو گیا۔

"ذرا ہوشیاری سے" کیپٹن رسل نے ریڈیو پر کہا "یہ جگہ کافی خطرناک ہے۔ یہ پتھر لڑھک سکتا ہے"

"میں تھک گیا ہوں۔" طارق نے ریڈیو پر جواب دیا۔ "اس لئے کچھ دیر آرام کرنا چاہتا ہوں"

"کیا اس چٹان کی بلندی پر "لیسر بیم" کے آلات فٹ ہو سکتے ہیں۔"

"جگہ مناسب معلوم ہوتی ہے" طارق نے جواب دیا۔ "دور دور تک درمیان میں کوئی پہاڑ نہیں ہے۔ کسی حملہ آور راکٹ پر یہاں سے سیدھی شعاع پڑ سکتی ہے"

"کیا لیسر بیم کو سرچ لائٹ کی طرح گھمایا جا سکتا ہے"

"ہاں۔"

"پھر تو ہم یہاں سے تین طرف سے بچاؤ کر سکتے ہیں۔"

"اسی لئے یہ جگہ بہتر ہے۔"

یکا یک طارق کی نظر دور کسی چیز پر پڑی جیسے کوئی بجلی سی چمکی ہو۔ اس نے سامنے گھورتے ہوئے کہا۔

"یہ روشنی کیسی تھی؟"

اس کے یہ الفاظ کہتے ہی پھر بڑے زور کی چمک ہوئی۔ اس بار کیپٹن رسل اور اس کے ساتھیوں نے بھی وہ چمک محسوس کر لی۔ وہ سب سنبھل کر کھڑے ہو گئے۔ اور غور سے دیکھنے لگے تھوڑی دیر بعد ہی انہوں نے محسوس کیا کہ دور میدان میں کوئی چیز حرکت کر رہی تھی۔

کیپٹن رسل نے فوراً اسٹیشن سے اپنا تعلق قائم کر کے ریڈیو پر کہا۔

"اسٹیشن ـــ کیپٹن رسل اسپیکنگ۔ اسٹیشن ـــ کوئی چیز جنوب کی جانب سے اسٹیشن کی طرف آ رہی ہے۔ تمام سیکورٹی سپاہی اپنے اپنے حفاظتی مورچوں پر پہنچ جائیں۔"

پھر اس نے طارق سے کہا۔

"تم اپنا اسٹیشن سے تعلق قائم کرنے والا ریڈیو بند کر لو۔"

"کیوں؟"

"اس لئے کہ وہ طاقتور ریڈیو ٹرانسمیٹر ہے۔ آنے والے لوگ

ان لہروں کو سُن سکتے ہیں وہ :
"کون ہو سکتے ہیں وہ ۔"
کیا پتہ کون ہیں ۔ ممکن ہے امریکن ہو۔ اگرچہ یہاں ہمارے درمیان کوئی اختلاف نہیں ۔ پھر بھی ہم خطرہ مول نہیں لے سکتے :
" طارق نے ہدایت کے مطابق اپنا ریڈیو بند کر لیا ۔ وہ چاروں غور سے متحرک شے کو دیکھتے رہے ۔ کیپٹن رسل نے کہا ۔
" طارق اس وقت یہاں کا انچارج میں ہوں ۔ اگر میں مر جاؤں تو میرے بعد تم انچارج ہو گے ۔ اس وقت تم اپنا ریڈیو استعمال کر سکتے ہو ۔ تمہاری موت کے بعد ان دونوں میں سے کوئی ایک چارج سنبھال لے گا ۔ "
طارق نے حیرت سے کہا ۔
کیا تمہارا خیال ہے ۔ واقعی ہم پر حملہ کیا جا رہا ہے ۔"
نا ممکن نہیں ۔ ہمارا محتاط رہنا ۔ بہر حال ۔ ضروری ہے ۔
تھوڑی دیر بعد ایک سپاہی نے کہا ۔
" یہ تو امریکن گراونڈ کار ہے ۔"
" تم نے کیسے سمجھ لیا ۔" کیپٹن رسل نے کہا ۔
" گزشتہ بار امریکن مون اسٹیشن کا انچارج جنرل آلش جب آیا تھا تو میں نے دیکھا تھا اس کے پاس اسی قسم کی گراونڈ کار تھی ۔
" اگر وہ امریکن بھی ہوئے تو بھی ہمیں محتاط رہنا چاہیئے ۔ خدا جانے وہ کس ارادے سے آ رہے ہیں ۔ ؟ "

اور تھوڑی دیر کے بعد اسٹیشن سے ریڈیو نے کہا۔

"مون اسٹیشن اسپیکنگ۔ کیپٹن رسل آنے والی گراؤنڈ کار امریکن ہے۔ وہ دوستانہ مشن پر آ رہے ہیں۔ اس لئے پریشان ہونے کی ضرورت نہیں۔ ان سے ریڈیو پر گفتگو ہو چکی ہے۔"

رسل نے اطمینان کا سانس لے کر کہا۔

"آل رائٹ تم لوگ اپنے ٹرانسمیٹر کھول سکتے ہو۔ وہ لوگ امریکن ہیں۔ اور دوستانہ مشن پر آ رہے ہیں۔"

طارق نے کہا۔

"میرا خیال ہے اب ہمیں واپس اسٹیشن میں چلنا چاہیئے۔ ایک دن کے لئے چار گھنٹے کی محنت کافی ہے۔"

"ہاں چلو۔" کیپٹن رسل نے جواب دیا۔ "طارق تمہاری کمر سے رسہ کھل رہا ہے۔ ذرا اسکو ٹھیک کر لو۔"

اس کا ایک سرا طارق کی کمر سے بندھا ہوا تھا۔ اور دوسرا کیپٹن رسل کی کمر سے۔ باقی دونوں سپاہی اس کے درمیان تھے۔ طارق نے رسہ کی گرہ دیکھی۔ تو وہ کھل رہی تھی۔ اس نے رسہ کھول لیا۔ تاکہ کمر کے گرد لپیٹ کر دوبارہ گرہ باندھ لے۔

یکایک ایک سپاہی کے حرکت کرنے پر ایک پتھر لڑھکا۔ طارق نے بچنے کے لئے جنبش کی۔ اور اس کا پاؤں پھسل گیا۔ وہ نیچے گرا۔ اور لڑھکتا ہوا چٹان کے سرے تک پہنچ گیا۔ اور چونکہ رسہ

اُسکی کمر سے کھُل چکا تھا - اس لئے رسہ چھوٹ کر وہیں رہ گیا۔
کیپٹن رسل ـــــ طارق نے مدد کے لئے پُکارا - لیکن
قبل اس کے کہ کوئی مدد کے لئے آسکتا - طارق کے پیروں کے
نیچے پھر ایک پتھر خود بخود ٹوٹا - اور وہ ایک ہزار فٹ کی گہرائی کی طرف
گرتا چلا گیا - طارق کے حلق سے ایک گھٹی ہوئی چیخ نکلی، اور پھر
اسے ہوش نہیں رہا - کہ کیا ہوا - ؟"
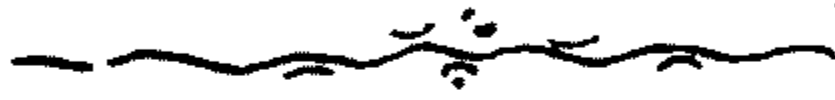
باب

ایک مخصوص خوشبو محسوس کر کے طارق نے آنکھیں کھولے بغیر ہی سمجھ گیا کہ کون اس پر جھکا ہوا ہے۔ اس نے آنکھیں کھول دیں۔ اس کا اندازہ درست نکلا۔ ڈاکٹر نتاشا اس پر جھکی ہوئی تھی۔

"ہیلو" نتاشا نے کہا "کیا حال ہے اب؟"

"ہیلو" طارق نے جواب دیا۔ اور جسم کو جنبش دینے کی کوشش کی اچانک اس کے سارے جسم میں درد کی تیز ٹیسیں دوڑ گئیں۔ اس کے چہرے پر تکلیف کے آثار پیدا ہوئے تو نتاشا نے کہا۔ "ابھی تکلیف ہے اس لئے اُٹھنے کی کوشش نہ کرو۔"

"میں کتنا عرصہ بے ہوش رہا ہوں؟" طارق نے سوال کیا۔

"پانچ گھنٹے"

"اور اس پورے عرصہ میں تم میرے پاس رہی ہو؟"

"میں نہیں۔ ایشا۔ وہ مسلسل تمہاری دیکھ بھال کرتی رہی ہے۔"

"انیشا — اب وہ کہاں ہے۔"

"اب وہ اپنی ڈیوٹی پر گئی ہے۔ تم اب خطرے سے محفوظ ہو۔ ذہن پر گرنے کا صدمہ کا اثر تھا۔ وہ دُور ہو چکا ہے۔"

طارق نے اس کے چہرے پر نظریں جماتے ہوئے کہا۔

"ڈاکٹر نتاشا۔ میں حیران ہوں۔ کہ اس وقت تک میں زندہ کیوں ہوں۔؟"

"میری نظر میں حالات تمہارے حق میں تھے۔ تم اُسے قسمت کہہ سکتے ہو۔"

"خوش قسمتی۔"

"قسمت خوش بھی ہو سکتی ہے اور بد بھی یہ اپنا اپنا نظریہ ہوتا ہے۔ اتفاق کی بات ہے کہ تمہارے لئے یہ خوش قسمتی ثابت ہوئی۔"

"میں کتنی بلندی سے گرا ہوں گا۔؟"

تقریباً ایک ہزار فٹ کی بلندی سے۔"

"پھر میں کیسے بچ گیا۔ یقیناً قسمت کے علاوہ کچھ عقلی وجہ بھی ضرور ہوگی۔"

"ہاں ہے۔"

"کیا۔"

"چاند پر کشش کم ہے۔ نمبر ایک۔ تمہارے خلائی سوٹ میں ہوا بھری ہوئی تھی۔ نمبر دو نیچے زمین پر یا دُھول مٹی کا غبار تھا یا ڈھیر

فٹ گہری تھی نیز تین - اس لئے سوائے گرنے کے جھٹکے
اور کچھ معمولی چوٹوں کے تم محفوظ رہے - درمیان میں دو تین جگہ
تم چٹانوں سے ٹکرا کر رُکے - اس لئے گرنے کی طاقت کم ہوتی گئی"
طارق نے حیرت سے کہا -
"اور میرا خلائی سوٹ بھی محفوظ رہا -"
"نہیں - خلائی سوٹ کا پلاسٹک کا خول ٹوٹ گیا تھا - اس
صورت میں آکسیجن نکل جانے کے بعد تمہیں مرجانا چاہیئے تھا - لیکن
آکسیجن ختم ہوتے ہی تمہاری ناک سے خون بہنے لگا - وہ خون خول پر
پھیل کر جم گیا - اور جب نیچے گرے تو پاؤڈر خاک ان ٹوٹی ہوئی جگہوں
میں بھر گئی - جس کی وجہ سے تم بچ گئے -"
طارق نے مسکرا کر کہا -
"ایک ہزار میں ایک چانس -"
"تم ایک لاکھ میں کہہ سکتے ہو" نتاشا نے مسکرا کر کہا "بہر حال تم
زندہ ہو - اور تمہارا جسم صحیح و سلامت ہے -"
اسی وقت دیوار گیر فون نما آلے کی گھنٹی بجی - ڈاکٹر نتاشا نے
ریسیور اٹھا کر کہا -
"ہیلو - نتاشا -"
"ڈاکٹر نتاشا - آواز نے کہا - آپ سے ڈاکٹر جارجی اپنے
آفس میں ملنا چاہتے ہیں - کیا آپ کو فرصت ہے - ؟"

میں ابھی دس منٹ میں پہنچ رہی ہوں ۔"

نتاشا نے جواب دیا۔ اور ریسور رکھ کر طارق سے بولی۔

"تمہارے لئے ابھی آرام بہتر ہے ۔ایک کیپسول کھالو۔تین چار گھنٹے کے لئے نیند آجائے گی ۔اس کے بعد تم اپنے آپ کو تازہ دم محسوس کروگے ۔"

طارق اس بار چھوٹے سے ہسپتال کے وارڈ میں تھا۔اس نے کہا

"مجھے نیند نہیں آرہی ۔ایسی طرح ٹھیک ہوں ۔"

"نہیں نہیں ۔تمہارا سونا ضروری ہے ۔ لو یہ کیپسول کھالو۔"

طارق سمجھ گیا کہ وہ اسکو سلانا چاہتی ہے ۔اس نے کیپسول لیکر منہ میں رکھ لیا۔ نتاشا نے ایک گلاس پانی اسکو دیدیا۔ طارق نے کیپسول اپنی زبان کے نیچے دبا کر پانی پیا۔ اور اس طرح کی اداکاری کی جیسے وہ کیپسول نگل رہا ہو۔

نتاشا مطمئن ہوگئی ۔ اور مسکراتی ہوئی باہر چلی گئی ۔

اسکے باہر جاتے ہی طارق نے کیپسول زبان کے نیچے سے نکال کر چھپا دیا ۔اور خاموش پڑا کچھ دیر انتظار کرتا رہا۔جب اُسے یقین ہوگیا کہ نتاشا چلی گئی ہے ۔تو وہ بستر سے اُٹھا ۔

وہ نتاشا کا ریکارڈ آفس دیکھنا چاہتا تھا۔ لوبودسکی کا کہیں پتہ نہیں تھا ۔اس کا مطلب تھا وہ مرچکا تھا۔اور اگر وہ مرچکا تھا تو اس کا ریکارڈ ہسپتال میں ضرور رکھا گیا ہوگا ۔

اس وارڈ میں چھ بستر تھے۔ لیکن مریض صرف طارق تھا۔
برابر میں۔ ایک دروازہ کھلتا تھا۔ طارق وہ دروازہ کھولکر دوسرے
کمرے میں داخل ہوا۔ یہ کمرہ نتاشا کا آفس معلوم ہوتا تھا۔
اس کمرے میں ایک فائل رکھنے کی الماری لگی ہوئی تھی۔

آفس روم کی داہنی دیوار میں ایک اور دروازہ تھا۔ جس پر لکھا تھا
آپریشن ہال۔ اس نے آپریشن روم کا دروازہ کھولکر دیکھا۔ کمرہ تقریباً
خالی تھا۔ لیکن ایک آرام کرسی نما کسی چیز پر ایک شخص بیٹھا تھا۔
جس کے پورے جسم پر گردن تک ایک سفید کپڑا ڈھکا ہوا تھا۔
طارق آہستہ سے اس کمرے میں داخل ہوا۔ اس شخص نے چہرہ
گھما کر نہیں دیکھا۔ اس کی آنکھیں بند تھیں۔ غالباً وہ سو رہا تھا۔
قریب جانے پر طارق کا دل بڑے زور سے دھڑکا۔ وہ یقیناً لوبودسکی
تھا۔ لوبودسکی کا فوٹو اس کو شناخت کے لئے دکھایا گیا تھا۔

طارق نے آپریشن تھیٹر کا دروازہ اندر سے بند کر دیا۔ اور دبے قدموں
سے لوبو کے پاس جا کر اس کی پیشانی پر ہاتھ رکھکر کہا۔
مسٹر لوبودسکی ۔۔۔ ذرا جاگئے۔"
لوبو نے آنکھیں کھول دیں۔ اور عجیب سرسراتی ہوئی سی آواز
میں بولا۔
"کون ہو تم۔"
"ایک دوست کیا تمہیں معلوم ہے کہ مریخ پر آج بھی ہزار

کے نشان موجود ہیں۔"

یہ حملہ کوڈ نشان تھا۔ بڑبو نے ہونٹوں پر زبان پھیرتے ہوئے کہا۔

"اوہ تمہیں انہوں نے بھیجا ہے سیٹھ سے ــــ"

"ہاں ــــ تمہیں کیا ہوا۔ تم نے ۱۰ سے تم نے کوئی رپورٹ نہیں بھیجی۔"

سب سے آخری رپورٹ میں تم نے لکھا تھا کہ تم سٹیشن پر کچھ عجیب باتیں محسوس کر رہے ہو۔"

"کچھ نہیں ہوا۔" بڑبو نے اسی عجیب سی آواز میں کہا۔" مجھے پہلے ذرا سا پانی پلا دو ــــ وہاں کہیں گلاس اور صراحی رکھے ہونگے۔"

طارق نے ادھر ادھر دیکھا۔ کونے میں صراحی اور گلاس رکھے تھے۔ وہ پانی لے کر بڑبو کے پاس آیا۔ بڑبو نے کہا۔

"میں صرف ہونٹ بھگونا چاہتا ہوں ــ گلاس میرے ہونٹوں سے لگا دو ــ"

طارق نے گلاس لگا دیا۔ اس نے زبان سے اپنے ہونٹ پانی سے تر کر لئے۔

طارق نے گلاس رکھتے ہوئے کہا۔

"تمہیں کیا ہو گیا ــــ؟ اور اب تمہاری کیفیت کیا ہے۔؟"

"ایک حادثہ ہو گیا تھا۔" بڑبو نے جواب دیا۔" میری حالت کافی خراب ہے۔ لیکن بہر حال ٹھیک ہوں۔"

"اپنی آخری رپورٹ میں تم نے شک ظاہر کیا تھا۔ کہ شاید اسٹیشن پر کوئی دشمن کا جاسوس ہے۔ اس کے بعد ... ... تمہاری رپورٹیں بند ہو گئیں۔ میں یہاں سات آکٹوڈ سے آیا ہوا ہوں۔ اور تمھیں تلاش کر رہا ہوں ۔"

"مجھے معلوم نہیں تھا ۔ اور مجھے کچھ یاد نہیں ۔ پتہ نہیں میری یادداشت کو کیا ہو گیا ہے"

"ذرا سوچو تو۔ یہ بہت اہم بات ہے۔ سارے مون اسٹیشن کی سلامتی اسی پر منحصر ہے ۔"

وہ چند لمحہ خاموش رہا۔ پھر بولا۔

" ہاں کچھ یاد آتا ہے۔ شاید مجھے شبہ تھا۔ کہ کوئی دشمن جاسوس ہمارے گروپ میں ہے ۔

"کون تھا وہ ۔؟" کیا تمھیں کسی پر شبہ تھا ۔"

"ہاں رومیل پر ۔۔۔"

"اس کے علاوہ کسی اور پر"

اور مجھے معلوم نہیں ۔ ذرا ایک بار میرے ہونٹ اور تر کر دو۔ فارق نے گلاس اٹھا کر پھر اس کے منہ سے لگا دیا۔

باب

گلاس واپس رکھنے کے بعد طارق نے کہا۔

"تو ذرا سوچو۔۔۔ یہ بہت اہم ہے۔ معاملہ غیر معمولی حد تک سنگین نظر آتا ہے۔ تم نے رپورٹ میں لکھا تھا۔ کہ تم اسٹیشن میں بہت سی عجیب باتیں محسوس کر رہے ہو۔۔۔ وہ عجیب باتیں کیا تھیں۔ کیسی تھیں۔ ان سے تمہارا کیا مقصد تھا۔"

"ہاں مجھے یاد آیا۔ واقعی وہ باتیں عجیب محسوس ہوتی ہیں۔ کبھی کبھی تم کوئی چیز صرف محسوس کرتے ہو۔ اسکو کوئی نام نہیں دے سکتے۔ بالکل وہی کیفیت یہاں تھی۔

مثلاً میری سمجھ میں کبھی نہیں آیا۔ کہ ایری بنانے کا کیا مقصد تھا۔ صرف ایک خوبصورت منظر دیکھنے کے لئے اتنا اونچا مینار بنانے کی کیا ضرورت تھی۔

"اور"

"اور یہاں آپس میں غیر معمولی برتاؤ۔ حفظ مراتب ختم۔

کوئی بڑا افسر ہو یا ماتحت۔ سب بے تکلف کام میں کوئی تنظیم نہیں۔ اس میں شک نہیں، کہ ہم کمیونسٹ مساوات پر یقین رکھتے ہیں۔ لیکن کام کے اوقات میں تنظیم قائم رکھنے کے لئے مرتبوں کا لحاظ رکھا جاتا ہے۔ یہاں وہ نہیں رہا۔"

اور طارق نے پھر سوال کیا۔

"اور بہت سی باتیں جن کو میں الفاظ میں بیان نہیں کر سکتا۔ لیکن مجھکو محسوس کرکے ایک بے چینی سی ضرور ہوتی ہے۔"

"ان باتوں سے تم اب بھی پریشان ہو۔"

"نہیں۔ اب میں مطمئن ہوں۔"

"کیوں ۔۔۔؟"

"مجھے معلوم نہیں ۔۔ جب سے حادثہ ہوا ہے مجھے ایسا محسوس ہوتا ہے جیسے اب ان باتوں سے میرا کوئی تعلق نہیں رہا۔"

"شاید اس لئے کہ وہ تمہیں یہاں زیادہ عرصے بے ہوش رکھتے ہوں گے ۔۔؟"

"مجھے معلوم نہیں۔ میں بے ہوش نہیں رہتا۔"

"تو پھر۔ ذرا ایک بار پھر غور کرو۔ میرے پاس وقت نہیں ہے۔ ممکن ہے۔ دوبارہ تم سے ملاقات نہ ہو۔ کیا تمہارے خیال میں

اسٹیشن میں کوئی مخالف گروپ کام کر رہا ہے۔

" مخالف گروپ ۔ یہ کیسے ممکن ہو سکتا ہے ۔"

" میں تم سے دریافت کر رہا ہوں ۔"

" مجھے معلوم نہیں ۔ پہلے مجھے شبہ ضرور تھا ۔ لیکن اب میں سوچتا ہوں ۔ کہ میرا شبہ غلط تھا ۔ یہاں کسی جاسوس یا مخالف گروپ کا رہنا ناممکن ہے ۔"

" لیکن تمہیں رہوشیل پر شبہ ضرور تھا ۔"

" ہاں ۔"

" اور تم اسکے خلاف ثبوت حاصل نہیں کر سکے ۔"

" نہیں ۔"

" ابھی تم نے کہا تھا کہ تم اب محسوس کر رہے ہو جیسے تمہارا اب اسٹیشن سے اب کوئی تعلق نہیں ۔ کیا اس کا مطلب یہ ہے کہ اب تمہیں اسٹیشن کی پرواہ نہیں ۔"

" یہ بات نہیں ۔" دوبو نے کہا ۔" مجھے حرکت کئے ہوئے کئی ماہ گزر چکے ہیں ۔ میں چل پھر نہیں سکتا ۔ اس لئے مجھے حالات کا بھی علم نہیں ۔"

" گویا تم مجھے کچھ اور نہیں بتا سکتے ۔"

" سوری ۔۔۔ اس سے زیادہ مجھے معلوم نہیں ۔ کچھ یاد نہیں ۔ تم اسٹیشن میں گھوم پھر سکتے ہو ۔۔۔ ؟"

" مجھے امید تھی کہ تم سے کچھ مدد ملے گی ۔ لیکن خیر میں خود ہی

کوشش جاری رکھوں گا ـــــ کیا تمہیں کسی چیز کی ضرورت ہے؟

"صرف ذرا سا پانی اور پلا دو" ـــ

طارق نے گلاس پھر اس کے ہونٹوں سے لگا دیا۔ اس نے زبان سے اپنے ہونٹ تر کر لئے۔

طارق حیران تھا کہ اس کے جسم کو کیا صدمہ پہنچا تھا۔ ڈوبو کی آنکھوں میں زندگی کی پوری چمک تھی۔ جلد پر سُرخی کی جھلک تھی۔ جہاں تک چہرے کا تعلق تھا۔ کسی قسم کی تکلیف یا بیماری کے آثار نہیں تھے۔ سوائے اس کے کہ وہ کسی نشیلی دوا کے اثر میں معلوم ہوتا تھا۔

سب سے عجیب بات یہ تھی کہ اس عرصہ میں ایک بار بھی ڈوبو کے جسم یا اس کے کسی حصہ میں جنبش نہیں ہوئی تھی۔ نہ ہی اس نے اپنی گردن کو بھی ذرا جنبش دی تھی۔ صرف اس کے ہونٹ حرکت کر رہے تھے۔ یا زبان ـــ

× × ×

طارق کے ہٹتے ہی ڈوبو کی آنکھیں پھر بند ہو گئیں۔ وہ آپریشن تھیٹر سے واپس آفس میں آ گیا۔

پہلے اس نے دفتر کی سرسری طور پر تلاشی لی۔ اس کے بعد ریکارڈ فائل دیکھنے شروع کئے۔

سب سے پہلا فائل اسی کے نام کا تھا ـــ فائل میں لکھا تھا۔

دسمبر ۱۳ ـــ ۱۰ ر ۲۲ وقت ، ۱۹۰۰۰ ـــ

طارق تقریباً ایک ہزار فٹ کی بلندی سے گرا۔ خلائی سوٹ کا پلاسٹک خول ٹوٹ گیا۔

صرف معمولی ضربات آئیں — وغیرہ وغیرہ۔

اس کے بعد ایک اور فائل تھا۔ اس پر لکھا تھا۔

دسمبر ۱۰ — ۴ ۳ ۲ ۲ وقت 19

کولن — خودکشی کی کوشش کی مسکین۔

کارتوس نہیں چلا۔ صرف نفسیاتی صدمہ پہنچا۔

دونوں رپورٹیں معمول کے مطابق تھیں۔ اور دونوں رپورٹوں میں حادثوں کے بارے میں اس طرح اندراج تھا۔ جیسے دونوں حادثے بہت معمولی قسم کے تھے۔ ایک ہزار فٹ کی بلندی سے گر کر زندہ رہنا — اور خودکشی کر کے بچ جانا۔ دونوں حادثے ڈاکٹر نشاشا کی نظر میں ایسے تھے۔ جیسے قلم تراشتے ہوئے انگلی میں چاقو لگ جائے اور نشاشا ہی کیا۔ کرنل ذوبی۔ ڈاکٹر جارجی سب ہی کی نظر میں ان حادثوں کی کوئی اہمیت نہیں تھی — کیوں آخر ؟۔

یہی بات وہ سمجھنا چاہتا تھا۔

یکایک اس نے دور کہیں کسی کے قدموں کی چاپ سنی۔ جلدی سے اس نے فائل رکھ کر الماری بند کر دی۔ ایک سرسری نظر سارے کمرے پر ڈالی کہ کوئی چیز غلط جگہ تو نہیں رکھی گئی۔ پھر جلدی سے اپنے کمرے میں آ کر بستر پر لیٹ گیا۔ آنکھیں بند کر لیں۔ اور ہلکے ہلکے سانس

سینے لگا تھا۔

اس کے دو منٹ بعد ہی کمرے کا دروازہ کھلا۔ قدموں کی چاپ اس کے بستر کے نزدیک آئی۔ اور ایک ملائم ہاتھ اس کی پیشانی پر آیا۔ اس نے آنکھیں کھول دیں۔

وہ ایشا تھی۔"

اس نے نیند سے جاگنے کی ایکٹنگ کرتے ہوئے کہا۔

"اوہ ایشا یہ تم ہو۔"

"ہاں۔ میں تمہارے لئے پریشان تھی۔ ڈیوٹی ختم کرتے ہی تمہیں دیکھنے آئی ہوں۔ اب کیسے ہو۔؟"

زندہ ہوں۔ اور ٹھیک ہوں۔" اس نے مسکرا کر کہا۔

ایشا اس کے پہلو میں بیٹھ گئی۔

باب

چاند کی سطح پر چلنے والی امریکن گراؤنڈ کار بھی پلاسٹک کے ایک بلبلے کی طرح تھی جس میں آکسیجن بھری ہوئی تھی ۔ البتہ کار کے پہیے بڑے لچکدار تھے ۔ چونکہ چاند کی سطح پر باریک گرد کی تہہ چار پانچ فٹ تک تھی ۔ اس لئے ان لچکدار پہیوں کی ضرورت ہوتی تھی ۔

روسی مون اسٹیشن کے گراؤنڈ کار پورچ میں کیپٹن شیفرڈ نے گاڑی سے اترتے ہوئے اپنے ڈرائیور سے کہا ۔

" مونٹی ۔ تم کار چھوڑ کر کہیں جانا نہیں ۔ کیونکہ ۔ پتہ نہیں کہ کب ہمیں واپس جانا پڑے ۔ "

مونٹی تیس پینتیس سال کا ، دائیں امریکی کا دبلا سا تھا ۔ اس نے ہونٹوں پر زبان پھیرتے ہوئے کہا ۔

" کیپٹن کیا میں اسٹیشن کے ڈائننگ ہال میں نہیں جا سکتا ؟ وہاں کچھ کھا پی لوں گا ۔ اس کے علاوہ کسی لڑکی کی شکل دیکھے ہوئے مجھے تین سال ہو گئے ہیں ۔ "

ڈائیننگ ہال میں چلے جانا۔ لیکن لڑکیوں کے پیچھے نہ بھاگے پھرنا ——"

یہ کہہ کر کیپٹن شیفرڈ ایک سیکورٹی آفیسر کے ساتھ کرنل زوبی کے کوارٹرز کی چلا گیا۔ ڈاکٹر برنارڈ اپنا پورٹ فولیو لئے اس کے ساتھ ساتھ تھا۔

مونٹی ڈاکٹر برنارڈ کا خاص "معمول" تھا — یعنی پر اس پر ڈاکٹر برنارڈ اپنے تجربات کر رہے تھے۔

ڈاکٹر برنارڈ کا خیال تھا کہ مونٹی میں خفیہ حس موجود ہے۔ وہ اپنے دماغ کی لطیف لہروں سے بہت سے کام لے سکتا ہے۔ مثلاً یہ کہ وہ اپنے اسٹیشن میں "جوئے" میں سب سے زیادہ خوش قسمت مانا جاتا تھا۔ ڈاکٹر مونٹی کا خیال تھا کہ وہ پانسہ کے دانوں کو اپنے دماغ کی لہروں سے کنٹرول کر سکتا تھا۔ اسی لئے مونٹی جوئے کا بہت شوقین تھا ——

× × ×

کرنل زوبی نے "واڈکا" کا جام اٹھاتے ہوئے کہا "ہمارے امریکی دوست ڈاکٹر برنارڈ اور کیپٹن شیفرڈ کی صحت کے۔"

"اور ہمارا جام کامریڈ جارجی کی صحت کے لئے۔"

جام ٹکرائے گئے۔ اور پئے گئے۔ اس مختصر سی کانفرنس میں

ڈائرکٹر جارجی۔ ڈاکٹر اڈلوٹ۔ کرنل زوبی۔ تین افراد شامل تھے۔ کچھ دیر تک ادھر اُدھر کی گفتگو چلتی رہی۔ پھر۔۔۔ پروفیسر جارجی نے اصل مقصد کی طرف آتے ہوئے کہا۔

"کیپٹن شیفرڈ۔ اور ڈاکٹر برنارڈ۔ یقیناً آپ لوگوں کو ہماری دوا کا "کھنچ کر نہیں لائی۔۔۔ کیونکہ چاند پر ہم صرف شراب پینے کے لئے اتنا لمبا سفر نہیں کر سکتے۔

"آپ کا اندازہ ٹھیک ہے۔ پروفیسر جارجی" کیپٹن شیفرڈ نے کہا۔ "آپ جانتے ہیں۔ کہ چاند کی سطح پر ہم دونوں اسٹیشنوں میں ہمیشہ برادرانہ تعلقات رہے ہیں۔ زمین پر خواہ ہماری حکومتیں کیسی ہی سیاسی کشمکش میں مبتلا ہوں۔ ہم نے یہاں ہمیشہ تعاون کرنے کی کوشش کی ہے۔ اور آپ نے بھی ہمیشہ تعاون کیا ہے۔ انہیں تعلقات کو مدنظر رکھتے ہوئے میں ایک خطرے سے آپ کو مطلع کرنے آیا ہوں۔"

"خطرہ؟" پروفیسر جارجی نے حیرت سے کہا۔

"جی ہاں۔۔۔ یا تو وہ کسی قسم کا معمہ ہے یا خطرہ۔" کیپٹن شیفرڈ نے کہا۔ "میں سائنس داں نہیں ہوں۔ اس کی تفصیلات ڈاکٹر برنارڈ ہی آپ کو سمجھا سکیں گے۔ اس خطرہ کی دریافت ڈاکٹر برنارڈ نے ہی کی ہے۔"

ڈاکٹر برنارڈ نے شانوں کو جنبش دیکر کہا۔

"بات دراصل یہ ہے کہ میں ابھی اس کو خطرہ" نہیں کہہ سکتا۔ حقیقت یہ ہے کہ کچھ عرصہ سے عجیب قسم کے سگنل ہمیں موصول ہو رہے ہیں"

"زمین سے" ڈاکٹر اوٹو نے سوال کیا۔

"جی نہیں ۔ وہ سگنل یا لہریں آپ کے ۔ اسٹیشن سے بھیجی جا رہی ہیں ۔ یا اس کا ذریعہ آپ کے اسٹیشن کے قریب کہیں ہے ۔ ہم نے سوچا ممکن ہے کہ کوئی جاسوس آپ کے اسٹیشن میں کام کر رہا ہو ۔ اور اپنی حکومت کو ان لہروں کے ذریعہ یہاں کی خبریں پہنچاتا ہو۔"

پروفیسر جارجی نے قدرے تیز لہجہ میں کہا۔

"یہ ناممکن ہے ـــــ ہمارے اسٹیشن میں جاسوس کوئی نہیں ہو سکتا۔"

ڈاکٹر اوٹو نے کہا

"لیکن اس قسم کی لہریں ہمارے کسی آلے یا ریڈیوسٹ نے وصول نہیں کیں ۔"

"یہی میں آپ کو بتانا چاہتا ہوں ـــ" ڈاکٹر برنارڈ نے کہا "وہ لہریں عام لہروں کی طرح نہیں ہیں ۔ حتیٰ کہ وہ سوپر سونک بھی نہیں ہیں ـــ"

"پھر وہ کیسی لہریں ہیں ۔"

ٹیلی پیتھک لہریں ۔" ڈاکٹر برنارڈ نے جواب دیا۔" آپ جانتے ہیں کہ میں پیرا سائیکولوجی پر ریسرچ کر رہا ہوں۔ میری تھیوری یہ ہے کہ انسان کے خیالات دراصل ایک قسم کی لطیف لہریں ہوتے ہیں۔ اور اگر وہ شخص ان لہروں سے کام لینے کے قابل ہو جائے تو وہ ٹیلی پیتھر ہو سکتا ہے۔ یا اپنے خیالات کی لہروں سے بہت سے عجیب عجیب کام لے سکتا ہے۔ ہپناٹزم۔ مسمریزم انہیں لہروں کا ایک ادنیٰ کرشمہ ہے۔ اس سلسلے میں مجھے اس قدر کامیابی حاصل ہو چکی ہے کہ میں ایک بہت حساس آلے کے ذریعہ خیالات کی لہریں گراف کی شکل میں ریکارڈ کر لیتا ہوں۔ میرے آلے کی مقررہ حدود میں کوئی شخص اگر گزرے گا تو اس کے خیالات کی لہریں ریکارڈ ہو جائیں گی۔ خیالات کی لہروں کے علاوہ سوپرسونک حرارت کی لہریں وہ آلہ ریکارڈ نہیں کر سکتا۔

اسی آلے پر کچھ دن سے گراف خود بخود چلنے لگتا ہے۔ اور عجیب قسم کے پیٹرن بنانے لگتا ہے۔ جب کہ اس آلہ کی حدود میں کوئی شخص موجود نہیں ہوتا۔ اور لکیروں کا وہ پیٹرن بالکل کسی انسانی دماغ کی لہروں سے مشابہ ہوتا ہے۔ لیکن یہ لہریں عام انسانی دماغ کی لہروں سے ہزاروں گنا زیادہ طاقتور ہوتی ہیں۔ مثلاً میری تحقیق کے مطابق یا میرے آلے کی گنجائش کے مطابق ایک ایک انسانی دماغ کی لہریں صرف اسی وقت ریکارڈ ہو سکتی ہیں جب

اور اسے دس فٹ کے اندر اندر ہو۔ لیکن یہ عجیب و غریب لہریں چاند کی سطح سے گذر کر ہمارے اسٹیشن میں داخل ہو کر اس آلے پر اپنا ثبوت چھوڑ جاتی ہیں۔"

"یہ ناممکن ہے۔" پروفیسر جارجی نے کہا۔ "یہ قطعی ناممکن ہے۔" ڈاکٹر برناڈ۔ آپ جانتے ہیں کہ چاند پر فضا نہیں ہے۔ اس لئے یہاں ہر قسم کی لہریں روشنی کی کرن کی طرح سیدھی چلتی ہیں۔ اس لئے یہ ناممکن ہے کہ ہمارے اسٹیشن یا اس کے قریب سے نشر کی ہوئی لہریں براہ راست آپ کے اسٹیشن تک پہنچ جائیں۔"

"یہ درست ہے۔" ڈاکٹر برناڈ نے کہا۔ "لیکن پروفیسر جارجی ہماری معلومات ان لہروں کے لئے ہیں۔ جنہیں ہم جانتے ہیں۔ جن لہروں کی خصوصیات کے بارہ میں ابھی ہم جانتے ہی نہیں۔ ان کے بارے میں ہم کیسے کہہ سکتے ہیں کہ کس طرح چلتی ہیں۔ اور کس طرح پھیلتی ہیں۔"

پروفیسر جارجی نے شانوں کو جنبش دیکر کہا۔

"بہرحال ایک بات میں یقین سے کہہ سکتا ہوں کہ ہمارے اسٹیشن میں جاسوس نہیں ہو سکتا۔ نہ ہی اس قسم کی لہریں خارج کرنیوالا کوئی آلہ اسٹیشن میں چھپایا جا سکتا ہے۔ ہمارے اسٹیشن میں ہر پندرہ دن کے بعد ایک ایک چیز چیک کی جاتی ہے۔"

ڈاکٹر اوتو نے کچھ سوچ کر کہا۔

ڈاکٹر برنارڈ آپ کے پاس وہ آلہ ہے جو یہ لہریں ریکارڈ کرتا ہے۔"

"جی ہاں۔"

"میرا مطلب ہے آپ کی گراؤنڈ کار میں فٹ ہے، یقیناً آپ اس کو ساتھ لائے ہوں گے۔"

یہاں پر ڈاکٹر برنارڈ جھوٹ نہیں بول سکتا تھا۔ کیونکہ اسے یقین تھا کہ ڈاکٹر ادنو تحقیق کے بعد ہی یہ بات کہہ رہا تھا۔ اسٹیشن کے دوسرے سائنسدانوں نے گراؤنڈ کار کا اچھی طرح معائنہ کر کے پروفیسر جارجی اور ڈاکٹر ادنو کو رپورٹ دیدی ہوگی۔ اس لئے ڈاکٹر برنارڈ کو تسلیم کرنا پڑا۔

"جی ہاں۔ کار میں موجود ہے۔"

"بس تو آپ ہمارے ساتھ تعاون کیجئے۔ اور وہ آلہ دو ہفتوں کے لئے یہاں چھوڑ جائیے۔ ہم چیک کریں گے۔ اگر واقعی اس قسم کی لہریں یہاں کہیں سے نشر کی جاتی ہیں تو ہم بہتر طریقہ پر چیکنگ کر سکتے ہیں۔"

ڈاکٹر برنارڈ نے بے بسی کے عالم میں کیپٹن شیفرڈ کی جانب دیکھا۔ وہ دونوں پھنس گئے تھے۔ تعاون اور برادرانہ تعلقات کے نام پر اب وہ انکار نہیں کر سکتے تھے۔ آخر کیپٹن شیفرڈ کو کہنا پڑا۔

آپ شوق سے ڈاکٹر برنارڈ کا آلہ رکھ لیجئے۔"

"تھینک یو۔" کیپٹن زوبی نے سر کو خم کیا۔

باب

ڈرائیور مونٹی کچھ دیر ڈرائنگ ہال میں بیٹھا کافی پیتا رہا
اس نے دو تین لڑکیوں سے دوستی کرنی چاہی لیکن کسی نے
زیادہ لفٹ نہ دی اس لئے وہ اکتا کر پھر باہر اپنی گراؤنڈ
کار کے قریب آگیا۔

کچھ دیر وہ سنتری سے باتیں کرتا رہا۔ پھر آخر اس نے پہرہ دار
کو اپنے ساتھ جوا کھیلنے پر راضی کر لیا۔ پہرہ دار کے لئے یہ نیا تجربہ
تھا۔ اس نے اپنی زندگی میں کبھی جوا نہیں کھیلا تھا۔

مونٹی نے جیب سے پانسے کا دانہ نکالا۔ پانچ پانچ ڈالر
کی شرط لگی۔ مونٹی نے دانہ پھینکا۔ دانہ گھوم کر چار پر رک گیا
اس کے بعد سنتری نے دانہ پھینکا۔ دانہ تھوڑی دیر گھومتا رہا
اور چھ پر رک گیا۔ سنتری جیت گیا۔

مونٹی نے دوسری بار دس ڈالر کی شرط لگائی۔ سنتری

جس کا نام رسیال تھا راضی ہو گیا۔ مونی نے پھر دانہ پھینکا
اور ڈاکٹر برنارڈ کی ہدایت کے مطابق اپنے خیالات پوری
طرح دانے پر مرکوز کرکے خواہش کی کہ دانہ چھ پر گرے۔
لیکن اس بار دانہ پھر صرف چار پر گرا۔
سنتری رسیال نے ہنس کر دانہ لاپروائی سے پھینک دیا۔
دانہ تھوڑی دیر گھوم کر چھ پر گرا۔ اور وہ پھر جیت گیا۔
تیسری بار بھی رسیال کا دانہ چھ پر گرا۔ اور وہ جیت گیا۔
مونی کے ماتھے پر پسینہ آگیا۔ یہ اس کی زندگی میں پہلا
واقعہ تھا۔ کہ وہ اس طرح ہار رہا تھا۔ ورنہ وہ کبھی نہیں ہارا تھا۔
رسیال کا دل بڑھ گیا تھا ۔ چوتھی بار مونی نے جب بڑی
شرط لگائی تو رسیال فوراً راضی ہو گیا۔ اور چوتھی بار بھی جیتا۔
اب مونی بدحواس ہو گیا تھا۔ اس کو اپنی شکست کا
احساس ہو رہا تھا۔ اس کی ساری مشقیں رسیال کے سامنے
بیکار ہو گئی تھیں۔ وہ بڑھ بڑھ کر داؤں لگاتا۔ دانے پر اپنی پوری
قوت ارادی لگا دیتا۔ اپنے خیالات کی تمام لہریں دانہ کو چھ پر
لانے میں صرف کر دیتا۔ لیکن دانہ پانچ سے زیادہ نہیں گرا۔ اور
رسیال کے لئے ہر بار دانہ چھ پر گرتا۔
مونی کسی قسم کے فریب کا بھی شبہ نہیں کر سکتا تھا۔ کیونکہ
دانہ اس کا اپنا تھا۔ آخر اس نے اپنی ساری جیب خالی کر دی۔ جیب

خالی ہو گئی تو وہ اُٹھ کھڑا ہوا۔ اور بولا۔

"بس"

"بس ۔۔۔" رسپال نے کہا۔ "ابھی اور کھیلو ۔۔۔؟"

"میرے پاس اب کچھ بھی نہیں رہا۔" موشی نے بے بسی سے کہا۔

"تو کیا ہوا۔ ایک رسید لکھ دینا۔ میں پروفیسر جارجی کو دے دونگا وہ تمہارے اسٹیشن سے منگا لیں گے۔"

"نہیں آج مجھے معلوم ہوا کہ مجھ سے زیادہ دماغی قوت رکھنے والے لوگ بھی موجود ہیں۔"

"کیسی دماغی قوت ۔۔۔؟"

"میرے دوست" اس نے سنتری کے شانوں پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔ "تم ایک غیر معمولی قوت کے مالک ہو۔ جس کا تمہیں احساس نہیں اگر تم ہمارے سٹیشن پر ہوتے تو صرف پہریدار نہ ہوتے۔"

"پھر کیا ہوتا ۔۔۔؟"

"تم ڈاکٹر برنارڈ کی تجربہ گاہ میں ہوتے۔ جہاں تمہیں اپنے دماغ کی لطیف لہروں سے کام لینا سکھایا جاتا ۔۔۔ کیا تم نے اس سے پہلے کبھی جوا کھیلا ہے؟"

"نہیں۔ ہمارے ملک میں جوا نہیں کھیلا جاتا۔"

"یہ بھی اچھا ہی ہوا ۔۔۔ اگر تم فرانسیسی ریویرا میں چلے جاؤ تو موشی کارلو کو تباہ کر دو۔ موشی کارلو دنیا کا سب سے بڑا جوا خانہ ہے۔"

"میں نے اس کے بارے میں پڑھا ہے۔" رسپال نے جواب دیا۔

"دنیا پروا نہیں جاؤ۔ تو ایک بار مونٹی کارلو ضرور جاتا۔ وہاں تم لاکھوں کما سکتے ہو۔ اس کے بعد تمہیں زندگی بھر کام کرنے کی ضرورت نہیں ہوگی۔"

رسپال نے مسکرا کر کہا۔

جو انسان کوئی کام نہیں کرتے وہ کس طرح زندہ رہتے ہیں۔"

"جوا کھیل کر ــــ لڑکیوں کے ساتھ تفریح گاہوں میں۔"

"بڑی بے کیف زندگی ہوگی ــــ میرے دوست جب تک تم دن بھر سخت محنت نہ کرو۔ رات کے آرام سے لطف اندوز نہیں ہو سکتے۔ سارے دن آرام کرنے والے کو کیا پتہ کہ آرام کیا ہوتا ہے۔"

مونٹی نے کہا۔

تم تو فلسفہ لے بیٹھے۔ بہر حال تمہاری مرضی۔ اگر تمہاری جگہ میں ہوتا تو میں پورے مونٹی کارلو کو تباہ کر دیتا۔"

اسی وقت کیپٹن شیفرڈ اور ڈاکٹر برنارڈ آتے نظر آئے۔ مونٹی جلدی سے سنبھل کر کھڑا ہو گیا ــــ پھر آگے بڑھ کر بولا۔

"کیا ہم واپس چل رہے ہیں۔ کیپٹن۔"

"ابھی ٹھہرو۔" کیپٹن نے خشک لہجہ میں کہا۔ "ہمیں ایک آدمی کار سے نکال کر ڈاکٹر اور لوگ کے حوالے کرنا ہے۔"

مونٹی نے سوالیہ نظروں سے کیپٹن شیفرڈ کی جانب دیکھا۔ لیکن

کیپٹن خاموش رہا۔ ڈاکٹر برنارڈ نے کارسے آلہ نکالا اور ڈاکٹر ادو کے سپرد کر دیا۔

اس کے بعد وہ واپس اپنے اسٹیشن کی جانب روانہ ہو گئے۔

"کیا ہوا ۔۔۔" مونٹی نے انجن اسٹارٹ کرتے ہوئے کہا۔

لعنت ہے ہم پر۔" کیپٹن شیفرڈ نے کہا۔ "خود اپنے جال میں پھنس گئے دیکھیے۔"

"ہمیں تعاون اور دوستی کے نام پر وہ آلہ انکو دینا پڑے ۔۔۔

پروفیسر جارجی ہماری توقع سے بہت زیادہ ہوشیار شخص ہے"

"یہاں ہر شخص زیادہ ہوشیار ہے ۔" مونٹی نے کہا۔

"لڑکیاں بھی، اور اسٹیشن کے دوسرے لوگ بھی ۔۔۔"

"غالباً تم پر کسی لڑکی نے توجہ نہیں دی"

مونٹی نے مایوسی سے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"نہیں" پھر اس نے پلٹ کر ڈاکٹر برنارڈ سے کہا "ڈاکٹر برنارڈ کیا پانسہ کا دانہ بیس مرتبہ مسلسل چھ پر گر سکتا ہے ۔"

"قانون اتفاق کے مطابق ایسا نہیں ہونا چاہیے یہ ناممکن ہے"

"لیکن آج ایسا ہوا ۔ بیس مرتبہ دانہ چھ پر گرا ۔"

"کیا واقعی" ڈاکٹر برنارڈ نے حیرت سے کہا ۔ "اس کا مطلب ہے تمہاری دماغی قوتیں کچھ قابو میں آتی جا رہی ہیں ۔"

"میری دماغی قوتیں ختم ہو گئیں ۔ میرا دانہ بیس مرتبہ میں ایک بار بھی

چپو پر نہیں گرا۔ میں اس پہرہ دار سپاہی کے ساتھ جو کھیل رہا تھا۔
اس کا دانہ ہمیشہ چپو پر گرا۔"

"بیس مرتبہ۔" ڈاکٹر برنارڈ نے حیرت سے کہا۔

"جی ہاں — اس نے مجھے تلاش کر دیا۔"

"پھر یقیناً وہ شخص ٹیلی فورس کا مالک ہے۔"

"یہ ناممکن ہے — اس نے دانہ کو ایک بار بھی غور سے نہیں دیکھا۔ نہ ہی اس پر توجہ مرکوز کی —"

"پھر اس کی قوت بہت زبردست ہے۔ اس کے دماغ کی قوت انسانی قوت سے بھی زبردست ہے۔ افسوس کاش میں اس شخص پر تجربات کر سکتا۔"

"چلو —" بیٹن شینفر ڈنے کہا۔ "افسوس۔ اب یہ شخص نہیں بچ سکتا۔"
کار واپس روانہ ہو گئی۔

باب

انکوائری کمیشن کے تمام افراد ڈاکٹر اوٹو کی لیبارٹری میں تھے۔ پروفیسر جارجی اور کرنل زوبی بھی موجود تھے۔ وہ سب لوگ بیٹھے تھے۔ صرف ڈاکٹر اوٹو اور اس کا اسسٹنٹ میز کے قریب اس طرح کھڑے تھے جیسے وہ کوئی شعبدہ دکھانا چاہتے ہوں۔

میز پر ایک شیشہ کا مرتبان نما بکس رکھا ہوا تھا۔ جس میں سے شیشہ کی ہی کچھ نالیاں نکلی ہوئی تھیں۔ اور چھوٹے سے ڈبہ نما شیشہ کے شفاف ٹکڑے سے ملی ہوئی تھیں۔

شیشے کے ڈبہ میں ایک سفید چوہا اندر ادھر اُدھر چکر لگا رہا تھا۔ وہ بیچارہ پریشان تھا۔ کہ باہر جانے کا راستہ نظر آتا ہے۔ لیکن راستہ نہیں۔ درمیان میں نظر نہ آنے والی دیواریں ہیں۔

ڈاکٹر اوٹو نے الماری کھول کر ایک چھوٹی سی شیشی نکالی اور میز پر رکھتے ہوئے بولا۔

"حضرات آپ جانتے ہیں کہ دنیا کے جتنے مہلک اور غیر مہلک دشمن

ہیں۔ ہر ایک کا علاج اسی مرض کے جراثیم سے ہوجاتا ہے۔ اس کے علاوہ کسی بھی وبائی بیماری کے پھیلنے میں ایک وقت درکار ہوتا ہے۔ اگر آپ کسی شہر میں طاعون کے جراثیم چھوڑ دیں تو پورے شہر میں بیماری پھیلنے میں کئی ماہ صرف ہوجائیں گے۔ اور اگر کوئی طبی امداد اس شہر کو نہ دی جائے تو بھی سارے شہر کے لوگ نہیں مر سکتے۔ کیونکہ بہت سے آدمی بہت سے مرضوں کے لئے پروف ہوتے ہیں یعنی ان پر جراثیم اثر نہیں کرتے اس کے علاوہ ہر مرض کا کچھ علاج ضرور نکل آتا ہے۔!

"ٹھیک ہے۔" کیمپ کے لیڈر جنرل زوکوف نے کہا۔!

"ڈاکٹر اوٹو نے وہ ہلکے سبز رنگ کی شیشی دکھلاتے ہوئے کہا۔ لیکن اس شیشی کے جراثیم اپنی خاصیت کے اعتبار سے عجیب ہیں

"یعنی — جنرل زوکوف نے سوال کیا۔

"یہ دراصل جراثیم نہیں ہیں۔ وائرس ہیں۔ آپ جانتے ہیں بہت سے امراض صرف وائرس کے ذریعہ پھیلتے ہیں۔ جیسے نزلہ زکام۔ فلو۔ وغیرہ یہ بھی وائرس ہیں آدھا زندہ آدھا مردہ جراثیم۔"

"کیا یہ وائرس چاند پر ہوتے ہیں۔"

"جی نہیں۔ یہ وائرس میری اپنی تحقیق ہیں۔ جس مصنوعی مادہ سے میں نے وہ دماغ بنایا ہے۔ اسی ایسڈ سے یہ وائرس تخلیق کئے ہیں —"

"ان وائرس میں کیا خوبی ہے۔"

"میں بتاتا ہوں — عام طور پر جراثیم اور وائرس میں تیز گرمی میں

مرجاتے ہیں۔ لیکن یہ وائرس کھولتے ہوئے پانی میں بھی اسی طرح مہلک رہتے ہیں۔ اس کے علاوہ سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ اس شیشی کو اگر آپ دس لاکھ آبادی والے شہر میں کھولدیں۔ تو تین گھنٹے کے اندر اندر سارا شہر ختم ہو جائے گا کوئی انسان کوئی جانور غرض کوئی جاندار زندہ نہیں رہے گا۔"

"تین گھنٹہ میں۔" ڈاکٹر موزا نے بے یقینی سے کہا۔

جی ہاں یہ انسانی جسم میں گھستے ہی سے اینڈوں میں بڑھنے شروع ہو جاتے ہیں اور دوسرے انسان میں پہنچ جاتے ہیں۔ یہ فضا میں پھیل جاتے ہیں۔ کسی انسان کے جسم میں صرف ایک وائرس داخل ہوتے ہی وہ وائرس دو منٹ میں خود کو لاکھوں کی تعداد میں بنا لیتا ہے۔ اب اس کا تجربہ دیکھئے۔

آپ جانتے ہیں کہ چوہے کی زندگی بہت کچھ انسانی زندگی سے ملتی ہے۔ اب دیکھئے اس چوہے پر ان وائرس کا کیا اثر ہوتا ہے؟"

یہ کہکر ڈاکٹر اوٹو نے وہ شیشی چوہے کے بکس سے منسلک ہوئے ڈبہ میں رکھ دی اور کارک نکالتے ہوئے بولا۔

اگر اس کا کارک غلطی سے باہر ہوا میں کھل جائے تو پورے اسٹیشن کے افراد پانچ منٹ میں مرجائیں گے۔

جتنے لوگ کمرے میں بیٹھے تھے سب کے جسموں میں تشنج سا پیدا ہو گیا۔ سب کی نگاہیں ڈاکٹر اوٹو کے ہاتھوں پر اس خوفناک شیشی پر جمی ہوئی تھیں۔

لیکن شیشے کے بکس میں محفوظ تھی۔ ڈاکٹر اوڈو نے ایک بہت باریک آلے کے ذریعہ شیشی کھول کر پھر فوراً ہی بند کر دی۔"

چوہا جو شیشے کے بکس میں دوڑا پھر رہا تھا۔ اس نے دو ایک بار کچھ سونگھا۔ اور پھر یکا یک وہ بکس کے درمیان بے جان سا ہو کر گر پڑا۔ لیکن اس کی آنکھوں میں زندگی کی چمک تھی۔ البتہ اس کا جسم ساکت ہو چکا تھا۔

تھوڑی دیر بعد ہی اس کی آنکھوں کی چمک بھی غائب ہو گئی اور وہ مردہ تھا۔ کئی لوگوں کے حلق سے گہرے سانس نکلے ڈاکٹر اوڈو نے کہا۔

"چودہ سیکنڈ۔۔۔ اس چوہے کو مرنے میں چودہ سیکنڈ لگے ہیں۔ انسان چونکہ طاقتور ہوتا ہے۔ اس لئے زیادہ سے زیادہ پانچ منٹ میں مر جائے گا۔ یہ وائرس پہلے جسم کو مفلوج کر دیتے ہیں صرف دماغ زندہ رہتا ہے۔ وہ سوچ سکتا ہے۔ اپنی بے بسی محسوس کر سکتا ہے۔ لیکن تھوڑی دیر بعد ہی دماغ بھی مر جاتا ہے۔"

"بہت خطرناک ہے" ڈاکٹر موزار نے کہا۔ "بہت خطرناک۔ بہت مہلک ہے۔"

"جی ہاں۔" ڈاکٹر اوڈو نے کہا۔ "اور سب سے خطرناک بات یہ ہے کہ ان وائرس کو مارنے والی کوئی شے دنیا میں نہیں ہے۔ ان کا کوئی تریاق نہیں۔"

"مسٹر آپ کو تو معلوم ہو گا ۔"

"افسوس نہیں ۔ ڈاکٹر ادو نے کہا "میرے پاس بھی ان سے محفوظ رکھنے کا کوئی سیرم یا تریاق نہیں ہے" یہ ایک شیشی اگر ایک بار دنیا کے کسی شہر کی فضا میں کھول دی جائے تو یقین کیجئے ۔ تین ماہ کے اندر اندر پورے کرۂ ارض پر زندگی کا نشان نہیں رہے گا ۔ نہ ہی انسانی زندگی ۔ نہ کسی قسم کا جانور نہ پرندے اور نہ کسی قسم کے جراثیم ۔ صرف بس صرف یہی وائرس پوری دنیا پر قابض ہو گئے۔"

"کیا یہ ممکن ہے ؟" جنرل زوکوف نے ڈاکٹر موزار سے سوال کیا ۔

"یقیناً ہے ۔ اگر ان کا کوئی علاج نہیں ۔ تو ممکن ہے ۔ دنیا کی فضا میں شامل ہونے کے بعد پوری زمین سے زندگی ختم کر سکتے ہیں۔"

پروفیسر جابجی نے پہلی بار گہرا سانس لیتے ہوئے کہا ۔

"یہی وجہ ہے جنرل زوکوف کہ یہ شیشی مون اسٹیشن سے کہیں نہیں جائے گی ۔ یہ دنیا میں بھی نہیں جائے گی ۔ کیونکہ کسی وقت بھی اگر یہ غلطی یا کسی کے دیوانے پن سے کھل گئی تو نسل انسانی ہمیشہ ہمیشہ کے لئے ختم ہو جائے گی ۔"

جنرل زوکوف نے کہا ۔

"مسٹر ڈاکٹر ادو اگر آپ یہ وائرس تخلیق کر سکتے ہیں تو اس کا سیرم بھی تیار کر سکتے ہیں ۔"

"میں نے بہت کوشش کر لی ۔ مسٹر کامیاب نہیں ہو سکا ۔"

"پھر تو اس شیشی کو دنیا میں جانا چاہیے۔ تاکہ دوسرے سائنسدان اس پر تجربات کر سکیں۔"

"نہیں" پروفیسر جارجی نے کہا۔" یہ شیشی موون اسٹیشن سے نہیں جا سکتی۔ یہ انسانی تصور سے زیادہ مہلک ہے۔ یہ میرا فیصلہ ہے۔ یہ شیشی اس وقت تک صرف اس لئے محفوظ رکھی گئی تھی۔ تاکہ ہم اپنے کام کا ثبوت پیش کر سکیں۔ آج کے بعد یہ شیشی ضائع کر دی جائے گی۔ معہ اپنے وائرس کے۔"

جنرل زدکوف نے دبے لہجہ میں کہا۔

"شاید اسے نیچے والے پسند نہ کریں۔"

"مجھے پرواہ نہیں۔"

ڈاکٹر موزار نے کہا۔

"یہ وائرس ضائع ہو سکتے ہیں۔"

"یقیناً۔ ڈاکٹر اولڈ نے کہا۔ ایک ہزار ڈگری حرارت میں کیا کوئی انسان اس درجہ حرارت میں زندہ رہ سکتا ہے۔"

"نہیں۔" ڈاکٹر موزر نے سر ہلا دیا۔

"بس تو جہاں تک انسانی زندگی کا تعلق ہے یہ وائرس ضائع نہیں ہو سکتے۔"

کانفرنس روم کے بند کمرے میں انکوائری کمیشن کے تمام ممبر بیٹھے ہوئے آپس میں تبادلۂ خیال کر رہے تھے۔ اس وقت موون اسٹیشن کا کوئی فرد اُن کے ساتھ نہیں تھا۔ جنرل زدکوف کہہ رہا تھا۔ "کامریڈز ہمیں یہاں آئے کافی وقت گذر چکا ہے۔ ہم نے تقریباً ہر چیز دیکھ لی ہے۔ اب میں آپ لوگوں کی رائے چاہتا ہوں۔ کھلے دل کے ساتھ آپ اپنی رائے دیجئے۔ تاکہ ہم ایک نتیجہ پر پہنچ سکیں۔"

سب لوگ کچھ دیر خاموش رہے پھر سب سے پہلے سمی نوف خلائی انجینئر نے کہا "میری رائے یہ ہے کہ اسٹیشن میں ڈسپلن کی کمی ہے۔ نمبر دو۔ یہ کہ یہاں کے ذمہ دار حضرات میں کچھ احساس برتری پیدا ہو گیا ہے جس کی وجہ سے وہ حکومت کی جانب سے بے پروا ہوتے ہوئے کام میں لاپرواہی برت کر اپنے فیصلوں پر زیادہ بھروسہ کرنے لگے ہیں۔ مثلاً اس عظیم لیکن بیکار ورلڈ پر اتنا روپیہ

صرف کرنے کی وجہ میری سمجھ میں نہیں آسکی۔ یا ان وائرس کی تحقیق پر اتنا وقت برباد کرنے کے بعد وہ لوگ انکو ضائع کر دینا چاہتے ہیں۔ یہ تمام باتیں ظاہر کرتی ہیں کہ یہاں کے لوگ خود کو ہمارے قوانین اور اصولوں کا پابند نہیں سمجھتے۔ میرا خیال یہ ہے کہ اگر مون اسٹیشن سپلائی کے لئے زمین کا محتاج نہ ہوتا تو وہ اپنی خود مختار کالونی بنا لینے کے خواب دیکھنے لگتے۔ یہ میری ذاتی رائے ہے مجھے معلوم نہیں کہ آپ لوگوں نے کیا تاثر قائم کیا ہے؟"

لوخوف پولیٹیکل اتاچی نے شانوں کو جنبش دے کر کہا۔
"میں مسٹر سیمی نوف کی رائے سے متفق ہوں۔"
ڈاکٹر موزار نے کہا۔
"میں اگرچہ اُن کی اس درجہ آزادی کے خلاف ہوں لیکن تجربات کے سلسلے میں میں ڈاکٹر اولوئے کے دلائل کو نظر انداز نہیں کر سکتا۔ تجربات ہماری زندگی کو آگے بڑھاتے ہیں۔ اگر تجربات نہ کئے جاتے تو انسان اتنا بلند کبھی نہیں ہو سکتا تھا۔ جہاں تک ان وائرس کا تعلق ہے اس سلسلے میں بھی میں پروفیسر جاربی سے متفق ہوں۔ ایسے مہلک ہتھیار کا ضائع کر دینا ہی اچھا ہے۔ جو کسی وقت بھی انسانیت کے لئے خطرہ بن سکتا ہے۔"

جنرل زدکوف نے نائب مدیر شعبہ نشر و اشاعت سے سوال کیا
"آپ کا کیا خیال ہے کامریڈ زید؟"

"میں بھی اس رائے سے متفق ہوں کہ یہاں بے دریغ روپیہ اور وقت بغیر کسی پروگرام کے ضائع ہو رہا ہے۔ سوال صرف یہ ہے کہ ایسا کیوں ہو رہا ہے۔ یہ کس کی کمزوری یا غلطی ہے۔"

"اسے ہم غلطی نہیں کہہ سکتے۔ صرف کمزوری کہہ سکتے ہیں" یتمائن نے کہا۔

"کس کی کمزوری۔"

"اسٹیشن ڈائرکٹر کامریڈ جارجی کی کمزوری ہے۔ یہاں کی تنظیم کے ذمہ دار ہیں۔"

"رائٹ۔" جنرل زدکوف نے کہا۔ "میں آپ لوگوں سے متفق ہوں اور آپ سب لوگوں کی رائے سننے کے بعد میں اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ ہمیں خلائی امور کی وزارت کو مون اسٹیشن پر کچھ ضروری تبدیلیوں کا مشورہ دینا چاہیئے۔" "مثلاً کیسی تبدیلیاں" ڈاکٹر موزا نے سوال کیا۔

"مثلاً یہ کہ ہمیں ڈائرکٹر جارجی کی جگہ کوئی دوسرا آدمی بھیجنا چاہیئے۔" سیمی نوف خلائی انجنیئر نے کہا۔

"کامریڈ جارجی سات سال سے مون اسٹیشن کے انچارج ہیں۔ ان کا تجربہ ایک اہمیت رکھتا ہے۔ ان کی قیمتی خدمات سے ہمیں بہت فائدہ پہنچا ہے۔ ہم محض ذرا سی بات کے لئے انکو اس عہدے سے الگ نہیں کر سکتے۔"

"آپ نے میرا مطلب غلط لیا کامریڈ سیمی نوف" جنرل زدکوف

نے جواب دیا "کامریڈ جارجی کو ماسکو واپس بلانے کا مقصد ان کی بے عزتی ہرگز نہیں۔ بلکہ اصولاً ان کو اب رخصت ملنی چاہیئے۔ سات سال سے وہ اپنے وطن اور دوستوں سے جدا ہیں۔ ان کو اپنی زمین پر بھی زندگی سے لطف اندوز ہونے کا موقعہ دیا جانا چاہیئے۔ کامریڈ جارجی کی خدمات کا ہمیں سب کو اعتراف ہے۔

ماسکو واپس بلانے میں ان کی بے عزتی نہیں۔ بلکہ وہاں اعزاز دیا جائے گا۔ عہدے اور مرتبے میں ترقی کی جائے گی۔ وہ ایک ہیرو کی طرح واپس جائیں گے۔ بہر حال کبھی تو ان کی جگہ کسی کو آنا ہی ہوگا۔ اور تبدیلی کے لئے یہ بہترین وقت ہے۔"

"لیکن اگر کامریڈ جارجی نے واپس جانا پسند نہ کیا۔" ڈاکٹر موزار نے کہا۔

"میری سمجھ میں نہیں آتا کہ وہ ایسا کیوں کریں گے۔ یہاں کی زندگی سخت ہے۔

یہاں کیا لطف ہے۔ انہیں اپنی ذمہ داریوں سے سبکدوش ہو جانے میں خوشی حاصل ہونی چاہیئے۔"

"یہ ٹھیک ہے" کونار نے کہا۔ "میرے خیال میں جنرل رودکوف کا فیصلہ مناسب ہے۔"

سب خاموش رہے تو رودکوف نے کہا۔

کسی صاحب کو کوئی اعتراض ہے

"نہیں" سب نے مل کر کہا۔

"بس تو اب ہمیں اپنی انکوائری ختم کر کے واپس چلنے کا پروگرام بنانا چاہیے"

اسی وقت دیوار میں لگے ہوئے لاؤڈ اسپیکر کی گھنٹی بجی اور ایک آواز نے کہا۔

"جنرل زدکوف۔ میں جارجی بول رہا ہوں۔ اور ایک حادثہ کی خبر سنانا چاہتا ہوں"

جنرل زدکوف نے ایک دوسرا بٹن دبا کر کہا۔

"بس کامریڈ جارجی ــــ ہم سب سُن رہے ہیں"

"آپ کو معلوم ہے کہ چند گھنٹہ پیشتر امریکن مون اسٹیشن سے کیپٹین شیفرڈ اور ڈاکٹر برنارڈ ہم سے ملنے آئے تھے"

"ہاں ــــ آپ نے ذکر کیا تھا۔ لیکن وہ تو واپس چلے گئے"

"جی ہاں ــــ ابھی کچھ دیر پہلے امریکن ریڈیو ٹرانسمیٹر پر ہم سے پوچھا گیا تھا۔ کہ کیپٹن شیفرڈ اور ڈاکٹر برنارڈ ابھی یہاں سے روانہ ہوئے یا نہیں۔ ہم نے انکو بتا دیا کہ وہ پانچ گھنٹے پہلے روانہ ہو چکے ہیں"

راستہ زیادہ سے زیادہ تین چار گھنٹہ کا ہے۔ یہاں سے روانہ ہونے سے پہلے اُنہوں نے بھی ریڈیو سے اپنی روانگی کی اطلاع اپنے ہیڈ کوارٹر کو دیدی تھی۔ لیکن وہ ابھی تک نہیں پہنچے ظاہر ہے کہ اس بات سے امریکن ہیڈ کوارٹر میں پریشانی ہونی چاہئے تھی۔"

"پھر کیا ہوا" جنرل زدکوف نے پوچھا "کیا وہ پہنچ گئے ـــ؟"

"نہیں۔" پروفیسر جارجی نے جواب دیا "ہمارا جواب ملنے کے بعد ایک امریکن ہیلی کاپٹر ان کی تلاش میں نکلا۔ اور ابھی ابھی ان کا ریڈیو پیغام ملا ہے۔

کہ کیپٹن شیفرڈ کی گراونڈ کار ان کو مل گئی ہے۔"

"صرف کار؟"

"نہیں وہ تینوں حضرات بھی ــــــ لیکن تینوں مردہ ہیں۔"

"مردہ ــ؟" جنرل روکوف نے حیرت سے کہا ــ "کیسے کیا ہوا۔؟"

"کچھ معلوم نہیں گراونڈ کار۔ ایک بڑے سے گڑھے میں پڑی ہوئی ملی ہے۔ گرنے سے کار کا پلاسٹک خول پھٹ گیا۔ اور آکسیجن نکل جانے کے باعث تینوں انسانوں کی موت واقع ہوگئی۔ وہ لوگ موقع واردات پر تحقیق کر رہے ہیں۔ یہ ابھی تک معلوم نہیں ہو سکا۔ کہ کار اس گڑھے میں گری کیسے۔"

"بڑی افسوس ناک خبر ہے۔ کامریڈ جارجی براہ کرم ہماری جانب سے اظہار افسوس و ہمدردی کے کچھ الفاظ بھیج دیجئے"

"میرا خیال ہے ان کو ہم پر شبہ نہیں کرنا چاہیئے۔ کیونکہ ہمارا اس سے کوئی فائدہ نہیں ہو سکتا تھا۔ ہم نے ہمیشہ اُن کے ساتھ تعاون کیا ہے۔ بہر حال میں آپ کی جانب سے ان کو تعزیت کا پیغام بھجوائے دیتا ہوں۔"

"تھینک یو کامریڈ ــــــ"

باب

کبھی کبھی خود کو تھکانے کے لئے موں اسٹیشن پر کوئی جسمانی کام ضروری ہوتا تھا۔ چنانچہ اس مقصد کے لئے لوگ زیر زمین دور کوارٹرز کو بڑھانے کے لئے کام کرتے تھے۔ وہ کدال اور پھاوڑے سے کر زمین کو سرنگ کی طرح اندر ہی اندر کھودتے تھے۔ اس طرح ورزش بھی ہوتی رہتی تھی اور کام بھی۔

طارق بھی ایک لمبا سا کدال لئے زمین کھود رہا تھا۔ ایک اور شخص ہتھوڑے سے ایک بڑے پتھر کو توڑ رہا تھا۔ یہ شخص وہی ویال تھا جو سنتری کی ڈیوٹی دے رہا تھا۔ جس کے ساتھ مونی برا کھیلتا رہا تھا۔ طارق کی برابر میں ایک اور شخص جیفری بھی کدال چلا رہا تھا۔ جیفری نے ذرا سانس لینے کے لئے رک کر کہا۔

"طارق تم نے وہ حادثے کی خبر سنی۔"

"وہی امریکن گراؤنڈ کار والے حادثے کی۔"

"ہاں۔" جیفری نے سر ہلایا۔

"مجھے افسوس ہے۔ بے چارے" طارق نے جواب دیا۔
"سب سے زیادہ مجھے افسوس ہے" سہیل نے جواب دیا۔ "صبح میں بیرہ پر تھا۔ اُن کا ڈرائیور میرے ساتھ جوا کھیلتا رہا۔ اور بے چارہ سب کچھ ہار گیا۔ وہ اپنی ہار پر سخت نروس ہو رہا تھا۔"
جیفری نے کہا۔
"تم نے اس کی پوری جیب خالی کرا دی تھی۔"
"ہاں۔ اتفاق ہے کہ قسمت میرا ساتھ دیتی رہی۔ میں نے اپنی زندگی میں پہلی بار جوا کھیلا تھا۔ جب کہ وہ ایک ماہر جواری تھا۔ وہ بیچارہ نروس ہی اس لئے تھا کہ بقولِ خود وہ اپنی زندگی میں کبھی نہیں ہارا تھا۔"
طارق نے کہا۔
"بس تو حادثہ کی ایک وجہ ڈرائیور کا ذہنی الجھن میں گرفتار ہونا بھی ہوسکتا ہے۔"
"لیکن گرانڈ کار کا اس کے بارے کیا واسطہ۔؟"
"کچھ نہ ہو ـــــ لیکن جب کبھی ہم نروس ہوتے ہیں تو ہمارا ذہن ایک مرکز پر مجتمع نہیں ہوسکتا۔ اور ہم لاپروا ہو جاتے ہیں۔ ممکن ہے وہی ذہنی الجھن حادثہ کا سبب بن گئی ہو۔"
"ہاں۔ یہ ممکن ہے۔" جیفری نے سر ہلا کر کہا۔
اسی وقت ایک عجیب واقعہ پیش آیا۔ سہیل نے ہتھوڑا اُٹھا کر پتھر پر چلانا چاہا ـــــ لیکن اچانک ایک فولادی ہتھوڑا لکڑی

کے دستہ سے نکل گیا - اور اچھل کر طارق کے سر کی طرف آیا ۔۔۔
لاشعوری طور پر طارق ہتھوڑے کی زد سے بچنے کے لئے نیچے بیٹھ گیا -
اور ہتھوڑا اس کے سر سے گزرتا پیچھے جا پڑا ۔۔
اگر اتفاق سے اس کی نظر ہتھوڑے پر نہ پڑتی اور وہ نیچے نہ جھک
جاتا تو وزنی ہتھوڑا اس کے سر کے ٹکڑے کر دیتا ۔
چند لمحوں کے لئے سب ساکت رہ گئے ۔ پھر رسپال نے کہا ۔
"سوری طارق ۔ کمبخت جانے کیسے نکل گیا ہے"
"شکر ہے کہ نقصان نہیں ہوا" جیغری نے کہا ۔۔۔ "طارق تم
خوش قسمت ہو ۔ دو مرتبہ تم مرتے مرتے بچے "
"میں واقعی خوش قسمت ہوں ۔" طارق نے خشک لہجہ میں
کہا اور اپنا گراں چھینکتے ہوئے بولا ۔۔۔ "اب میں تھک چکا ہوں"
اس لئے واپس چلتا ہوں ۔ مجھے سخت بھوک لگ رہی ہے "
یہ کہکر وہ جواب کا انتظار کئے بغیر اپنے کوارٹر میں واپس آگیا ۔
دو گھنٹے بعد وہ ڈائننگ ہال میں کھانا کھا رہا تھا کہ ڈاکٹر اوڈو
اور اسسٹنٹ چیف باتیں کرتے ہوئے ہال میں داخل ہوئے ۔ طارق سے
اُن کی نظریں ملیں ۔ اور وہ ہیلو کہکر اُسی کی ٹیبل پر آبیٹھے ۔ ان
دونوں نے بھی اپنا کھانا منگایا ۔ اور باتیں کرنے لگے ۔
"کہئے طارق صاحب" ڈاکٹر اوڈو نے کہا ۔۔۔ "دن اسٹیشن کی زندگی
کچھ راس آئی ۔۔

"آہستہ آہستہ میں نروس ہوتا جا رہا ہوں ۔۔۔" طارق نے جواب دیا۔

"ڈیئر گارڈ ۔۔۔ مجھے یقین ہے چند روز میں تم عادی ہو جاؤ گے" کچھ دیر ادھر ادھر کی باتیں کرنے کے بعد حنیف نے کہا۔

"کیا تم نے اس آلے پر کچھ تجربات کئے۔ ڈاکٹر اوڈو وڈ اکٹر برنارڈ تمہیں دے گئے تھے"

"ہاں" ڈاکٹر اوڈو نے جواب دیا۔ "وہ آلہ واقعی کچھ عجیب عجیب قسم کی لہریں گراف پیپر پر بنا رہا ہے"

"اس کا مطلب ہے ڈاکٹر برنارڈ کا خیال صحیح تھا۔ واقعی کوئی شخص خفیہ پیغامات ہمیں بھیج رہا ہے"

"نہیں" ڈاکٹر اوڈو نے سر ہلا کر کہا "وہ لہریں یا لکیریں پیغام معلوم نہیں ہوتے ۔۔۔ ایک بات ہمیشہ یاد رکھو۔ پیغامات خواہ کسی بھی صورت میں بھیجے جائیں ان میں ایک خاص قسم کی مناسبت ضرور پائی جاتی ہے۔ پیغام خواہ آپ کوڈ ہندسوں میں بھیجیں یا تحریروں میں یا لہروں کی صورت میں حروف جب بھی دوبارہ دوبارہ آئیں گے ان میں وہی مناسبت ہو گی۔ جبکہ اس آلہ پر بنائے ہوئے گراف کی کوئی ایک لکیر دوسری لکیر سے نہیں ملتی۔ اس کا مطلب ہے وہ کوئی پیغام نہیں ہے" "تو کیا چیز اخفی ہے" پھر وہ کیا چیز ہو سکتی ہے؟"

میرا ایک نظریہ ہے۔

"کیا۔۔۔"
"ڈاکٹر برنارڈ کہہ رہے تھے کہ وہ آلہ دماغی لہروں کو ریکارڈ کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے ۔ اُن کا کہنا تھا کہ ہمارے اسٹیشن سے خارج ہونے والی وہ لہریں کسی ایک انسان کے خیالات کی لہروں سے بہت زیادہ طاقتور ہیں ۔ اگر یہ صحیح ہے تو صرف ایک ہی جواب ممکن ہے ۔"
"کیا ۔؟"
"تھری ایکس ۔"
"تھری ایکس" طارق نے آگے جھکتے ہوئے حیرت سے کہا "ہمارا عظیم دماغ ۔ وہ بھی انسانی دماغ کی مانند ہے اسلئے اس سے نکلنے والی لہریں بھی طاقتور ہونی چاہئیں ۔ اگر وہ دماغ انسانی دماغ کی مانند ہے تو وہ سوچ بھی سکتا ہے ۔ ممکن ہے وہ کچھ سوچتا ہو ۔ افسوس صرف یہ ہے کہ اگر وہ کچھ سوچتا ہے تو ہم اسکو نہ سمجھ سکتے ہیں ۔ نہ محسوس کر سکتے ہیں ۔"
جیف نے حیرت سے کہا ۔
"واقعی یہ ممکن ہے ۔ اتنی طاقتور لہریں صرف تھری ایکس سے ہی پیدا ہو سکتی ہیں ۔ کسی ایک انسان کے خیالات کی لہریں اتنی طاقتور نہیں ہو سکتیں ۔"
"یہ تو میں جانتا ہوں کہ وہ دماغ زندہ ہے ۔" ڈاکٹر ادنو

نے کہا : ہم بھی اس دماغ میں دوڑنے والے برقی کرنٹ کے گراف بناتے رہتے ہیں۔ لیکن ہمارا خیال تھا کہ وہ صرف برقی کرنٹ کی لہریں ہیں۔"

طارق نے سوال کیا

"کیا کوئی ایسی صورت ہو سکتی ہے کہ آپ اس دماغ میں پیدا ہونے والے خیالات کو سمجھ سکیں۔"

"ابھی مشکل ہے۔ ہم تجربات کر رہے ہیں۔ اس دماغ کے ساتھ نہ ہونٹ ہیں اور نہ آواز بنانے والے آلات اس لئے وہ بول نہیں سکتا۔ اس کو سمجھنے کے لئے ہمیں کوئی دوسرا طریقہ نکالنا پڑے گا۔"

"سوال صرف یہ ہے کہ اگر وہ دماغ سوچنے کی قوت رکھتا ہے تو کیا سوچتا ہوگا۔"

"کاش میں اس سوال کا جواب دے سکتا۔" ڈاکٹر ادو نے جواب دیا۔

اسی وقت ہال میں لگے ہوئے لاؤڈ اسپیکر نے اعلان کیا۔

"اٹینشن پلیز ۔۔۔ انکوائری کمیشن وطن واپس جا رہا ہے پانچ منٹ بعد اُن کا راکٹ روانہ ہو جائے گا۔ آپ حضرات ٹیلی ویژن پر یہ منظر دیکھ سکتے ہیں۔"

"دیری گڈ ۔۔۔" یہ کہہ کر چیف اُٹھا اور اس نے ٹیلی ویژن

کا بٹن دبا دیا۔
تھوڑی دیر بعد ہی وہ راکٹ پورٹ کا منظر اسکرین پر دیکھ رہے تھے۔

سطح چاند سے راکٹ اوپر اٹھنے کا منظر بھی عجیب کیفیت رکھتا ہے۔ راکٹ سے نکلتے ہوئے سرخ اور زرد شعلے اس قدر تیز روشن ہوتے ہیں۔ کہ آنکھیں چندھیا جاتی ہیں۔ لاؤڈ اسپیکر پر راکٹ کنٹرول آفس کی گھنٹی کی آواز صاف سنائی دے رہی تھی۔ طارق کے علاوہ کمیشن کے تمام لوگ راکٹ میں سوار ہو چکے تھے۔ دروازے سیل بند ہو چکے تھے۔ لاؤڈ اسپیکر کہہ رہا تھا "بیس سیکنڈ راکٹ چھوٹنے میں باقی ہیں"

پھر "آٹھ ___ سات ___ چھ ___ پانچ ___ چار ___ تین ___ دو ___ ایک۔ بلاسٹ ___"

لفظ بلاسٹ کے ساتھ ہی مینار کی طرح عظیم راکٹ کے جسم میں تھرتھراہٹ سی ہوئی۔ اور وہ لانچنگ پیڈ سے اوپر اٹھا۔ انجن کے شعلے تیزی سے نکلنے لگے۔

چند سیکنڈ کے لئے ایسا محسوس ہوا جیسے راکٹ وہیں ٹھہر

گیا ہے۔ پھر یکایک وہ تیزی سے اُوپر چڑھنے لگے۔ اور ایک منٹ بعد ہی وہ ستارے کی مانند چھوٹا سا نظر آ رہا تھا۔
ٹیلی ویژن اسکرین پر راکٹ حرکت کرتا ہوا صاف نظر آ رہا تھا۔
طارق۔ ڈاکٹر اور ٹو۔ چیف سب کی نگاہیں ٹیلی ویژن پر لگی ہوئی تھیں۔
یکایک سارا ٹیلی ویژن اسکرین روشنی سے چکا چوند ہو گیا تھا۔ جیسے سورج پھٹ پڑا ہے۔ ایک سیکنڈ کے بعد روشنی کم ہوئی تو سیاہ آسمان میں صرف ستارے چمک رہے تھے۔ راکٹ غائب ہو چکا تھا۔
ان سب کے دل تیزی سے اچھل کر رہ گئے۔ سب کے سانس سینوں میں گھٹ کر رہ گئے۔ کیونکہ وہ جانتے تھے کہ یہ کیا ہوا ــــ
راکٹ کا ایٹم بم بھی پھٹ گیا تھا۔ اور اب راکٹ مع اپنے مسافروں کے مکمل طور پر تباہ ہو گیا تھا۔

× × ×

طارق بستر پر لیٹا ہوا سوچ رہا تھا۔ راکٹ کی تباہی نے مزید شکوک اس کے ذہن میں پیدا کر دیئے تھے۔ یہ عین ممکن تھا کہ راکٹ کے ایٹمی انجن میں کسی نے بم رکھ دیا ہو۔ دانستہ راکٹ اور اس کے مسافروں کو تباہ کیا گیا ہو۔
لوبووسکی کی رپورٹ کے مطابق اسٹیشن پر کوئی جاسوس تھا۔

لوبو نے اپنا شک رومیل نام کے کسی آدمی پر ظاہر کیا تھا۔ لیکن اسٹیشن میں نہ لوبو کا پتہ تھا۔ نہ رومیل کا۔ لوبو بھی اسکو ہسپتال میں اتفاق سے نظر آگیا تھا ۔۔۔؟

یکایک دیوار میں لگے ہوئے لاؤڈ سپیکر پر اعلان ہوا ۔۔۔
اٹینشن اٹینشن پلیز ۔۔۔ تمام ممبران کو مطلع کیا جاتا ہے کہ وہ اپنے اپنے رہائشی کوارٹرز سے باہر نہ نکلیں۔ اور جو ممبر اس وقت کہیں باہر ہیں فوراً اپنے اپنے کوارٹر میں چلے جائیں۔ انکوائری کمیشن کا راکٹ معہ اپنے مسافروں کے مکمل طور پر تباہ ہو چکا ہے۔ اُن کے بارے میں بعد میں تفصیل بتائی جائے گی۔ مکرر کہا جاتا ہے کہ سب لوگ اپنے اپنے کوارٹر میں پہنچ جائیں۔ اور باہر نہ نکلیں۔"

اعلان ختم ہونے کے بعد طارق پھر اپنے خیالات میں گم ہو گیا۔ وہ تمام واقعات پر دوبارہ غور کرنا چاہتا تھا۔ مون اسٹیشن پہنچنے کے بعد سے وہ ایک ایک تفصیل یاد کرنا چاہتا تھا۔

کچھ دیر بعد دروازہ کھلا۔ اور سیکورٹی پولیس کے تین شخص اندر داخل ہوئے جن میں ایک کیپٹن بھی تھا۔ کیپٹن نے اندر داخل ہو کر "طارق ایک طرف کھڑے ہو جاؤ ۔۔۔ ہم تمہارے کوارٹر کی تلاشی لینا چاہتے ہیں"

طارق کھڑا ہو گیا۔ اور اس نے کہا۔

"مجھ پر شبہ ہے ۔۔؟"

صرف تم پر ہی نہیں۔ اسٹیشن میں موجود ہر شخص کے کوارٹر کی تلاشی لی جا رہی ہے۔ ہمارا خیال ہے راکٹ کسی سازش کے نتیجے میں تباہ ہوا ہے۔"

"بخوشی تلاشی لیجئے۔" طارق ایک طرف ہٹ گیا۔

ان لوگوں کے پاس ایکسرے ڈٹیکٹنگ آلات تھے۔ وہ ان آلات کی مدد سے کوارٹر کی دیواریں فرش اور چھت کی چیکنگ کرنے لگے۔ اس ایکسرے ڈٹیکٹنگ آنکھ سے کوئی چیز نہیں چھپ سکتی تھی۔ تھوڑی دیر کے بعد ایک سیکورٹی سپاہی نے کیپٹن سے کہا۔

"کوارٹر میں کچھ نہیں ہے۔"

اس کے بعد طارق کو کھڑا کر کے اس ایکسرے ڈٹیکٹنگ آلے سے اس کے جسم کا جائزہ لیا گیا۔

کیپٹن نے آخر میں کہا۔

"صرف تمہاری نچلی ڈاڑھ میں شاید چاندی بھری ہوئی ہے باقی ٹھیک ہے۔"

"تھینک یو۔" طارق نے کہا۔ "کیا واقعی تمہیں یقین ہے کہ اس طرح کچھ مل جائے گا۔؟"

"مجھے یقین نہیں۔" کیپٹن نے سر ہلاتے ہوئے "لیکن ہمیں اپنا فرض ادا کرنا ضروری ہے۔"

یہ کہہ کر کیپٹن واپس چلا گیا۔

کوئی آدھے گھنٹے بعد طارق نے ڈاکٹر اوڈو کو فون کیا۔ وہ شروع سے ہر چیز چیک کرنا چاہتا تھا۔ اس نے کہا
"ڈاکٹر اوڈو۔ آپ کہہ رہے تھے امریکن ڈاکٹر برنارڈ کا خیال تھا کہ کوئی جاسوس یہاں سے خفیہ پیغام بھیج رہا ہے۔"
"ہاں" ڈاکٹر اوڈو نے کہا "اسی لئے وہ اپنا ایک آلہ یہاں چھوڑ گئے تھے۔ تاکہ ہم وہ پیغامات ریکارڈ کر کے تحقیق کر سکیں۔"
"اور اس آلہ پر واقعی کچھ لہریں ریکارڈ کی گئی ہیں۔"
"جی ہاں۔"
"کیا میں وہ گراف دیکھ سکتا ہوں۔ میں نے کوڈ پیغامات حل کرنے میں ٹریننگ لی ہے۔ اس راکٹ کی تباہی نے مجھے الجھن میں ڈال دیا ہے۔
اگر وہ گراف واقعی کسی قسم کا پیغام ہیں تو شاید میں حل کر سکوں۔"
"صرف لکیروں سے پیغام حل کر سکتے ہو۔"
"کوشش کر سکتا ہوں۔ بشرطیکہ آپ کو اعتراض نہ ہو۔"
"مجھے کوئی اعتراض نہیں۔ میں گراف بھیج رہا ہوں۔"
"تھینک یو ڈاکٹر" پھر اس نے کچھ سوچ کر کہا۔ "ڈاکٹر آپ کہہ رہے تھے کہ پروجیکٹ تھری ایکس بھی اسی قسم کی لہریں گراف پر ریکارڈ کرتا ہے۔"
"ہاں۔ یہ صحیح ہے۔"

"اور آپ کا خیال ہے کہ ڈاکٹر برنارڈ کا آلہ بھی اس عظیم دماغ کی لہریں ریکارڈ کر رہا ہے۔"

"یہی میرا خیال ہے۔"

"تو کیا آپ مجھے اس عظیم دماغ سے اپنے ریکارڈ کئے ہوئے گراف بھی بھیج سکتے ہیں۔"

"یقیناً۔"

"تھینک یو۔ ڈاکٹر ــــ اگرچہ مجھے کوئی اُمید نہیں لیکن میں ایک بار کوشش ضرور کرنا چاہتا ہوں۔"

"کوئی بُرائی نہیں۔"

طارق نے فون بند کر دیا۔

پانچ منٹ بعد ہی دروازے پر دستک ہوئی۔ اور ڈاکٹر ادو کا اسسٹنٹ چیف اندر داخل ہوا۔ اس کے ہاتھ میں کاغذات کے دو رول تھے۔ اس نے دونوں رول طارق کو دیتے ہوئے کہا۔

"تم نے یہ گراف ڈاکٹر ادو سے مانگے تھے۔ طارق۔"

"یس چیف۔"

"بس تو یہ موجود ہیں۔ میری خواہش ہے کہ تم اپنے مقصد میں کامیاب ہو سکو۔"

"تھینک یو۔"

چیف واپس چلا گیا۔

گراف چھوٹے چھوٹے مربع خانوں کا ایک کاغذ ہوتا ہے جس پر
آلہ کی الیکٹرونک سوئی کچھ اونچی نیچی بے ترتیب لائنیں بنائے چلی
جاتی ہے - طارق کے سامنے دونوں گراف رکھے تھے - اگرچہ
دونوں گراف الگ الگ آلات کے بنائے ہوئے تھے - لیکن دونوں
میں بہت کچھ مطابقت تھی - دونوں گرافوں پر ٹائم بھی درج تھا -
مثلاً گراف اس طرح تھے -
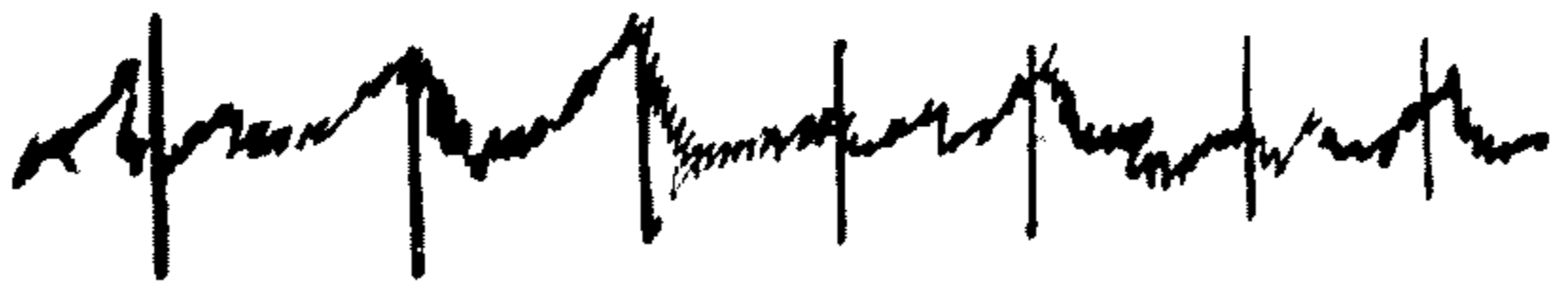
یہ گراف اس آلہ کا بنایا ہوا تھا جو ڈاکٹر
برنارڈ وہاں چھوڑ گیا تھا - دوسرا گراف جو ڈاکٹر ادلو کی مشین نے
بنایا تھا وہ بھی بالکل اسی طرح تھا - لیکن اس کے اوقات اور لہروں
کے اتار چڑھاؤ میں فرق تھا - مثلاً اس گراف میں پچاس اور چالیس

سیکنڈ کے درمیان جو چوٹی تھی وہ ڈاکٹر اوٹو کے گراف میں تیس اور چالیس تھی یعنی دونوں گرافوں میں چند سیکنڈ کا فرق چل رہا تھا۔ ہو سکتا ہے یہ غلطی کسی ایک آدمی "ٹائم سیٹ" کرنے کی ہو۔۔۔ مثلاً دونوں آلات کی گھڑیوں میں دس سیکنڈ کا فرق ہو۔

طارق دو گھنٹہ تک گرافوں کو دیکھتا رہا۔۔۔ دونوں گرافوں سے صاف ظاہر تھا۔ کہ دونوں گراف ایک ہی دماغ کی لہروں کے ریکارڈ ہیں۔ اور وہ لہریں "ایکس تھری" سے خارج ہوتی ہیں۔ وہ کوئی خفیہ پیغام نہیں تھے۔

دو گھنٹہ بعد یکایک طارق کے ذہن میں ایک نیا خیال ابھرا۔ ایک بڑا عجیب اور خوفناک خیال۔۔۔"

اس نے گراف رول کر کے رکھنے کے بجائے پھر اپنے سامنے پھیلائے۔ کچھ دیر اُن کو دیکھتا رہا۔ پھر اٹھ کر فون پر گیا۔ اور کنٹرول آفس سے کہا۔

"کیا مجھے راکٹ کے حادثے کا صحیح وقت معلوم ہو سکتا ہے"۔

جواب ملا۔

سات بجکر چونتیس سیکنڈ "نون ٹائم"۔

طارق کا اندازہ بڑا عجیب سا تھا۔ اس کے سارے جسم میں ایک نئے قسم کا جوش سا بھر گیا۔ ایکبار پھر اس نے گراف چیک کر کے اپنا شک دور کیا۔ اس کے بعد وہ گراف لیکر تیزی سے

باہر چلا گیا ۔

x x x

کرنل زدبی نے طارق کو متجسس نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔
"تم مجھ سے ملنا چاہتے تھے۔ طارق۔"
"ہاں"
"کیوں۔"
"میں نے ایک بات دریافت کی ہے۔ میرا خیال ہے اس کے بارے میں آپ کا جاننا ضروری ہے۔
"کیا بات ہے۔"
طارق نے دونوں گراف اس کے سامنے پھیلا کر کہا۔ یہ دونوں گراف "لکڑی الکیس" سے خارج ہوتی ہوئی لہروں کا ریکارڈ ہیں۔"
"مجھے معلوم ہے۔"
"دونوں گراف یکساں ہیں۔ صرف ان میں چند سیکنڈ کا فرق ہے جو گھڑیوں کے فرق کے باعث بھی ہو سکتا ہے۔"
"میں سمجھ گیا۔ کرنل زدبی نے کہا۔
"راکٹ کا حادثہ سات بجکر چونتیس سیکنڈ پر پیش آیا تھا۔"
"ہاں ۔ مجھے معلوم ہے کہ تم نے حادثہ کا صحیح وقت بھی دریافت کیا تھا۔"

"اب ذرا آپ دونوں گراف دیکھئے۔ کیا آپ کو سات بجکر چونتیس اور چوالیس سکینڈ پر کوئی خاص بات نظر آتی ہے؟"

کرنل نے غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"ایک بات صاف ہے دونوں گرافوں میں سات بجکر چونتیس اور چوالیس منٹ پر لہریں بہت اونچی ہیں۔"

"بالکل ٹھیک ہے۔" طارق نے کہا۔ "اس کا مطلب ہے سات بجکر چونتیس منٹ پر تھری ایکس سے بہت طاقتور قسم کی لہریں خارج ہوئی تھیں۔ جن کی وجہ سے یہ لکیریں اتنی اونچی بنیں اور ٹھیک سات بجکر چونتیس منٹ پر ہی راکٹ کو حادثہ پیش آیا تھا۔"

کرنل نے اسکو گھورتے ہوئے کہا۔

"تم کہنا کیا چاہتے ہو۔"

"صرف ایک بات — ایک شبہ ہے۔ ہو سکتا ہے راکٹ کے ایٹمی انجن میں ٹائم بم کی طرح کا کوئی آلہ چھپا ہوا ہو — آلہ ریڈیو لہروں سے کام کرتا ہو۔ یعنی جب ایک خاص قسم کی لہریں اس سے ٹکرائیں وہ آلہ بم کی طرح پھٹ پڑے۔ اور راکٹ تباہ ہو جائے۔ ایسا آلہ بنانا مشکل نہیں ہے۔"

"مجھے معلوم ہے" کرنل نے کہا — "کیا تمہارا خیال ہے وہ آلہ "تھری ایکس سے خارج ہونے والی اس لہر سے پھٹا ہے۔ جو سات بجکر چونتیس سکینڈ پر تھری ایکس سے خارج ہوئی ہے۔"

"یہ ناممکن نہیں" ـــــ طارق نے کہا۔

"نظریہ کے طور پر نہیں ہے۔" کرنل نے کہا۔ "میں تسلیم کرتا ہوں۔ لیکن عملی طور پر ناممکن ہے۔"

"وہ کیوں۔"

"نمبر ایک یہ کہ راکٹ روانہ ہونے سے پہلے راکٹ اسٹاف نے اچھی طرح چیکنگ کر لی تھی۔ راکٹ میں اسٹیشن کا کوئی آدمی نہیں گیا۔ اس لئے وہ آلہ کس نے رکھا ہوگا۔ ظاہر کہ اسٹاف یا کمیشن کے ممبر ایسی حرکت نہیں کر سکتے تھے۔

اس کے علاوہ تھری ایکس سے کچھ خاص قسم کی لہریں خارج کرانے کا کام کوئی نہیں کر سکتا۔ کیونکہ تھری ایکس نہ مشین ہے اور پوری با شعور زندگی۔

اس کے علاوہ تھری ایکس لیبارٹری میں ہر وقت پہرہ رہتا ہے، کوئی غیر شخص اندر نہیں جا سکتا۔ اور حادثہ کے وقت تم جانتے ہو کہ ڈاکٹر اور ڈائرکٹر جیف دونوں تمہارے ساتھ تھے۔ اس کا مطلب ہے لیبارٹری خالی تھی۔"

"پھر تو سوال یہ ہے کہ گراف پر ایسی وقت یہ طاقتور لہریں کیسے ریکارڈ ہوئیں" کرنل نے اس کے چہرے پر نظریں جماتے ہوئے کہا۔

"یہ بھی تو ممکن ہے کہ راکٹ پھٹنے کے دھماکے سے جو ریڈیائی لہریں خارج ہوئیں۔ ان سے تھری ایکس متاثر ہوا۔"

"ہاں یہ ممکن ہے" طارق نے سر ہلا کر کہا۔ "سوری کہ میں نے آپ کو پریشان کیا۔"
کرنل نے مسکرا کر کہا
"تم نے ٹھیک کہا طارق۔ تمہارا حق تھا کہ مجھے مشورہ دیتے اور اپنے شک کا اظہار کرتے۔ اور تمہارا فرض بھی یہی تھا۔"
"تھینک یو۔"
طارق دونوں گراف لیکر واپس چلنے لگا۔ پھر کچھ سوچ کر اس نے رکتے ہوئے کہا۔
"کرنل صرف ایک بات اور۔"
"ضرور پوچھو۔"
"کیا یہاں اسٹیشن پر رامش نام کا کوئی شخص بھی ہے۔"؟
"کیوں۔" کرنل نے اسکو گھورتے ہوئے کہا۔
"یونہی میں نے اس شخص کا نام سنا ہے لیکن اس سے ملا نہیں۔ کیا آپ اُسے جانتے ہیں۔"
"جانتا تھا۔" کرنل نے مسکرا کر کہا۔
"تھا۔ !؟"
"ہاں۔ کیونکہ رامش مرچکا ہے۔"
"مرچکا ہے" طارق نے سر سراتے ہوئے لہجہ میں کہا۔

"ہاں — کیا ایشا نے تمھیں کچھ نہیں بتایا — وہ ایشا کا شوہر تھا —"

طارق کے ذہن کو ایک جھٹکا سا لگا۔ ہر لمحہ حالات پراسرار ہوتے جا رہے تھے۔ وہ خاموشی سے واپس چل دیا۔

باب ۸
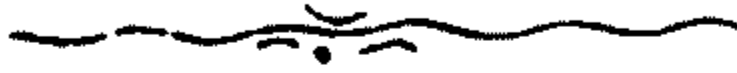
کوئی چیز اس کے ذہن میں چبھ رہی تھی — کانٹے کی طرح۔
وہ ابھی تک مطمئن نہیں تھا۔ اپنے کوارٹر میں آکر وہ ٹہلتا رہا۔
کبھی رک کر وہ گراف دیکھنے لگتا۔ کبھی بیٹھ کر سوچنے لگتا۔ اس کی
کیفیت اس وقت پاگلوں جیسی تھی۔
ڈاکٹر برنارڈ کی مشین کا گراف بہت تھوڑا تھا۔ لیکن ڈاکٹر
ادلو کی مشین کا گراف گزشتہ چند ماہ تک کا تھا۔
ایک بار گراف دیکھتے دیکھتے یکایک اس کے دماغ میں کوئی
چیز ابھری — کوئی مانوس سی شے — اور وہ چیز گراف کے
اوپر دیا ہوا ٹائم تھا۔
دس بارہ دن پہلے کا ٹائم — اس ٹائم کے نیچے بھی گراف
کی لائیں یکایک بہت اونچی چوٹی کی طرح چلی گئی تھی۔
پھر اچانک اسے یاد آگیا کہ یہ دن یہ تاریخ اور یہ وقت تو
اس کے حادثہ کا تھا۔ جب وہ چٹان سے گرا تھا۔ ایک ہزار

نٹ کی بلندی سے۔ ڈاکٹر نتاشا کے رجسٹر میں اس نے یہی دن تاریخ اور وقت دیکھا تھا۔

یہ عجیب بات تھی ـــــ بڑی عجیب بات ـــــ جس سیکنڈ راکٹ کا حادثہ پیش آیا تھا ہتری اکیس کے گراف ریکارڈ نے سب سے اونچی لائینیں بنائی تھیں۔ اور جب اس کو حادثہ پیش آیا تھا۔ جب بھی گراف کی لائینیں معمول سے بہت اونچی تھیں۔

اس سے صرف ایک ہی نتیجہ نکلتا تھا۔ اور وہ یہ کہ ہتری اکیس کا گراف ریکارڈ اس وقت زیادہ حرکت کرنے لگتا تھا۔ جب کوئی حادثہ پیش آتا تھا ـــ

یہ نتیجہ بظاہر نہایت احمقانہ تھا۔ لیکن طارق کے ذہن میں ایک نیا شک پرورش پا رہا تھا ـــ اس نے فیصلہ کیا کہ وہ اس کی وجہ معلوم کر کے رہے گا ـــ

مزید آدھا گھنٹہ غور و فکر کرنے کے بعد وہ ڈاکٹر اولوکی لیبارٹری میں گیا۔ اور گراف کا گذشتہ دو سال کا ریکارڈ چیف سے مانگ لایا۔

اب وہ ہسپتال کا کیس رجسٹر حاصل کرنا چاہتا تھا ـــ ایشا کبھی کبھی ہسپتال میں بھی کام کرتی تھی۔ اس لئے وہ ایشا کے پاس گیا اور اس سے درخواست کی کہ وہ ڈاکٹر نتاشا کو بتائے بغیر اس کا رجسٹر چند گھنٹوں کے لئے اُسے لادے ـــ

ایشا کو پہلے تو اس درخواست پر حیرت ہوئی۔ لیکن جب

طارق نے بے حد اصرار کیا تو وہ اس کے لئے رجسٹر لا کر دینے کو تیار ہو گئی۔ طارق اپنے کیبن میں واپس آگیا۔ آدھے گھنٹہ بعد ہی ایشا نے رجسٹر لا دیا۔

اس کے بعد طارق دو گھنٹہ تک گراف کا اور رجسٹر کا معائنہ کرتا رہا۔ پھر تھوڑی دیر کے بعد اس کا چہرہ اندرونی جذبات کے باعث سُرخ ہوتا جا رہا تھا۔ آہستہ آہستہ وہ کسی نتیجہ پر پہنچ رہا تھا۔

آخر تین گھنٹہ کے بعد جب اس نے رجسٹر اور گراف ایک طرف رکھے تو وہ اس نتیجہ پر پہنچ چکا تھا کہ گذشتہ دو سال میں جتنے چھوٹے بڑے حادثے پیش آئے تھے ان تمام حادثوں کے وقت پر تھری ایکس سے گذرتی ہوئی برقی لہروں نے گراف کی سوئی کو تیز کر دیا تھا۔ یا دوسرے لفظوں میں یہ کہنا چاہیئے کہ ہر حادثہ کے وقت پر گراف کی لائنیں زیادہ گہری اور بلند ہوئی تھیں اس تمام گراف کی کیفیت اس طرح تھی۔

اس گراف میں جتنی بلند چوٹیاں تھیں وہ کسی نہ کسی حادثہ کی خبر دیتی تھیں۔

اس کا مطلب تھا کہ تھری ایکس حادثوں کو ریکارڈ کرتا تھا۔ لیکن سوال یہ تھا کہ کیا حادثے زندہ ہوتے ہیں۔ کیا حادثوں میں بھی کچھ

برقی لہریں ہوتی ہیں۔ جن سے تھری ایکس کی برقی لہروں میں زندگی اور تیزی آجاتی ہے ؟

یہ بات سمجھ میں نہ آتی تھی ــــ

دوسری بات یہ تھی کہ ممکن ہے تھری ایکس لوگوں کے خیالات ریکارڈ کرتا ہو۔

اگر تھری ایکس زندہ ہے تو ممکن ہے وہ ٹیلی پیتھک ہو۔ اور دوسرے انسانوں کے دماغ کی لہروں کو محسوس کر سکتا ہو۔

عام قاعدہ ہے کہ جب انسان پر کوئی خوف طاری ہوتا ہے تو اس کے خیالات پریشان ہو جاتے ہیں۔ اس خوف پر غالب آنے کے لئے اس کا دماغ پوری قوت سے کام کرنا شروع کر دیتا ہے۔ یعنی خوف کے وقت انسان کے خیالات کی لہریں زیادہ تعداد میں اور زیادہ طاقتور ہوتی ہیں۔

طارق نے سوچا ــــ یہ بہت ممکن ہے کہ تھری ایکس انسان کے دماغ کی لہریں وصول کرتا ہو ــــ اور جب بھی کسی کو کوئی حادثہ پیش آیا ــــ حادثہ کا نشانہ بننے والے شخص کے ذہن کو ایک لمحہ کے لئے زبردست دھچکا لگا ــــ اور اس دھچکے کو تھری ایکس نے وصول کیا ــــ جیسے اچانک اسکو کرنٹ چھو گیا ہو۔ اور اس کرنٹ کے باعث گراف کی سوئی اچانک اُوپر چڑھ گئی۔

یہ بات کچھ سمجھ میں آتی تھی ــ لیکن اس میں ایک قباحت تھی۔

طارق نے "کولن" کی خودکشی کا وقت نکال کر گراف پر دیکھا ۔۔۔ اسوقت بھی گراف کی لائن اپنی انتہائی بلندی پر تھی ۔ حالانکہ تھیوری ایکس اگر لوگوں کے خوف اور جذبات سے متاثر ہوتا تھا تو "کولن" کے کیس میں اس پر اثر نہیں ہونا چاہیئے تھا ۔ کیونکہ خودکشی کرنے والے شخص کے ذہن میں خوف بالکل نہیں ہوتا ۔ اس کا مطلب تھا کہ اس کا یہ نظریہ بھی غلط تھا ۔

گزشتہ دو سال میں جو حادثے پیش آئے تھے ۔ ان میں راکٹ کا حادثہ تھا ۔ اس کے اپنے گرنے کا حادثہ تھا ۔۔۔ "کولن" کی خودکشی کا حادثہ بھی تھا ۔

اس سے بہت پہلے دو عورتوں نے خودکشی کی کوشش کی اس وقت بھی گراف کی لائینیں انتہائی بلندی پر تھیں ۔ دلچسپ بات یہ تھی کہ دونوں عورتوں نے نائلون کی مضبوط رسی سے خود کو پھانسی دینے کی کوشش کی تھی ۔ لیکن دونوں کیسوں میں رسی ٹوٹ گئی ۔ جبکہ وہ رسی ایک ٹن وزن اٹھانے کی طاقت رکھتی تھی ۔

ایک مرد نے اپنی کلائی کی رگیں کاٹ دیں ۔ تاکہ خون بہہ کر وہ مر جائے لیکن اچانک وہ میز سے ٹکرا کر گرا ۔ قریب ہی ایک برتن میں پلاسٹر آف پیرس گھلا رکھا تھا ۔ وہ بھیگا ہوا پلاسٹر اس کی کلائیوں پر گر پڑا ۔۔۔ خون بند ہو گیا ۔ اور وہ بچ گیا ۔۔۔

نوبوسکی کے بارے میں درج تھا کہ کئی ہزار فٹ کی بلندی سے

ایک بہت بڑا پتھر اس کے جسم پر گر پڑا۔ جس سے اس کا سارا جسم پس گیا ــــ لیکن لوبو آج بھی زندہ تھا ــــ خود وہ بھی ایک ہزار فٹ کی بلندی سے گرا تھا۔ اور زندہ تھا۔ لیکن راکٹ تباہ ہو چکا تھا۔

رجسٹر میں رومش کا حادثہ بھی درج تھا۔ وہ محض دس فٹ اونچی چٹان سے گرا تھا ــــ جس سے اس کی گردن کی ہڈی یعنی منکا ٹوٹ گیا۔ اور وہ فوراً مر گیا ــــ

صرف دس فٹ کی بلندی ــــ چاند پر دس فٹ بلندی سے کودنا یا گرنا اتنا ہی نقصان دہ تھا جتنا زمین پر اٹھارہ انچ کی بلندی سے گرنا۔

تھری ایکس ــــ وہ عظیم دماغ کافی پُراسرار شئے بن گیا تھا۔

پہلے طارق نے یہ سمجھا تھا کہ وہ محض ایک عیاشانہ تجربہ کا نتیجہ ہے۔ لیکن اب وہ محسوس کر رہا تھا کہ تھری ایکس کافی پُراسرار شئے ہے۔

پانچ گھنٹے کی مسلسل غور و فکر کے بعد وہ جس نتیجہ پر پہنچا وہ یہ تھے۔

(۱) تھری ایکس، ہر حادثے کے وقت گراف کی سوئی کو پوری قوت سے دھکا دیتا تھا۔ یعنی اس میں برقی رو تیز ہو جاتی تھی ــــ

(۲) تھری ایکس کم از کم انسانی دماغ سے نکلی ہوئی خوف و دہشت کی لہریں وصول نہیں کرتا تھا۔

(۳) تھری ایکس نے جن حادثوں کو اپنے گراف میں ریکارڈ کیا تھا وہ تمام حادثے کسی نہ کسی نوعیت سے پُراسرار تھے۔ یا تو حادثہ کے شکار شخص کی موت ہو جانے کے باعث یا اس کے بچ جانے کے باعث۔

اب سوال یہ تھا کہ تھری ایکس اگر خوف کی لہریں محسوس کر کے یکایک خود خوفزدہ نہیں ہو جاتا تھا تو گراف کی سوئی کیوں پاگل ہو جاتی تھی۔
اس کا صرف ایک جواب تھا۔

اور وہ یہ کہ جتنے حادثے ہوتے تھے۔ ان سب کی ذمہ داری تھری ایکس پر تھی۔ تھری ایکس سے کوئی خاص قسم کی بہت طاقتور لہریں نکلتی تھیں جو کسی نہ کسی حادثہ کا باعث ہوتی تھیں ـــــ یعنی اس وقت تک مون اسٹیشن پر جتنے حادثے ہوئے تھے ان کا ذمہ دار وہ مصنوعی عظیم دماغ تھری ایکس تھا۔

طارق نے ہسپتال میں ڈاکٹر نتاشا کو فون کیا تو پتہ چلا کہ وہ ہسپتال میں نہیں تھی۔ طارق ایک بار پھر لوبو سے گفتگو کرنا چاہتا تھا۔ اس لئے اس نے سوچا کہ یہ وقت مناسب ہے۔ وہ رجسٹر بھی واپس رکھ آئیگا۔ اور لوبودسکی سے بھی بات کرلے گا۔ چنانچہ وہ رجسٹر کوٹ کے اندر چھپا کر ہسپتال پہنچا۔ ہسپتال کے دروازہ پر بھی ایک پہرہ دار رہتا تھا۔ اس نے مسکرا کر کہا۔

ہیلو کامریڈ طارق طبیعت تو ٹھیک ہے ؟"

"ویسے تو ٹھیک ہوں۔" طارق نے مسکرا کر کہا۔ "لیکن حادثہ کے بعد میں کبھی کبھی کچھ تکلیف محسوس کرنے لگتا ہوں اس لئے ڈاکٹر نتاشا سے ملنا چاہتا ہوں۔" یہ کہکر وہ ہسپتال میں داخل ہو گیا۔

توقع کے مطابق نتاشا وہاں نہیں تھی۔ اسنے رجسٹر اس کی جگہ رکھدیا۔ اور خاموشی کے ساتھ آپریشن تھیٹر میں داخل ہوا۔

سامنے ہی لوبودسکی اپنی اسی آرام کرسی پر پڑا تھا۔ آج بھی چادر اُس کی گردن تک لپٹی ہوئی تھی۔ لیکن آج وہ سو رہا تھا۔

طارق نے اس کے قریب جاکر آہستہ سے آواز دی — "لوبو — لوبو اٹھو مجھے تم سے کچھ ضروری باتیں کرنی ہیں۔"

لوبو نہ اٹھا تو اس نے اس کے چہرے کو چھوا یکایک خوف کی ایک لہر اس کے جسم میں دوڑ گئی۔ لوبو کا چہرہ برف کی طرح سفید تھا۔ اس نے جلدی سے ہاتھ ہٹا کر اس کے منہ کے سامنے کیا۔

سانس کا کہیں پتہ نہیں تھا۔ اس نے لوبو کی کنپٹی کو چھوا۔ کوئی ایک رگ بھی دھڑکتی ہوئی نظر نہیں آئی —

کیا لوبو مر گیا۔ اس کے ذہن میں سوال پیدا ہوا۔ اس نے ادھر ادھر دیکھا — آئینہ کی طرح شفاف کسی سفید دھات کی پلیٹ ایک طرف پڑی تھی۔ اس نے جلدی سے وہ پلیٹ اٹھا لی۔ اور لوبو کی ناک کے سامنے کردی۔ کسی آدمی میں سانس باقی ہے۔ یا نہیں یہ جاننے کا واحد طریقہ یہی ہے کہ شیشہ اس کے منہ کے سامنے کردو۔ اگر سانس آرہا ہے تو شیشہ دھندلا پڑ جائے گا۔

طارق نے وہ شفاف پلیٹ لوبو کے منہ کے سامنے کردی اور وہ اسی طرح شفاف رہی۔ اس کا مطلب تھا کہ لوبو مرچکا تھا۔ اس کا سانس ختم ہوچکا تھا۔ وہ پریشان سا کھڑا تھا۔ کہ آہٹ ہوئی۔ اس نے جلدی سے گھوم کر دیکھا تو آپریشن تھیٹر کا دروازہ کھلا ہوا تھا۔ اور اس میں سے چار افراد اندر آرہے تھے۔

سب سے آگے ڈاکٹر نتاشا تھی۔ اس کے پیچھے ایشا تھی۔ ان

دونوں کے پیچھے پروفیسر جارجی اور کرنل زوبی تھے۔ کرنل زوبی کے ہاتھ میں پستول تھا۔ جس سے اس نے طارق کو نشانہ بنایا ہوا تھا۔

چند لمحوں کے لئے وہ سب لوگ طارق کو خاموشی سے دیکھتے رہے۔ اور طارق اُن کو دیکھتا رہا۔ پھر طارق نے مسکرا کر کہا۔

"یقیناً آپ لوگوں کو ایشا نے خبر کی ہوگی۔ کہ ۔۔۔۔۔"

کرنل زوبی نے اس کی بات کاٹ کر کہا۔

"ایشا نے کچھ نہیں کیا طارق ۔۔۔ جب سے تم یہاں آئے ہو، تمہاری نقل و حرکت کی مسلسل نگرانی کی جا رہی ہے۔ مجھے پہلے سے شبہ ہے کہ ۔ تم وہ نہیں ہو جو تم خود کو ظاہر کرتے ہو ۔۔۔ مثلاً یہ کہ تم الیکٹرونک انجینئر نہیں ہو۔"

"تو پھر کیا ہوں ۔۔۔ آپ کے خیال میں کسی دشمن کا جاسوس ہوں۔"

یہی معلوم ہوتا ہے ۔۔۔ تمہاری سب سے بڑی غلطی یہ تھی کہ تم نے مجھ سے رومش کے بارے میں پوچھا ۔۔۔ رومش کو صرف وہی شخص پوچھ سکتا تھا۔ جو اس کا ساتھی ہو۔"

طارق نے مسکرا کر کہا۔

"اس کا مطلب ہے تم بھی رومش کی جانب سے مشتبہ تھے۔ اور اُسے دشمن کا جاسوس سمجھتے تھے اور اب مجھے اس کا ساتھی سمجھ رہے ہو۔ کیونکہ میں نے تم سے رومش کو پوچھا تھا تمہارا خیال ہے۔ میں رومش کے بارے میں جاننے اور اس کا مشن پورا کرنے آیا ہوں۔"

"بظاہر یہی نظر آتا ہے"۔

"تمہارا خیال غلط ہے کرنل زدبی۔ میں رومش کو پہلے سے نہیں جانتا تھا۔ رومش کے بارے میں مجھے بوبو نے بتایا تھا۔ اپنے حادثے کے دوسرے ہی دن۔ یہاں میں نے بوبو سے گفتگو کی تھی۔ آج بھی میں رومش کے بارے میں مزید معلومات حاصل کرنے کے لیے بوبو سے گفتگو کرنے آیا تھا۔ لیکن یہاں آ کر دیکھا کہ بوبو مردہ ہے۔"

"مردہ" نتاشا نے ہاتھ کو جنبش دیکر کہا۔ "کون کہتا ہے۔ وہ مُردہ ہے ۔۔۔ وہ زندہ ہے۔"

"لیکن اس کا سانس نہیں۔ اس کا چہرہ سرد ہے۔"

"مجھے معلوم ہے" نتاشا نے کہا ۔۔۔ اور آگے بڑھا اس نے رومش کی گردن کے گرد لپٹی ہوئی چادر ہٹا دی۔ گردن سے نیچے بوبو کا جسم ایک قسم کے بکس میں بند تھا۔ بکس کے اوپر بہت سے ڈائل لگے ہوئے تھے۔ جن میں سوئیاں اور بلب لگے تھے۔ نتاشا نے ان ڈائلوں کو گھما پھرا کر سوئیاں کچھ خاص جگہوں پر لگائیں۔ ایک بٹن دبا دیا۔۔۔ ایک بہت ہلکا سا زناٹا کسی انجن کے چلنے کا ہوا ۔۔۔ اور چند سیکنڈ بعد ہی بوبو نے آنکھیں کھولدیں ۔۔۔۔ طارق نے محسوس کیا کہ بوبو کے چہرے پہ بھی سُرخی کی جھلک آگئی تھی۔

بوبو نے کہا ۔۔۔

"ہیلو نتاشا" پھر اس نے طارق کو دیکھتے ہوئے کہا ۔۔۔

"ہیلو میرا خیال ہے ہم پہلے بھی مل چکے ہیں" ۔

"کیا تمہیں یاد نہیں لوبو۔ ایک ہفتہ پہلے اسی کمرے میں میں تم سے ملا تھا۔

"تم نے مجھے . . . " کرنل زوبی نے ۔

"ٹھہرو ۔۔۔ تم کچھ نہیں کہو ۔ لوبو کیا تم طارق سے پہلے مل چکے ہو"

"ہاں مجھے یاد آگیا۔" لوبو نے کہا " یہ گزشتہ ہفتہ آئے تھے۔

میں نے ان کو ردمش کے بارے میں بتایا تھا"

طارق نے کرنل سے کہا۔

"اب تو آپ کو یقین آیا کہ میں ردمش کو پہلے سے نہیں جانتا تھا۔ اس لئے میں دشمن کا جاسوس نہیں ہو سکتا"

"نہیں" کرنل نے کہا "ابھی تک تم مشتبہ ہو ۔۔۔ طارق تم انجینئر بالکل نہیں ہو ۔۔۔ پھر تم اسٹیشن پر کیوں آتے ہو ۔۔۔"

"میں صرف ایک بات جانتا ہوں کہ میں دشمن کا جاسوس نہیں ہوں۔ اس اسٹیشن کی حفاظت میرا فرض ہے ۔۔۔ تم لوبو سے پوچھ لو ۔۔۔ لوبو مجھے جانتا ہے۔"

نتاشا نے کہا

"تم لوبو سے کیوں ملنا چاہتے تھے ۔"

"میں جاننا چاہتا تھا کہ اس کے جسم پر حادثے کا کیا اثر ہوا ہے۔ کیا وہ چل پھر سکتا ۔۔۔ اگر نہیں تو وہ کب تک ٹھیک ہو جائے گا۔ کیوں لوبو۔؟

نتاشا نے بات کاٹ کر کہا۔

"نہیں ـــ میں تمھیں لوبو سے ایسے سوالات کرنے کی اجازت نہیں دے سکتی ہے"

یہ کہکر نتاشا نے بکس کا ایک بٹن دبا دیا ـ زلزلے کی آواز ختم ہوگئی ـ

اس کے ساتھ ہی لوبو کی آنکھیں بند ہوتی چلی گئیں ـ

روبو کا جسم چٹان کے نیچے دب جانے سے بالکل بیکار ہو گیا تھا۔
ڈاکٹر ستانشا نے کہا: "بمشکل تمام میں نے اس کے کچھ پھیپھڑے
ریڑھ کی ہڈی اور سینہ کا کچھ حصہ بچایا ہے۔ اب وہ بغیر جسم کا انسان
ہے۔ اس کے دل کی نالیاں میں نے ایک خون مصنوعی طور پر پمپ
کرنے والی مشین سے جوڑ دی ہیں۔ ہوا کا سسٹم بھی مشینی ہے۔
جس کی وجہ سے اس کا چہرہ اور دماغ زندہ ہیں۔"

"تم اسے زندگی کہتی ہو۔"

"بہرحال یہ زندگی ہے ـــــ وہ سوچ سکتا ہے۔ وہ اپنی
کیفیت سمجھتا ہے۔"

"اس سے تو بہتر ہے کہ تم اس کو ختم کر دو۔ اس کے لئے یہ زندگی
کتنی تکلیف دہ ہو گی۔ لیکن تم ڈاکٹر بھی انسان نہیں ہوتے۔ تمہارے
سینے میں انسان کا دل نہیں ہوتا۔

نتاشا نے مسکرا کر کہا

"اس کے باوجود انسانی زندگیاں بچانا ہمارا فرض ہے ۔۔۔"

"کیا تم یہ پستول جیب میں نہیں رکھ سکتے؟" کرنل روبی طارق نے کہا۔

"نہیں ۔۔۔ جب تک مجھے یقین نہ ہو جائے کہ تم اسٹیشن کے لئے خطرہ

نہیں ہو تم حراست میں ہو طارق ۔۔۔"

طارق نے غصہ سے کہا

"تم سب لوگ بے وقوف ہو ۔ اسٹیشن کا دشمن میں نہیں ہوں

بلکہ تمہارا پروجیکٹ تھری ایکس ہے ۔"

"تھری ایکس ۔۔۔" کرنل نے حیرت سے کہا " وہ ایک بے جان

شئے اسٹیشن کی دشمن کیسے ہو سکتی ہے ۔؟"

"تھری ایکس بے جان نہیں ۔۔۔ وہ زندہ دماغ ہے ۔ یہ سچ ہے

کہ اس کا کوئی جسم نہیں ۔۔۔ لیکن اس میں انتہائی طاقتور لہریں خارج

کرنے کی قوت ہے جو تباہی لا سکتی ہیں ۔

تم لوگوں نے اس شیشے کے بکس میں تھری ایکس نہیں بلکہ ایک خوفناک

دشمن پال رکھا ہے ۔ جو کسی وقت بھی سارے اسٹیشن کو تباہ کر سکتا ہے ۔"

پروفیسر عارجی نے پہلی بار کہا

" طارق معلوم ہوتا ہے یا تو تمہارے دماغ پر کوئی اثر ہو گیا ہے

یا تم ہمیں بے وقوف سمجھ رہے ہو ۔ اس میں شک نہیں کہ تھری ایکس

زندہ مادہ ہے ۔ بھلا وہ ہمارا تخلیق کیا ہوا مادہ تباہی کیسے لا سکتا ہے ۔"

"بالکل اسی طرح جیسے لیبارٹری میں بنا ہوا ایٹم بم پوری لیبارٹری کو تباہ کر سکتا ہے۔ میں نے ثبوت حاصل کر لیا ہے کہ راکٹ کا حادثہ تھری ایکس کی وجہ سے ہوا ہے۔"

"تم احمق ہو ——" کرنل نے کہا

"آل رائٹ میں ثبوت پیش کرتا ہوں۔ میرے کمرے میں تھری ایکس کے گراف پڑے ہیں وہ منگاؤ —— اور ڈاکٹر نتاشا کا رجسٹر اٹھا کر دیکھو۔ جب کبھی کوئی حادثہ پیش آیا ہے۔ گراف میں وہ حادثہ نمایاں طور پر موجود ہے۔ اس حادثہ کے وقت اچانک تھری ایکس سے برقی لہروں کا اخراج بڑی زبردست قوت کے ساتھ ہوا ہے۔ جو گراف پر بھی ریکارڈ ہوا ہے۔"

"میں تمہارا مقصد سمجھ گیا۔" کرنل نے کہا۔ "آج دوپہر بھی میں نے تمہیں سمجھایا تھا۔ کسی حادثہ کے وقت تھری ایکس میں برقی قوت بڑھ جانے کا مقصد یہ ہرگز نہیں کہ وہ حادثہ تھری ایکس کے ذریعہ ہوا۔"

"تم لوگ اپنے ایک احمقانہ تجربہ کو ختم نہیں کرنا چاہتے اس لئے آنکھیں بند کئے ہوئے ہو۔ تھری ایکس انسانیت کا دشمن ہے۔ تھری ایکس انسانی دماغ نہیں۔ لیکن وہ انسانی دماغ کی بنیاد پر بنایا گیا ہے۔ اس میں ایک طرح کی سمجھ ہے۔ وہ انسانی قدروں کو نہیں سمجھ سکتا۔ لیکن اس میں زندگی ہے اور اس میں کچھ پوشیدہ قوتیں ہیں۔ کچھ زبردست اور ہلاکت خیز قوتیں۔ جو کسی وقت بھی

اسٹیشن کو تباہ کر سکتی ہیں۔ اس لئے اسٹیشن کی سلامتی کے لئے
تھری ایکس کا تباہ کیا جانا لازمی ہے"

پروفیسر جارجی نے کہا۔
"اس اسٹیشن کا انچارج میں ہوں۔ یہاں کی ساری ذمہ داریاں
مجھ پر ہیں۔ میں تمھاری باتوں سے مطمئن نہیں ہوں"
"آل رائٹ میں تمہارے سامنے کچھ اور ثبوت پیش کرتا ہوں"
یہ کہکر طارق نے جیب سے کچھ کاغذات نکالے اور پروفیسر کی
جانب بڑھا۔ لیکن جیسے ہی وہ کرنل کے قریب پہنچا۔ اس نے پھرتی
کے ساتھ ایک ہاتھ کرنل کے پستول والے ہاتھ پر مارا۔ اس کا پستول چھین لیا۔
کرنل زوبی کے حلق سے غرانے کی سی آواز نکلی۔ طارق نے فوراً پستول
سے سب کو نشانہ بناتے ہوئے کہا۔
"آل رائٹ کرنل زوبی ـــــ اور تم سب اس کمرے سے باہر
نہیں جاؤ گے۔ یہ میرا فیصلہ ہے کہ تھری ایکس کو تباہ کر دیا جائے
میں اس کو تباہ کر دوں گا۔"
"تم احمق ہو طارق ـــــ" کرنل نے کہا۔ "کیا تم سمجھتے ہو کہ اسکے
نتیجے سے بچ جاؤ گے۔ لاؤ پستول مجھے دو۔"
کرنل نے ایک قدم طارق کی جانب بڑھایا تو طارق نے کہا۔
"کرنل اسوقت میری اور اسٹیشن کی زندگی داؤ پر ہے اس لئے
میں گولی چلانے میں قطعی دریغ نہیں کروں گا"

ٹھہر جاؤ کرنل زدبی ۔" پروفیسر جارجی نے کہا " طارق واقعی گولی چلانے کے موڈ میں معلوم ہوتا ہے ۔"

" یقین کیجیے ۔ میں بہت سنجیدہ ہوں ۔ کسی صاحب نے اس وقت اگر میرے راستے میں آنے کی کوشش کی تو میں یقیناً گولی چلا دوں گا ۔"

اس کی نظر نے کمرے کا جائزہ لیا ۔ پھر اس کی نظر ایک بوتل پر آکر رک گئی ۔ جس میں سبز رنگ کے کیپ سول بھرے ہوئے تھے ۔ طارق نے کہا ۔

" ٹھیک ہے ۔ ایشا ذرا وہ شیشی الماری سے نکال کر لاؤ ۔ جلدی کرو ۔ میرے پاس وقت کم ہے ۔"

" ڈاکٹر تماشا اس شیشی میں خواب آور گولیاں ہیں ۔"

" ہاں ۔" تماشا نے کہا " تم کیا کرنا چاہتے ہو ۔"

" اگر تین گولیاں ایک ساتھ کھائی جائیں تو آدمی کتنی جلدی سو سکتا ہے یا بے ہوش ہو سکتا ہے ۔"

" دس منٹ میں ۔"

" بس تو تم سب لوگ تین تین کیپ سول میرے سامنے کھاؤ ۔ پھر تم سب آرام سے سو جاؤ گے ۔ اور میں سکون کے ساتھ تری انگیس کو تباہ کر سکوں گا ۔"

" یہ دیوانہ پن ہے ۔" ڈاکٹر تماشا نے کہا ۔

"شٹ اپ" طارق نے کہا "جو کیپ سول نہیں کھائے گا۔ مجبوراً مجھے اس پر گولی چلانی پڑے گی"

کرنل نے چیخ کر کہا۔

"اور تم سمجھتے ہو کہ تم اس حماقت کے بعد بچ کر چلے جاؤ گے"

"مجھے اپنی زندگی کی پرواہ نہیں۔ جلدی کرو انیشا۔ تین تین گولیاں سب کو دو۔ اور تم خود بھی لو۔ فوراً"

پستول کے سامنے سب مجبور تھے۔ اس لئے سب نے تین تین گولیاں کھالیں۔

پروفیسر جارجی نے کہا۔

"میں صرف ایک بات کہنا چاہتا ہوں طارق۔ جو کچھ تم نے سمجھا ہے وہ غلط ہے۔ تمہاری دلیل معقول ہے۔ لیکن تم اس دلیل سے غلط مطلب نکال رہے ہو"

طارق نے مسکرا کر کہا۔

"یقین مانئے پروفیسر جارجی۔ میں جو کچھ کر رہا ہوں تم لوگوں کی اور اسٹیشن کی بھلائی کے لئے کر رہا ہوں۔ سنتری ایکس واقعی ایک خوفناک ہتھیار ہے۔ جو اپنے بنانے والوں کو تباہ کر رہا ہے۔ بائی دی وے کرنل تمہیں روشن کے بارے میں کیسے شبہ ہوا کہ وہ دشمن کا جاسوس تھا"

"اس کی حرکات سے ہم مشتبہ تھے لیکن ثبوت ہمیں اس کی موت کے بعد ملا"

"موت کے بعد کیسے؟"

اُس کرے میں ایک مائیکرو ٹرانسمیٹر چھپا ہوا تھا۔ ہم اُس ٹرانسمیٹر کے سگنل موصول کرتے تھے۔ لیکن حیران تھے۔ کہ وہ کہاں سے نشر کئے جاتے ہیں۔"

اب ان لوگوں پر دوا کا اثر ہونے لگا تھا۔ طارق نے دروازہ کی جانب چلتے ہوئے کہا۔

"آپ حضرات سے معذرت کے ساتھ۔ آپ یہاں چند گھنٹے آرام کریں۔ میں اپنا کام ختم کرنے کے بعد خود کو آپ کے سپرد کر دونگا۔"

یہ کہہ کر طارق آپریشن تھیٹر سے نکل گیا۔ اور اس نے دروازہ باہر سے بند کر دیا۔

باب

بایو فزیکل لیبارٹری میں ڈاکٹر اولڈ اور ان کا اسسٹنٹ جیف دونوں اپنے اپنے کام میں مصروف تھے۔ طارق دروازہ کھٹکھٹائے بغیر اندر داخل ہوا۔ آہٹ سُن کر ڈاکٹر اولڈ نے گھوم کر دیکھا اور بولے۔
"ہیلو طارق کیسے آئے۔"
"آپ سے کچھ تبادلہ خیال کرنے۔" طارق نے جواب دیا۔
"کس سلسلے میں۔"
"تحری الکمیں کے سلسلے میں۔"
"جیف نے سر اٹھا کر کہا۔
"ہاں۔ طارق۔ تم وہ تری الکمیں کے گراف لے گئے تھے۔ کیا تم کسی نتیجہ پر پہنچے۔"
"ہاں۔" طارق نے سر ہلا کر کہا۔ "میں ایک نتیجہ پر پہنچ گیا ہوں۔"
"یعنی تمہارا خیال ہے کہ وہ گراف کسی قسم کا پیغام ہیں۔" جیف نے حیرت سے پوچھا۔

"نہیں۔ بلکہ میں اس نتیجہ پر پہنچا ہوں تھری ایکس ایک مہلک تجربہ ہے" ڈاکٹر ادو نے چونک کر کہا۔

"کیا مطلب ـــ"

"مطلب یہ کہ ڈاکٹر ادو تم نے ان شیشے کی دیواروں کے پیچھے اپنے اسٹیشن کی موت پال رکھی ہے۔ تھری ایکس صرف دماغ نہیں بلکہ وہ ایک خوفناک ہتھیار بنتا جا رہا ہے"

"یہ ناممکن ہے" ڈاکٹر ادو نے سر ہلاتے ہوئے

"میرے پاس ثبوت مہیا کرنے کا وقت نہیں ڈاکٹر ادو میں اس وقت صرف تھری ایکس کو تباہ کرنے آیا ہوں ـــ"

"تم احمق ہو ـــ" ڈاکٹر ادو نے سنبھلتے ہوئے کہا "تھری ایکس کو کوئی تباہ نہیں کر سکتا"

"میں کر سکتا ہوں" طارق نے پستول نکال کر اُن کو نشانہ بناتے ہوئے کہا "یہ مذاق نہیں ڈاکٹر ادو ـــ تھری ایکس کو تباہ کرنا ہی پڑے گا۔"

"یا گاڈ" چیف نے کہا "طارق کیا تم نشہ میں ہو"

"نہیں میں سنجیدہ ہوں ـــ"

"طارق" ڈاکٹر ادو نے کہا "تم اس طرح نہیں بچ سکتے"

"یہ وقت بتائے گا ـــ میں تم لوگوں پر گولی چلانا نہیں چاہتا۔ صرف تھری ایکس کو تباہ کرنا چاہتا ہوں۔ لیکن اگر کوئی شخص

میرے راستے میں آیا تو مجبوراً مجھے اس کو قتل کرنا پڑے گا۔"
ڈاکٹر ادھو کے سامنے شیشے کا ایک بڑا مرتبان رکھا تھا۔
جس میں کوئی سیال شے بھری ہوئی تھی۔ یکایک ڈاکٹر ادھو نے
وہ مرتبان اٹھا کر طارق پر اچھال دیا۔ طارق نے گولی چلائی مرتبان
درمیان میں ہی پھٹ کر گر پڑا۔ اور گولی شیشے کو توڑتی ہوئی ڈاکٹر کے
سر میں لگی۔
ڈاکٹر ادھو ایک ہلکی سی کراہ کے ساتھ گر پڑے۔ اور بے ہوش
ہو گئے۔
جیف نے ایک موٹی سی گالی دی اور طارق کی جانب چلا۔ طارق نے
اس کو نشانہ بنا کر ٹریگر دبایا۔ گھوڑا چلا۔ لیکن گولی نہ چل سکی کی دھماکہ
نہ ہوا۔ طارق نے سوچا۔ شاید پستول میں گولی نہیں رہی۔ اس لئے
اس نے پستول ہی جیف کے سر پر کھینچ مارا۔ اور جیف بھی بیہوش
ہو کر گر پڑا۔
اس کے بعد طارق نے پھرتی سے لیبارٹری کا دروازہ اندر سے
بند کیا اپنا پستول اٹھایا۔ اور لیبارٹری کے عقب میں بنے ہوئے
اس کمرے کی جانب چلا جس میں بجلی ایس کا شیشے کا بکس تھا۔
اس کمرے کے دروازہ پر تالا۔ طارق نے چلتے چلتے پستول کھول
کر دیکھا تو اس میں گولیاں بھری ہوئی تھیں۔ پھر بھی گھوڑا دبنے پر اس
میں سے گولی نہیں چلی تھی۔ البتہ کارتوس کے پیچھے والے حصہ پر گھوڑا

گرنے کا نشان ضرور تھا ۔۔۔ ڈاکٹر ادوڈو کی جیب سے چابی نکال کر اس نے تالا کھولا اور لیبارٹری میں داخل ہوا ۔ چند لمحے وہ دروازہ میں رک کر ہتری ایکس کو دیکھتا رہا اسکی تقریباً بارہ مکعب فٹ کے اس دماغ پر جمی ہوئی تھیلی بجوانسانی سینے کی طرح تھا ۔ اُسے ایسا محسوس ہوا جیسے وہ مصنوعی عظیم دماغ سانس لے رہا ہے ۔

شاید وہ خون رگوں میں دوڑنے کی جنبش تھی ۔

پھر طارق نے اپنا پستول اُٹھایا ۔ اور شیشے کو نشانہ بنا کر گھوڑا دبا دیا ۔ اُسے یقین تھا کہ گولی شیشے کو توڑ کر اس نرم و نازک دماغ کے درمیان سے نکل جائے گی ۔

لیکن پھر گھوڑا دب کر رہ گیا ۔ گولی نہ چلی طارق نے غصہ سے دوسری گولی گھوڑے کے سامنے کی اور ٹرائگر دبا دیا ۔ پھر بھی گولی نہ چلی ۔

اس نے چھت کی طرف کر کے پستول چلایا ۔۔۔ تیز دھماکہ ہوا اور چھت کا بہت سا پلاسٹر نیچے آگرا ۔۔۔ طارق نے سوچا اب پستول ٹھیک ہو گیا ہے ۔۔۔ اس نے پھر ہتری ایکس کو نشانہ بنایا ۔

گولی اس بار بھی نہ چلی ۔

اس نے جھنجھلا کر پستول پھینک دیا ۔ اور ادھر اُدھر دیکھا باہر ایک لوہے کی سلاخ پڑی تھی ۔ اس نے وہ سلاخ اُٹھائی ۔ اور سوچا کہ ہتری ایکس میں جانے والی تمام ربڑ کی نالیوں اور بجلی کے تاروں کو توڑ دوں ۔ ہتری ایکس خون اور ہوا نہ ملنے کے باعث خود ہی مر جائے گا ۔

سوچ کر اس نے پوری قوت سے بھاری سلاخ گھمائی۔ لیکن جیسے ہی سلاخ سر کے پاس سے گھوم کر تھری ایکس کے قریب آئی۔ یکایک ایک ایسی آواز آئی۔ جیسے شیشہ ٹوٹا ہو ۔۔۔ لوہے کی سلاخ عین طارق کے ہاتھوں کے قریب اس طرح ٹوٹ کر پیچھے جا پڑی جیسے وہ کسی نا معلوم دیوار سے ٹکرائی ہو۔ اور وہ سلاخ اس طرح ٹوٹی جیسے وہ لکڑی یا شیشے کی بنی ہوئی ہو۔

طارق اپنے زور میں لڑکھڑا کر زمین پر جا پڑا۔

وہ پھر اٹھا ۔۔۔ اس نے ٹوٹی ہوئی سلاخ اٹھائی۔ اور پوری قوت سے شیشے پر دے ماری۔ لیکن سلاخ شیشے تک پہنچے بغیر ہی نیچے گر پڑی۔

وہ حیران و پریشان کھڑا تھا کہ کیا کرے۔ کسی طرح شیشے کے بکس کو تباہ کرے۔ یکایک لاؤڈ اسپیکر بڑے زور سے چلایا۔

اٹنشن پلیز ۔۔۔ اٹینشن ۔۔۔ تمام اسٹیشن کو مطلع کیا جاتا ہے کہ طارق تھری ایکس کو تباہ کرنے گیا ہے۔ تمام سیکورٹی سپاہی مسلح ہو کر فوراً ڈاکٹر ادتو کی لیبارٹری پہنچیں اور اسکو گرفتار کریں۔ خیال رہے کہ طارق مسلح ہے اور وہ خطرناک ہے اس لئے ہوشیار رہنے کی ضرورت ہے۔"

طارق چند لمحوں کے لئے بت بن کر رہ گیا۔ اس کا مطلب تھا کہ کرنل زولی اور ڈائرکٹر وغیرہ پروا نے اثر نہیں کیا تھا۔ یا کسی طرح وہ بہت جلد

ہوش میں آ گئے تھے ۔ اس نے سوچا ممکن ہے ڈاکٹر نتاشا نے کوئی دوا کا اثر ختم کرنے والی دوا دیدی ہو ۔

بہرحال اب وہ خطرہ میں تھا ۔ اور بیٹری ایکس اسی طرح محفوظ تھا ۔ اس نے زمین سے اپنا پستول اٹھایا ۔ اور باہر کی جانب چلا ۔

جیسے ہی وہ دروازہ کھولکر باہر نکلا ۔ اس نے دیکھا کہ کچھ سیکوریٹی کے آدمی لیبارٹری کی طرف آ رہے تھے ۔ اس نے انکو ڈرانے کے لئے فائر کیا ۔ گولی چلی ۔ وہ لوگ وہیں رک گئے ۔ طارق دوسری طرف بھاگا ۔

سوال یہ تھا کہ وہ اب جائے کہاں ۔ اس کے لئے کون سی جگہ محفوظ تھی پورے اسٹیشن میں کون اس کا دوست تھا ۔

یکایک اسکو ایشا کا خیال آیا ۔ ایشا اس سے کچھ محبت کرنے لگی تھی اس وقت صرف وہی اس کا ساتھ دے سکتی تھی ۔ اس کے کوارٹر کے علاوہ ہر جگہ غیر محفوظ تھی ۔

وہ تیز دوڑتا ہوا ایشا کے کوارٹر پر پہنچا ۔ اسے یقین تھا کہ ایشا کا کوارٹر خالی پڑا ہوگا ۔

وہ دروازہ کھولکر اندر داخل ہو گیا ۔

دوسرے ہی لمحہ وہ لوہے کی طرح وزنی ہو کر کھڑا رہ گیا ۔

سامنے ہی ایشا کے بستر پر کرنل زوبی ۔ ڈائرکٹر جارجی ۔ اور ایشا بیٹھے ہوئے تھے ۔ طارق کچھ دیر کے لئے بدحواس ہو گیا ۔ اس نے پستول اٹھایا ۔ اور ٹریگر دبا دیا ۔ گھڑ گھڑاہٹ لیکن گولی نہ چلی ۔ طارق نے حیرت سے پستول

کو دیکھا جس میں ابھی چار گولیاں باقی تھیں پروفیسر جاجی نے مسکرا کر کہا۔
پستول نہیں چلے گا طارق۔ تمہاری کوشش فضول ہے نہ
تم تقری ایکس کو تباہ کر سکتے ہو۔ نہ تم ہمارا مقابلہ کر سکتے ہو۔
اس لئے ہتھیار ڈال دو اسی میں تمہاری بہتری ہے"

کرنل زوبی نے پستول اٹھایا۔ طارق نے پیشانی سے پسینہ پونچھتے ہوئے پروفیسر جارجی کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"اب تم لوگ کیا کرنا چاہتے ہو ــــ؟ تمہاری نظر میں غدار ہوں۔ کیا تم مجھے گولی مار دو گے ــ؟"

پروفیسر جارجی نے مسکرا کر کہا۔

"فی الحال تمہیں غسل اور کھانے کی ضرورت ہے طارق۔ تم پہلے غسل کر کے لباس تبدیل کر لو۔ اس کے بعد تفصیل سے بات کریں گے۔"

طارق کو حیرت ہوئی۔ اس نے کہا

"تم مجھے قتل کرنا نہیں چاہتے ــ۔"

"نہیں تم نے ابھی تک نہیں سمجھا۔ ہم تمہیں قتل نہیں کر سکتے۔ نہ ہی تم ہم میں سے کسی کو قتل کر سکتے ہو۔ تم اس کا تجربہ کر چکے ہو۔ اسٹیشن کے اندر ان حالات میں کسی کی موت واقع نہیں ہو سکتی۔ لیکن بہتر ہے کہ پہلے تم تازہ دم ہو لو۔ باتیں بعد میں ہوتی رہیں گی ــ۔"

طارق سخت حیران تھا۔ اس کی سمجھ میں نہ آ رہا تھا کہ پروفیسر کا کیا مقصد تھا۔ وہ اُسے کیا سمجھانا چاہتا تھا۔ وہ کیا چیز تھی جو اس کی سمجھ سے بالاتھی۔

انہیں اُلجھنوں میں گرفتار وہ غسل کرنے چلا گیا۔ واقعی اسے غسل کی سخت ضرورت تھی۔ کیونکہ اِس کا سارا جسم دُکھ رہا تھا۔

x x x

آدھے گھنٹے بعد ایک ٹیبل کے گرد پروفیسر جارجی۔ کرنل زیدی ڈاکٹر ادنو۔ ڈاکٹر تاشا۔ ایشا اور طارق بیٹھے کافی پی رہے تھے۔ طارق کہہ رہا تھا "۔۔۔۔ لیکن تمام ثبوت یہ ظاہر کرتے ہیں کہ جب بھی یہاں کوئی حادثہ پیش آیا ہے تھری ایکس سے ایک خاص قسم کی تیز برقی لہر نکلی ہے۔"

"یہ ٹھیک ہے" ڈاکٹر ادنو نے مسکرا کر کہا "کیا تم قسمت کے قائل ہو۔"

"نہیں بھی۔ اور ہوں بھی۔"

"بہرحال جو لوگ قسمت کے قائل ہیں۔ وہ یہ نہیں جانتے کہ کائنات کے قانون میں ہمیشہ دو قوتیں ایک ساتھ کام کرتی ہیں۔ مثلاً جہاں کشش ہوتی ہے وہاں الگ رکھنے کی قوت بھی ضرور ہوتی ہے۔ جہاں عمل ہوتا ہے وہاں ردِ عمل بھی ہوتا ہے جہاں اچھائی ہوتی ہے۔ وہاں بُرائی بھی ہوتی ہے۔

اسی طرح قسمت اچھی اور بُری ہوتی ہے۔ دراصل قسمت کچھ نہیں۔ دو قوتیں ہوتی ہیں۔ اچھی اور بُری۔ جو لوگ کمزور قوتِ ارادی کے مالک ہوتے ہیں۔ اُن پر تباہ کن طاقت جلد اثر انداز ہو جاتی ہے۔ جو لوگ مضبوط قوتِ ارادی کے مالک ہوتے ہیں اُن پر تباہ کن قوت کا اثر کم ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ بعض اشخاص کو حادثے زیادہ پیش آتے ہیں۔ بعض لوگ بعض دو فٹ کی بلندی سے گر کر مر جاتے ہیں۔ بعض اشخاص سو فٹ کی بلندی سے گر کر بھی زندہ رہتے ہیں۔ بعض نہایت معمولی مریض برسوں ایڑیاں رگڑتے رہتے ہیں۔ اور کبھی اچھے نہیں ہوتے۔ اور بعض نہایت مہلک امراض کے مریض بہت جلد اچھے ہو جاتے ہیں۔

یہ تمام باتیں ظاہر کرتی ہیں کہ قسمت کی اچھائی یا بُرائی دو قسم کی قوتیں ہیں۔ قسمت کی اچھی قوت انسان کے اپنے دماغ میں ہوتی ہے۔ جسے ہم قوتِ ارادی کہتے ہیں۔ اور تباہ کن طاقت انسان کے حالات ہوتے ہیں۔

بھری آلیکس ایک عظیم دماغ ہے اتنا بڑا انسانی دماغ پورے نظامِ شمسی میں نہیں۔ اپنی مادی شکل میں وہ ایک ہزار دماغوں کا وزن رکھتا ہے۔ اس دماغ میں وہ پانچوں حواس نہیں ہیں۔ جو عام انسانی دماغ میں ہوتے ہیں لیکن اس میں ایک چھٹی حس موجود ہے۔ اور وہ اتنی بڑی قوت میں ہے کہ ایک ہزار انسانی دماغوں کی چھٹی حس بھی اس کا مقابلہ

ہپنوٹائز کر سکتی۔

چھٹی حس ایک پوشیدہ طاقت ہے۔ جو ہمارے دماغ کے خلیوں میں پوشیدہ ہے۔" جب ہم کچھ سوچتے ہیں تو وہ چھٹی حس لہروں کی صورت میں دماغ سے خارج ہوتی ہے۔ لیکن ہمارے دماغوں میں وہ قوت اتنی لطیف اور کمزور ہوتی ہے۔ کہ ہم اس کی موجودگی سے خبردار نہیں ہوتے۔

قوت ارادی اس چھٹی حس کا نام ہے۔ آپ نے دیکھا ہوگا کہ جن لوگوں کی قوتِ ارادی مضبوط ہوتی ہے۔ وہ دوسرے دل پر چھا جاتے ہیں۔ اور انہیں اپنی مرضی پر چلا سکتے ہیں۔ ہپناٹزم بھی اسی کی ایک شکل ہے۔

وجہ دراصل یہ ہے کہ قوتِ ارادی جن لوگوں کی مضبوط ہوتی ہے اُن کے دماغ کی لہریں عام انسانوں سے زیادہ مضبوط اور طاقتور ہوتی ہیں۔ اور وہ لاشعوری طور پر ان لہروں سے کام لیتے ہیں۔

اب ذرا تصور کرو یہی چھٹی حس یہی قوتِ ارادی ایک ہزار یا دس ہزار گنا کر کے ایک دماغ میں بھر دی جائے تو وہ دماغ ان طاقتور برقی لہروں سے کیا نہیں کر سکتا۔"

ڈاکٹر اد لو ذرا خاموش ہوئے تو طارق نے کہا

"اس طرح تو آپ میرے شبہات کی تصدیق کر رہے ہیں۔ اگر اتنی زبردست قوت تھری ایکس میں موجود ہے۔ تو وہ انتہائی خطرناک ہے۔"

"یہی تمہاری غلطی ہے طارق" ڈاکٹر اد لو نے مسکرا کر کہا۔ "تم

نے بہت جلد ایک نتیجہ نکال لیا اور اس پر اڑے ہوئے ہو ـــ تم نے دیکھا کہ جب بھی کوئی حادثہ پیش آیا ـ تھری ایکس میں ایک ردعمل ہوا ـ اور اس سے تیز برقی لہریں خارج ہوئیں جس نے گراف کی سوئی کو تیزی سے چلانا شروع کر دیا ـ تم نے اس سے نتیجہ نکالا کہ جتنے حادثہ پیش آئے ـــ وہ تھری ایکس کی خوفناک تباہ کن لہروں کے باعث پیش آئے ـ

میں تسلیم کرتا ہوں کہ جب کوئی حادثہ پیش آتا ہے تھری ایکس کی برقی قوت میں ایک طوفان آجاتا ہے ـــ

میں تسلیم کرتا ہوں کہ تھری ایکس محض انسانی دماغوں کے خوف یا جذبات سے اثر انداز نہیں ہوتا ـ لیکن اس کا مطلب یہ تو نہیں کہ یہ حادثے تھری ایکس کی وجہ سے پیش آتے ہیں "

"پھر کیا وجہ ہو سکتی ہے ـ"

"تم خود سوچو ـ ایک بار پھر سب حالات پر غور کرو ـ تم خود سمجھ جاؤ گے ـ"

طارق چند لمحے خاموش رہا ـــ پھر بولا ـــ

"اس کے بعد صرف ایک ہی صورت باقی رہ جاتی ہے "

"وہ کیا "

"وہ یہ کہ تھری ایکس ان حادثوں کا مقابلہ کرتا ہے ـ تھری ایکس سے خارج ہونی ہوئی برقی لہریں ـ حادثوں کی شدت کم کرتی ہیں "

"ویری گڈ — " پروفیسر جارجی نے کہا — " اب تم صحیح لائن پر سوچ رہے ہو۔ اب تم ذرا تمام واقعات کو دوبارہ سمجھنے کی کوشش کرو — اور دیکھو کہ تھری ایکس نے لوگوں کو تباہ کیا ہے یا اُن کو زندگیاں دی ہیں — "

"واقعی" طارق نے دل میں سوچا — " یہ عجیب بات ہے اس نے واقعات کے ان پہلوؤں پر غور ہی نہیں کیا تھا — "

ایک لمحہ کے اندر اُس کے دماغ میں جگہ جگہ چھوٹے چھوٹے قمقمے سے روشن ہوتے چلے گئے۔

ڈاکٹر اُدلو کی آواز نے اُسے چونکا دیا ___ وہ کہہ رہے تھے۔

"ذرا سوچو طارق ___ تم ایک ہزار فٹ کی بلندی سے
گرنے کے بعد بھی کیوں نہیں مرے حالانکہ تمھیں مرجانا چاہیئے تھا۔
دوبووسکی کا سارا جسم تباہ ہوگیا ہے لیکن وہ جسم کے بغیر زندہ ہے۔
کئی بار یہاں لوگوں نے خودکشی کرنے کی کوشش کی ___ ٹرائیگر چلا۔
گھوڑا دبا۔ لیکن گولی نہیں چلی ___

دوبار ردلفر کیوں نے نائلون کی رسی میں لٹک کر خودکشی کرنی
چاہی ... وہ رسی اتنی مضبوط ہوتی ہے کہ ایک ٹن وزن برداشت
کرتی ہے۔ لیکن رسی ٹوٹ گئی۔ اور وہ نہیں مرسکیں۔

تم نے خود دیکھا کہ وہ سپاہی نشاطہ کی گردن دبا رہا تھا۔
لیکن نشاطہ محفوظ رہی ___

آخر کیوں ___ ؟ ___ کیا تم نے سوچا کہ یہ عجیب واقعات
کیوں پیش آئے ___ جواب صرف ایک ہے ___ اس لئے کہ

تھری ایکس سے نکلی ہوئی برقی لہریں ہماری حفاظت کرتی ہیں ــــــ تھری ایکس کی قوت ارادی یا چھٹی حس اس اسٹیشن اور اس کے افراد کی محافظ ہے ــــ

کیا تم نے اسٹیشن کے افراد میں کوئی خاص بات محسوس کی؟"

"ہاں ــــــ" طارق نے سر ہلایا ــ

"کیا ــــــ؟"

"یہاں آپس میں تکلف نہیں ــ کسی عہدے یا مرتبے کا لحاظ نہیں سب نہایت بے تکلف دوستوں کی طرح ہیں خواہ وہ ایک معمولی سنتری ہے یا ڈاکٹر کرسٹا رجی ــــــ"

"بالکل درست ــ ہم سب اب یہاں ایک خاندان کے افراد کی طرح ہیں ــ بلکہ ایک خاندان کے بچوں کی طرح ہیں ــ ہم میں کوئی بڑا چھوٹا نہیں ــ اور جس طرح خاندان کے بچوں کی حفاظت کا خیال بچوں کے باپ کو رہتا ہے اسی طرح ہم سب کی سلامتی کا خیال تھری ایکس کو رہتا ہے ــــ"

طارق نے اعتراض کیا ــ

"لیکن رومش صرف دس فٹ اونچی چٹان سے گر کر مر گیا ــ اور اسکو تھری ایکس نے نہیں بچایا ــــ راکٹ تباہ ہوگیا اور تھری ایکس نے کچھ نہیں کیا ــــــ"

"رومش غیر ملکی جاسوس تھا ــ وہ اسٹیشن کا اور اسٹیشن

کے افراد کا دشمن تھا۔ اس کے مرنے کے بعد اس کے جسم سے ایک مائیکرو ٹرانسمیٹر برآمد ہوا۔

"تھری ایکس ڈش کا دماغ جانتا تھا۔ تھری ایکس کو معلوم تھا۔ ٹررومش اس کا اور اس کے بچوں کا یعنی ہمارا دشمن تھا۔ اس لئے تھری ایکس نے اسکو بچایا نہیں۔ مرنے دیا۔ بہت ممکن ہے تھری ایکس نے ہی اسکو ختم کر دیا ہو۔

اور میں بتاؤں انکوائری کمیشن نے یقیناً پروفیسر جاجی یا اسٹیشن کے کچھ افراد کے خلاف فیصلہ کیا ہوگا۔ اس لئے تھری ایکس نے اُن کو بچانے کی کوشش نہیں کی۔

راکٹ میں کوئی خرابی پیدا ہو جانا قدرتی بات ہے۔ اگر وہ لوگ ہم میں سے کسی کے خلاف فیصلہ نہ کرتے تو تھری ایکس اس خطرے سے مطلع کر دیتا۔ ایک مرتبہ ہر ماہ آنیوالے راکٹ میں بہت معمولی سی خرابی پیدا ہو گئی تھی۔ جو انجنیروں کی نظروں سے رہ گئی۔ لیکن راکٹ نہیں اُڑ سکا۔ یہ تھری ایکس کی وارننگ تھی۔ ہم نے پھر سارے راکٹ کو چیک کیا۔ اور اس خرابی کو دُور کر دیا۔ راکٹ محفوظ ہو گیا۔ اور بخیریت واپس چلا گیا۔ اگر تھری ایکس بروقت وارننگ نہ دیتا تو راکٹ اڑ جاتا اور خلا میں جا کر پھٹ جاتا۔"

"عجیب باتیں ہیں۔" طارق نے پیشانی پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا" ایمانداری کی بات ہے کہان واقعات پر یقین کرنے کو جی نہیں

جا سکتا۔ لیکن حقیقت کو جھٹلایا بھی نہیں جا سکتا ۔۔۔"

"واقعی" ڈاکٹر ادلو نے سر ہلا کر کہا ۔ " دوسرے لوگ ان واقعات کو نہیں سمجھ سکتے ۔ کیونکہ یہ ایک بالکل نیا تجربہ تھا۔ جو صرف چاند کی فضا میں ہی ہو سکتا ہے ۔ جب میں نے تھری ایکس کو تخلیق کرنا شروع کیا تھا۔ اس وقت یہ محض ایک تجربہ تھا۔ مجھے خود اندازہ نہیں تھا کہ اس کا مقصد کیا ہو گا۔

لیکن جوں جوں تھری ایکس پرورش پاتا گیا اور جوں جوں اس قسم کے عجیب عجیب واقعات پیش آتے گئے ہم سمجھتے گئے کہ تھری ایکس ہمارے محافظ کی جگہ لے رہا ہے ۔۔۔ اب ہم اپنی سلامتی کی جانب سے بے فکر ہیں ۔ ابھی تم نے دیکھا کہ تم نے گولی چلائی ۔ ٹرائیگر دبا ۔۔۔ لیکن گولی نہیں چلی ۔۔۔ کیوں ۔۔۔ ؟ اس لئے کہ تھری ایکس کی برقی لہریں ٹرائیگر اور گولی کے درمیان آ گئیں ۔ جب تم ایک ہزار فٹ کی بلندی سے گرے تو تھری ایکس کی برقی لہروں نے تمہارے گرنے کی قوت کو کم کیا ۔ تھری ایکس کی لہروں نے تمہاری ناک کا خون خلائی سوٹ کے پلاسٹک خول میں بھر تا کہ آکسیجن نہ نکلے ۔ جب تم نے تھری ایکس پر لوہے کی سلاخ سے حملہ کیا تو اس کی زبردست برقی قوت نے لوہے کی سلاخ کو توڑ دیا۔ لیکن تم کو کوئی صدمہ نہیں پہنچایا ۔ حالانکہ وہ قوت چاہتی تو تمھیں بھی لوہے کی سلاخ کی طرح ختم کر سکتی تھی۔"

"بالکل درست ہے — میں خود حیران ہوں — واقعی میں تھری ایکس یا دشمن تھا۔ تو تھری ایکس نے مجھے تباہ کیوں نہیں کیا "
"اس لئے کہ تم دشمن نہیں تھے۔" پروفیسر جارجی نے مسکرا کر کہا۔
"تم لاعلم تھے۔ تم معصوم تھے۔ ہمیں معلوم ہے کہ تم جاسوس ہو — لیکن غیر ملکی نہیں۔ تم ہماری حکومت کی طرف سے بھیجے گئے ہو۔ اور تمہارا مقصد بھی مون اسٹیشن کی اور ہماری سلامتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ تھری ایکس نے تمھیں بچایا۔ اور باوجود اس کے کہ تم تھری ایکس کو تباہ کرنا چاہتے تھے۔ اس نے تمھیں محفوظ رکھا۔ یہ تھری ایکس کی برقی قوت تھی جس نے تمہیں اس بے ہوش کر دینے والی دوا سے صرف دس منٹ میں بیدار کر دیا۔
طارق، تم پہلے دن سے ہی ہمارے مون اسٹیشن کے خاندان کے ایک فرد بن گئے تھے۔ تمہیں پہلے دن ہی ایشا نے بوسہ دیا تھا۔ یہ اسی بوسہ کا اثر تھا۔ کہ تم سخت بیمار ہوئے۔ کیونکہ اس بوسہ کے ذریعہ تمہارا براہ راست تعلق تھری ایکس سے ہو گیا تھا۔ ایشا کے جسم اور ہونٹوں کے ذریعہ تھری ایکس کی برقی لہریں تمہارے جسم میں سرائت کر گئیں تھیں۔ یہ انھیں لہروں کا اثر تھا کہ تم دو دن بیمار رہے۔ وہ لہریں تمہارے جسم سے نقصان دہ جراثیم ختم کر رہی تھیں۔ اگر ایشا تمہیں پیار نہ کرتی تو شاید تم اس چٹان سے گر کر نہ بچتے —

اور ایشا نے تمھیں پیار یقیناً تھری ایکس کی خواہش کے
مطابق کیا ہوگا۔ تھری ایکس تمہاری لا علمی میں تمہارے دماغ سے
کام لے سکتا ہے۔ تھری ایکس جانتا تھا کہ تم دشمن بن کر نہیں آئے
ہو۔ اس لئے پہلے ہی دن اس نے تمھیں اپنے بچوں کے حلقے میں
شامل کر لیا۔ اور ایشا کے ذریعہ تمہیں اپنی اولاد بنانے کی رسم
ادا کر دی یہی وجہ ہے کہ اس وقت تم محفوظ ہو۔"

طارق نے ایک گہرا سا سانس لے کر کہا۔

"میں تھری ایکس کا ممنون ہوں۔ اور اس سے اپنی غلط فہمی
کی معافی چاہتا ہوں۔"

پروفیسر جارجی نے مسکرا کر کہا۔

"باپ اپنے بچوں سے کبھی نفرت نہیں کرتا۔ وہ ہمیشہ اُن کی غلطیاں
معاف کرتا رہتا ہے۔ اس لئے تمھیں فکر مند ہونے کی ضرورت نہیں۔"

"لیکن آپ کو یہ کیسے معلوم ہوا کہ میں جاسوس بن کر آیا ہوں؟"

"ہمیں معلوم تھا کہ بوبو حکومت کا خفیہ ایجنٹ تھا۔ اس کے حادثہ
کے بعد ہمیں یقین تھا کہ کوئی شخص تحقیق کے لئے ضرور آئے گا۔ اس
کے علاوہ تم نے پہلے ہی دن بے ہوشی کے عالم میں بڑبڑا کر اپنا راز
ڈاکٹر نتاشا کو بتا دیا تھا۔"

طارق نے ہنس کر کہا۔

"شکر ہے کہ میں دشمن کا جاسوس بن کر نہیں آیا۔ لیکن ایک بات

ابھی تک میری سمجھ میں نہیں آئی - ڈاکٹر نتاشا ـــــ"

"وہ کیا ـــــ؟"

"تم نے نوبو کو اس بے بسی کے عالم میں کیوں زندہ رکھا ہوا ہے؟ ڈاکٹر نتاشا نے مسکرا کر کہا۔

" میں اس کو اس طرح ہمیشہ کے لئے زندہ رکھنے کا ارادہ کر چکی ہوں - دراصل میری لیبارٹری میں آج کل انسانی جسم کے اہم اعضا بدلنے پر تجربات کئے جا رہے ہیں - ہم دل اور پھیپھڑے تک بدل دیتے ہیں۔ تقریباً کامیاب ہو چکے ہیں - اگر ہم اپنے مقصد میں کامیاب ہو گئے تو ہم نوبو دسکی کو ایک جسم دیدیں گے۔ اور وہ پھر پہلے کی طرح اپنی زندگی سے لطف اندوز ہو سکے گا - صرف وقت کا انتظار ہے -

اور ہمیں یقین ہے کہ ہم اپنے ارادوں میں ضرور کامیاب ہونگے۔ کیونکہ ایک عظیم قوت ارادی کھری ایکس ہمارے ساتھ ہے "

" میں اب تم میں سے ایک ہوں ـــــ اس لئے میں یقین کر سکتا ہوں" طارق نے مسکرا کر جواب دیا۔

ختم شد

دنیا کی خبریں

ہند پاک اختلاف ختم ہو جائیں گے

کوسی گن اور شاستری کی توقعات

وزیراعظم روس کے اعزاز میں وزیراعظم شاستری نے دوپہر کے کھانے کی دعوت دی اس دعوت میں دونوں وزراء اعظم نے توقع ظاہر کی کہ ہندوستان اور پاکستان کے درمیان دوستی قائم ہوگی اور دونوں ملکوں کے تعلقات دوستانہ بات چیت کے ذریعہ سے ہو جائیں گے۔ روسی وزیراعظم نے کہا کہ وہ اس بات کی ہر ممکن کوشش کریں گے کہ تاشقند کانفرنس ناکام نہ ہو ہندوستانی سفیر متعینہ روس مسٹر کول نے روس کے وزیراعظم کو ایک تعزنما لوح پیش کی جس پر ہند روس دوستی زندہ باد لکھا ہوا تھا۔ اس پر وزیراعظم شاستری اور وزیر کوسی گن کو مصافحہ کرتے ہوئے دکھایا گیا جس وقت دونوں وزیراعظم دوپہر کا کھانا کھا رہے تھے صدر ایوب تاشقند کی جامع مسجد میں جمعہ کی نماز ادا کر رہے تھے۔

جاپانی وزیراعظم کو انڈونیشیا کا

دورہ کرنے کی دعوت

انڈونیشیا کے صدر سوکارنو نے جاپان کے وزیراعظم سانو کو انڈونیشیا آنے کی دعوت دی ہے۔ کل صدر سوکارنو کی جاپانی بیوی رتنا ساری دیوی نے ۵۰ منٹ ملک مسٹر سانو سے بات چیت کی اور اُن کو صدر سوکارنو کا پیغام دیا۔

ہائے میں کیا کروں' اور جب محبت ہوتی ہے'

کل وزیر اعظم شاستری اور صدر ایوب خاں روس کے وزیر اعظم کوسیگن کے ہمراہ مقامی تھیٹر میں ایک خاص پروگرام دیکھنے گئے۔ ازبکستان کے مغنیوں اور رقاصاؤں نے ازبکستان اور برصغیر برصغیر ہند پاک کے نغمات اور گانے پیش کئے خاص طور کے دوران ایک ہندوستانی اور ایک پاکستانی فلمی گانا بھی سنایا گیا۔ ہندوستانی فلم گانے کے بول تھے "ہائے میں کیا کروں؟" اور پاکستان کے فلمی گانے کے بول تھے۔ "جب محبت ہوتی ہے۔" سامعین نے دونوں گانوں پر زبردست خراج تحسین پیش کیا۔ ایک موقعہ پر ایک دلچسپ واقعہ پیش آیا۔ جبکہ ایک پاکستانی رقص پیش کرنے والی فنکارنے تماشائیوں کے خراج تحسین کا جواب ہندوستانی طریقے سے ہاتھ جوڑ کر دیا لیکن اس نے فوراً اپنی غلطی کا احساس کر کے پاکستانی طریقہ سے جھک کر سلام کیا۔

راجستھان میں اناج کا راشن کرنے کی مخالفت

حکومت کھلی منڈی سے زیادہ سے زیادہ اناج خریدے گی

راجستھان خوراک مشاورتی کمیٹی نے بڑے بڑے شہروں میں راشن شروع کرنے پر غور کیا۔ ممبروں نے کہا کہ جہاں تک ممکن ہو راشن نہ کیا جائے۔ ایک ممبر نے کہا کہ اگر راشن ہی کرنا ہے تو تمام بڑے شہروں میں ایک ساتھ راشن کیا جائے۔ وزیر اعلیٰ سکھاڈیا نے کہا کہ اس بارے میں فیصلہ کرتے وقت ممبروں کی رائے کو دھیان میں رکھا جائے گا۔

اس کمیٹی میں وزیر، ممبران پارلیمنٹ اور ممبران اسمبلی شامل ہیں۔ کمیٹی کو بتایا گیا کہ حکومت کسانوں سے اناج کی لازمی وصولی نہیں کرے گی۔ گیہوں کی قلت کی وجہ سے کسانوں کے پاس اناج کی کمی ہے۔ ممبروں نے اس سرکاری فیصلہ کی حمایت کی۔ کچھ ممبروں نے کہا کہ منڈیاں پابندی بنائی جائے۔